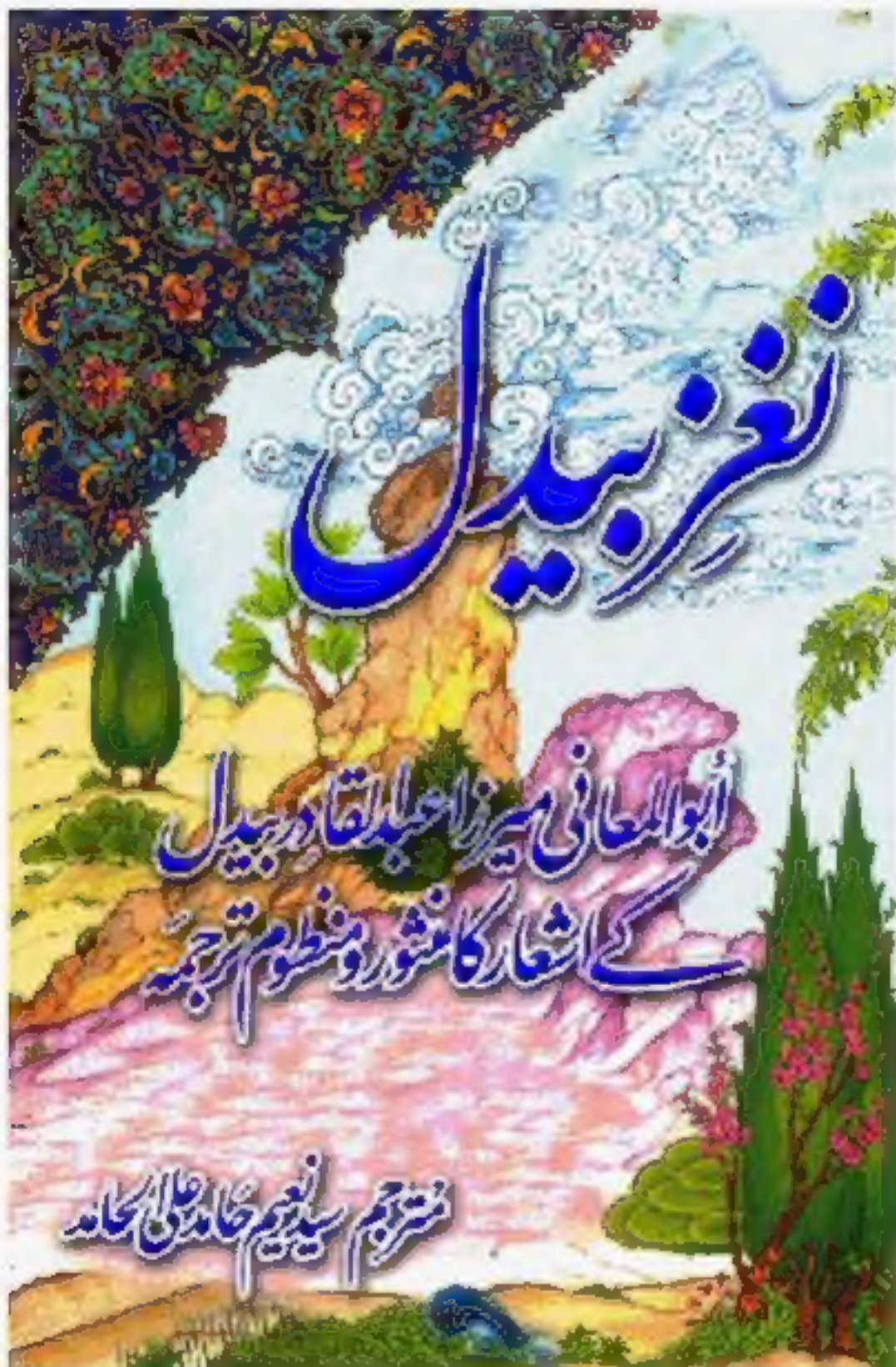


نغز بیدل

ابوالحسنانی میرزا عبد القادر بیدل
کے اشعار کا مشہور و منظم ترجمہ

مترجم سید نعیم حامد علی شاہ



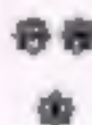


نغمہ بیدل



ابو المعانی میرزا عبد القادر بیدل کے منتخب اشعار کا

منشور و منظوم ترجمہ



انتخاب و ترجمہ :

سید نعیم حامد علی الحامد





شاد باد اے دل! کہ آخر عقدہ ات و امی شود
 قطرہ ما، می رسد جائے کہ دریا می شود!
 (بہار)

محسنِ پاکستان

ڈاکٹر عبد القدیر خان

کے

نام

اے ہمہ آیاتِ قدرت، ظاہر از شانِ شما!
 کارہائے مشکلِ آفاق، آسانِ شما!
 (پیدل)

مُطربِ دل نے مرے تارِ نفس سے غالب
ساز پر رشتہ پئے نغمہٗ بیدلِ باندھا

ایو المعانی میرزا عبد القادر بیہدآں۔۔۔۔۔ اجمالی تحارف!

ایو المعانی میرزا عبد القادر بیہدآں "لقد عرفنا نبی آدم" کے مفسر
 اوجاہیت کے طبع دار اور اسلامی کردار کے معیار تھے۔ وہ صرف شاعر نہیں، بلکہ
 علم و حکمت تھے۔

بیہدآں کی ملی و شعرائہ حکمت کی ایک عظیم الشان دہلی پہ ہے کہ عاقبت
 و اقبال جیسے بزرگوار نگار شاعر خوشامیث میں بیہدآں تھے۔

پروفیسر قزوین سوزیہ بیہدآں پہ اپنے مضمون "کمال قدردانہ" میں لکھتے ہیں:
 "صرت علامہ (اقبال) اپنے ایک مقالے میں بیہدآں کے بارے میں لکھتے ہیں:
 "بیہدآں نہ صلیب شتر پہاڑ کے بھروسے پر اسطر شاعر بنے۔ ایسا کہانے کہ
 اس کا ابن اپنا کے تمام عظیم مقلدوں کے اوجہ عالی تجربات سے گزر رہا ہے۔"

بیہدآں کی عکاسی بصیرت کو علامہ اقبال بصورتِ نظم اس عظیم الشان اسلوب
 میں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں:

ہے حقیقت زمینی جہم لعل میں کا قمار
 یہ زمیں، یہ دشت، یہ کہار، یہ چرخِ تھورا
 کوئی کہتا ہے نہیں ہے، کوئی نہا ہے کہ ہے
 کیا ٹھہرا ہے؟ یا نہیں ہے؟ میری دنیا کا وجود
 میرزا بیہدآں نے کس خوبی سے سمجھ لیا یہ گمراہ
 اہل حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشمکش

”دل اگر ہی داشت و دست بے نشان بود ایمن
 رنگ نہ بیرون نشست از رنگ چنانک بودا“
 مرزا اسد اللہ خاں غالب جیسے درخشاں و دلخیز مکتور جو بڑے صغیر کے کسی غاری
 کوئی عرکہ تحسین نہیں کرتا تھا (پہلے سے صغیر تھرو) (۱۲) غالب میرزا امجد القادر بیہوش کی
 بارگاہ شعر میں اپنا سر نماز اس طرح قائم کرتا ہے:

مجھے داوختن میں خوف گمراہی نہیں ، غالب
 حسابے خضر صحرے سخن ہے عامہ بیہوش کا
 آئندہ ہر ہاشمی نے طرح باغ جزوہ ڈال دی ہے
 مجھے رنگ بیمار ایسا دیکھی بیہوش پند آرا
 طرب دل نے مرے تار نفس سے ، غالب
 ساز پہ رچھٹ ، دیکھے مجھے بیہوش ہاندھا
 ہر غنچہ آئندہ ہارنگہ شکر گل کی ہے
 دل فرشتہ رو باز ہے ، بیہوش اگر آواز
 غالب نے بیہوش کی مدح میں حیرہ (۱۳) شعر کہے ہیں۔

بیہوش ۱۵۵۵ء مطابق ۱۸۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ بیہوش کے والد مرزا امجد القادر نے
 ”سب میرزا کا ستم جہادی نے ان کی بیہوشی کی رو (۱۴) تار نہیں“ ”نہیں“ ”نہیں“ اور
 ”انکس“ سے نکالیں۔

تاریخ کہنے والے نے تاریخ کہہ کر اپنی قدرت تاریخ گوئی کی رائے

نیش کی قسم بلکہ بدلت کے رسمہ بندہ و مستعمل اور بند کی پیش گوئی کی قسم۔ میر
ابو اسلمہ ترمذی کی مستعمل آشیہ، بطلل شیر خوار عہد اقرار کو اکلے روزگار،
نہری جدر انسان کے روپ شادیکدی قسمی۔

بدلت کی جے یہ انش "اکبر معروف راج محل" ہے۔ یہ شیر بگل و بہار کی
سرحد پر واقع ہے۔ بگل و بہار ضلع مہاراشٹر ایک ہی صوبہ تھا اور "راج محل" موسم
گرما کا سو پانی صدر مقام تھا۔ اس وقت بگل و بہار ایک گھر کے دو آگن شور ہوتے
تھے۔ ۱۰۷۵ء میں بدلت نے بہار کو فتح کر لیا اور محل سلطنت کے راجہ تخت دہلی
تشریف لے گئے۔

۱۰۷۵ء سے ۱۰۹۶ء تک شمالی ہند میں بدلت نے مستعمل قیام کے لیے کئی
شہر کا انتظام کیا۔ اکبر آباد، حمرہ، اور دہلی میں در و پستان آمد و رفت
رکھی۔ ان شہروں میں مختلف دھنوں سے لگی کئی سال مارخی طود سے منہم رہنے کے
بعد ہٹا کر (۲۷) بدلتی الائی ۱۰۹۶ء میں جلی و قیاس (۳۱) مئی ۱۶۸۰ء میں
بدلت "حمرہ" سے مع اہل و عیال مستقل قیام کے لیے دہلی تشریف لائے۔ بدلت
نے مسلمان پمپیس (۳۶) مال دہلی میں بسر کیے۔

بدلت سیاحت دوست و مہر خیر تھے۔ انہوں نے "کٹک" سے
"کٹک" تک سیاحت کی۔ "بہار" کے ان شہروں اور قصبوں میں بدلت کا حوالہ
قصر قیام، باغات، کھانے، میٹھن، پختہ، مہی، مہاراشٹر، جانا پور،
پہلچہ، مہاراشٹر، سیولی، جنت، اورانی، مانگر، آرد، مہاراشٹر۔

اکبرؑ کے صدر نظام "کنک" میں بیدآل تین سال قلم رہے اور وہاں سے سوخت کر راجی بھی گئے۔

پورانی بھلا اور عجیب میں بیدآل کی منازل سفر تشریف لے گئیں:

دہلی یا کبریاہ پھر اداکیر پور، کوہستان پیراٹھہر کے کوہ "اکبر" میں اہالی۔ بیدآل وہاں پہلے پھر پٹنہ لے گئے۔ پہلی بار ۵۵۵ھ میں عازم لاہور ہوئے۔ بیدآل کا پہلا سفر لاہور اُن کے شہنشاہ فیروز لاہور کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے اُس سفر کو "سبب شوق" کہا ہے۔

لیکن لاہور کا دوسرا سفر ۱۱۳۱ھ میں ہیر حالات کے تحت ہوا۔ بادشاہ کریمپور اور ان صاحب فخر غازی کے ترغیب سے تو اس قتل: حق پر بیدآل کو بہت سود ہوا۔ اور انہوں نے اتنا ہانپتا رہتا تھا:

سادات سے شک جرائی کریم = ۱۱۳۱ھ

یہ تاریخ کہنے پر سید براہ اور ان اُن کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ بیدآل اُن کے اچھم سے بچنے کے لیے نواب عبدالحمید خاں کے پاس لاہور چلے گئے۔ بیدآل کی زندگی میں ۷ عمر (۸) محل بادشاہ فیروز غازی پر مشتمل ہوئے۔

اُن کے نام سے وجہ ملی تھی:

1- شاہجہاں

2- مانگیر

3- بہادر شاہ

4- جہانگیر شاہ

5- فرخ سیر

6- رفیع اللہ جہات

7- رفیع بدولہ شاہجہاں آبادی

8- شہزادہ بیگم

یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔
یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔
یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔

یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔
یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔
یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔

یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔
یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔
یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔

یہ آٹھ نام ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے دیکھنے والے دور کے بہت سے شعریں اور نظمیں ہیں جن کی مدد سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔

و ان کی دل میں شد کہ بے یں ہاست "کا بعد ازاں تھا۔ دیر بعد ان کی شخصیت کا نمایاں جو ہر شاعری ہے۔

رحمتی بڑی شادابی سے غزواتِ معنی اور لطافتِ شہ مزاج کا نور پیدل
کی شاعری کا طرزِ سبھا زہر۔ مائعہ میں غزوات و شہوات پیدل کیست و کینت ہر
دو پہلو سے جان و سہ پہلے جس۔

رہنمائی کے بیانِ انجان ہے مجھ اور قدرت، اور شعریت اور قہر پیدل
مزلت و مشوہ میں اس طرح جوہر ہوئی ہے کہ "محرقات" اور "نور تہری
نور" کے تمام امکانات و معانی روشن ہو گئے ہیں۔ ان میں شاعرانہ تخیل اور نیکیا نہ طکر
ان کی کماں ہے طراز ہے کلام پیدل، ایک بحر کا قہر بحر ہے۔

بشیت مائت راہ تصوف پیدل کی شخصیت کی حاکم کی قی و کائنات بھی
نہیں صحت سے ہم خیال ہو جاتے۔ غزل میں اس قدر حرکت کی نہیں بھی "است
جاتے۔ پیدل کی دہائی و عمری سے طہارتِ قہر، مائت ذہن اور شوق کا سر کا مائت
تھی۔ کہ تو ہم میرا دواؤں سے ہر شہر اور ملک نئی ہے کار بند ہے۔

وری کے عظیم شاعر بننے کے ساتھ ساتھ ان کا غزل و زبانِ کھنکھنِ عظیم بننے کا
شہر ہے بھی حاصل ہے۔ ان کے بعد و مائت کمال کے تربیت پا کر ایسے عظیم شاعر بن شاعر
میں کا شعر قہر و اس آری کے اولین مائت میں ہوتا ہے۔

نور کے حواس سے شاعرانہ یہ ہے میں ہاں ہوں شہر۔ مائت۔ کائنات اور
سراج الدین علی خان ترزا مائت نہیں۔ ان کے گوں کے مائت، نور و مائت و شاعر

◆ دریں "اسم" ◆

ستم است اگر ہوسٹ کھد کہ پہیہ سرو دامن درآ
نور زخچہ کم نہ و میدہ کی ہور دل ٹھا بہ چمن درآ
و شہ کہ در ہر دامن خواہی نہیہ نظر خود قلم لپہ بہ دہ بہ خواہی نہیہ

یہ ستم نہیں ہے تو اور کیا، تجھے شوقی سرو دامن ہوا
و قلم لپہ سے تم نہیں اور دوس کو نہیں چمن سرا

◆◆◆

چنے تانہ ہاے رمیدہ جا چھٹہ زکست جتو
بہ شہل حلقہ زلف او گر سے خود و پ لکھن درآ
اور شک و غم از نہا کی ہے اس در آں زکست زکست جتو
کہ پر اس نکلک پر ہے وہ لکھتہ لکھتہ تو زکست جتو
گرہ زلف یار کی لکھن ٹو رہد اجڑی لکھن میں آ

◆◆◆

غم قلم تو نرود مر مر و خیال تو نرود ام
قد سے پہر سش سن کشاد قلمتہ جہاں بہاں درآ
و کہ ہے حال مار سہاں نہاں قلمتہ جہاں بہاں درآ
ترے قلم سہاں ترے رلو مشق میں مر گیا
بھی میری نہ سش حال کو ٹو مثال جان بہاں درآ

چشمِ اُمید تہ داریم ز رکشتِ دُشمنِ ال

دل . . . دلت ما ، کالہ . . . بریہ . . .

یہ چشمِ اُمید تو دلت کی طرف نہیں دیکھی ہے۔ دل دلت والے درخت سے دور ہے

کوئی تہ نہیں رکھتے کسی سے ہرگز

دلِ مراد و شہرہ ، دلِ مراد و شہرہ



دانا ہواد از بحرِ خواہشِ مراد مند

ارمیدہ خود ، بہرہ سال ست شہر

اپنے سے بھی اب کہہ دے • • • ہے اچھا ہے اپنے میں کو دیکھیں ہیں

بھر غیب کو تہ نہیں ، بھر کا صلہ

بھر بھر سے نہیں ہونا اپنے لالت باب



دزشتِ خوچہ خیال است ہرم کو باشد

شر و فیزی مغل است ، طبعِ غار و را

خود دلت سے ، دلت کو نہیں دلت • • • دلت سے دلت کی بھی ہیں

دزشتِ حوسے زہر کہ حرفِ نرم کی اُمید

حراجِ رنگِ شہر کے ہوا کچھ ہو نہیں

شکوہِ جرم و پاہِ مرہب بچہ گن ست

باشرم کارِ محبت ، زبانِ حال را

ایں وہی بہت نا پاہِ جس مرہب ، تجھے ہاں باہ سے کہہ سوتی ہے

شکوہِ جرم و پاہِ مرہب ؟ محال ہے

آتی نہیں بے شرم ، زبانِ سواں کو



امروز نیست قابلِ تزیین و احیار

انجام کارِ دشمن و آثارِ تشا

آغا کی سارے کویہ ماحصل ہے • پہلے بہت سے دربار میں صدمہ ہاں ہے

تھک گئے لڑنے میں تفریق و بھیڑ

جہاں کارِ دشمن و آثارِ تشا



سینہ پاکہ دھوئی تریجن بھر ماست

رو زب بڑو سانی باشد لہجہ زخم

جس کو کہ ہے وہ شہوت و لہجہ کا زخاں ہے • صفائے زخم کر لہجہ آئے گا ماحصل

چاک ہے سینہ ، خموش عاجزی کی ترسواں

بہ نکلائے کی نہیں زخمت کندن ، خم نو

ۛ یوسفؑ ۛ حجۃ الوداع ۛ مہاں چہا سند

مومنوں کیلئے جہنم کے دروازے کھلے رہیں گے

پانچویں حصہ - اے ایچ ایم ایف کے بارے میں سوچیں اور جانیں

تیری ہمیشہ ستم کی کوشش تو صیغہ میں

میرے منہ میں سو ہی فوس انگلیش حیرت میں مٹی:



دروستہ سے جانسی جوشہاگر دومی زخم

اربعین ہوں میں ترا دو، ترشدین و ظہم را

دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ

ما اُسیرتُ ذر ذر مندوں کے لیے غفلتِ زہاں

ترہن زخمی: تو سے ٹکے ہے لہو



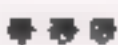
بچوں نہایت فطرتاً ہی ذراں ہوتے ہیں اور ان کی فطرت

بیدل است آفریغ گوے و قفا نحو این تر

سر نہیں ہے پتہ ہا کھنڈ : ۱۰۰ روپے نہ ہا کھنڈ کا ٹھکانا ہے

کیوں نہ یہ! آخر عروجِ تیری زخملی خد

فیہ اندیش و زعاجو جب کہ ہے بیولہ ۱۹



فہمچہ ہا در - حرم زخم جگر آسودہ اند

عے نصیب! آتش خون بول بائے الفت بائے

ہم آریں، مگر نہ آسودہ شدہ • ہم آریں تو نہ آسودہ شدہ • ہم آریں تو نہ آسودہ شدہ

فہمچہ ہو خوب نہیں زخم جگر کی سچا پر

آگ مت دے سناہ و شعلہاں کو کہ نصیب!

تھی دستیم چوں سفر، غمراہ، سا قیام کی

بڑے عطف، کبھی آ رہی تھی یہاں

■

ہوں خالی ہاتھ، غریبی میں ماتی کر رہا،

میری قسمت میں کھو دے تو جو ہر خانہ میں

چشم انداز عمارت ز کسبت و کراں

دل، .. دانا، .. نالہ، .. دریغ، ..

■

کوئی سید نہیں رکھتا کسی سے ہرگز

دل مراد دانا مراد نالہ مراد دریغ مراد

تجی رحیم چوں ساغر مقدار اس قیاس ہے

بڑے قلعہ کا بھی زور گنجینہ میں

مال میں۔ میں مرج تھو، دست خوب ہو کر۔ ہر سیرت و عادت، ہر سیرت و عادت ہے

ہوں خالی ہاتھ ساغر کی طرح سہاگنی کر مفرما

مری قسمت میں کھدے تو جو ہر جہت میں ہے



منطقی را، بیدل! از منطق نموشی پارہ نیست

حک دکی بازی و از دوز فکشل جیٹا، ما

بیدل! منطق را، بیدل! از منطق نموشی پارہ نیست۔ حک دکی بازی و از دوز فکشل جیٹا، ما

بہرے ناموشی ہی بیدل! منطقوں کے بس میں ہے

نہے فکشل سے جنوں مہروم جیٹے تھی



مکتم بیدل! نہ نہ چو زوردار و گیر؟

خندہ و گشت آنچہ نیٹ یہ کاو ما

مکتم بیدل! نہ نہ چو زوردار و گیر؟۔ خندہ و گشت آنچہ نیٹ یہ کاو ما

دل سے کہ زمانہ ہے کیوں غل غلہ؟

خوش کر کہا کہ اس سے مجھے کچھ غرض نہیں

دہم کثرت شمار کی، غیر وحدت باطل ہے

ایک ایک آگے بڑھیں، غرض ہر اعداد کا

معلوم ہے کہ ہر چیز وحدت ہی ہے • ہر اعداد کا اصل ایک ہی ہے

ہاں کثرت جو بہ ظاہر و غیر وحدت ہے

ایک ایک آگے بڑھیں، غرض ہر اعداد کا



رنگ ہے نہ لہر کا، دل نہیں تیرا بہت

شہد خواہی! آتے ہیں غارتہ رہبر

ہر گھر کی طرف رہے، غرض ہر اعداد کا

تپ تپ سے سب دل ہاتھ آجائے

شہد کی خواہش اثر ہے، شہد کا معجزہ



در طریق تبلیغ خود، کس نیست جہان و نکل

بے حسار او دین معلوم باشد کور

وہ سب کے لیے رہے، غرض ہر اعداد کا

اپنی راہ تبلیغ سے واقف کس سب کے اندر

بے حس معلوم، او لقمہ نازک کو ہے

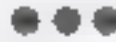
جاہل از جمع کُتب ، صاحب معنی نغزو

نسب نیست ، بہ شیرازہ ، عجز انے را

جاہل کتابت سے صاحب علم نہیں ہوتا • یہ ازبندی اور سخن شہی میں کئی بہت نہیں

صاحب معنی نہ ہو جمع کُتب سے کوئی

جلد سازوں کو سخن فہمی سے نسبت مُشکل !



ریں دبستان مصرع زلف سلسل خواندہ ایم

خامشی مُشکل کہ گردو ، مقطع دیوان ما !

اس دبستان میں مصرع زلف سلسل پر مطلب • میرے دیوان کا قطع مناسبی ہر قطع نہیں

مصرع زلف سلسل اس دبستان میں پڑھا

خامشی مُشکل کہ ہو مقطع مرے دیوان کا



گر نالم کہا روم بیدل !

شش جہت بے کسی دامن تھا !

جہت روم کے حوالہ چارہ نہیں • ہر طرف بے کسی ہے اور میں اظہار

گر تندوؤں تو کیا کون بیدل

ہر طرف بے کسی ہے نہیں تھا

کثرتِ عقدِ محو از سازِ وحدت

بہو خیالات از شخصِ تنہا

کلامِ شہادِ وحدت سے ٹوٹیں ہوتی • مجھ خیالات میں تنہا شخص ہی نہیں ہوتا

ای صورتِ جداِ وحدت سے کثرت بھی نہیں ہوتی

خیالوں میں گہرا، انسان جوں تنہا نہیں ہوتا

• • •

راستِ بازاں را، ز حکمِ کج سرشتاں چارہ نیست

ہاں کماں، بیدل! طاعتِ لازمِ تیر را

راست دلوں، کج عواموں کا حکم، کاہتا ہے • سیور اتع کمان کی طاعت پہلجہ ہے

ہوتے ہیں راستِ بازی حکمِ کج حراج

لازم ہے تیرے، کرے طاعتِ کمان کی!

• • •

ہسل ما بسکہ از ذوقِ شہادتِ می طہد

میغِ قاسمی شازد، کرم صبتِ بھگیر را

عاشقِ شہید ہونے کے لیے جہاد ہے • غصہ ہے کرم صبتِ قاسمی اور بھگیر کا خنجر ہے

جذہ شوقِ شہادت سے ہے ہسل بے قرار

میغِ قاسمی خنجر ہے، کرم صبتِ بھگیر کی!

جوہر تجریہ، قطع اگلیت خویش است و بس
 بر سر خودی تو اں کرد، امتحاں شمشیر را
 حجاب آید، غور سے غور کے، ہاتھیں نکلتی ہیں، زور سے غور کے، غور سے غور کے
 بے تعلق خود سے ہوتا، جوہر تجریہ ہے
 کیجیے گردن پہ اپنی، امتحاں شمشیر کا



اے فلان! بگذر از رخ و اماں تغیر کن
 چند روز زیر سیر کر ذوق و بہاں شمشیر را؟
 اے فلان! شمع سے گزرا، ماکہ تجریر • اور کب تک شمشیر، احوال کے لیے چھپا ہے؟
 نکل! بہت آسہاں تغیر کر، اے آو مجبور راں
 نیام سینہ پوشیدہ رکھے، شمشیر کو کب تک؟



اے جگر ہا داغ دار شوق پیکان شا
 چاک ہاے دل، نیام تیغ جوگاں شا
 جگر تیرے تیرے، سب کاشوق رکھتے ہیں • وہیں کہہ کہ تیری ہی زبانوں ہاں
 داغ میں کتنے جگر، اک شوق پیکان میں حرے
 نہیں دلوں کے چاک، تیری تیغ جوگاں کی نیام

از نجوم اشک بر سوگیاں ٹہر باجیدہ ایم

ذرتھکے شہر لعل خدا ان شام

نجوم اشک سے تپے پلوں پر موتی چمکے اس شام میں کرتا۔ سنا یہ شعر ہے کہ

سجائے میں نے پلوں پر نجوم اشک سے موتی

تمکائے چھاؤں ہوں، تپے رے لعل خدا ان پر

● ● ●

دانا بواؤ از ہنر خویش برآمد

از میدہ خود، بہرہ ملی است شجر را

● ●

ہنر نصیب کو ملتا نہیں ہنر کا صلہ

شجر ہنر سے نہیں ہوتا اپنے لذت یاب!

● ● ●

دُرشت خوچہ خیال است نرم گو باشد

شرار خیزی محض است، طبع خارا، را

■ ■

دُرشت خو سے نہ رکھ، حرف نرم کی ٹیڈ

مزاج سنگ، شرار کے سوا کچھ ہور نہیں

بیدل! روحِ احمد از تو بسد مرحلہ دور است

خاموش! کہ آوارہ و ہم اندہیاں ہا

بہت لڑائی و جدوجہد سے ہر اہل اہل ہے خاموشی کا یہ ثبات کا جانتا تھا وہیں تکیں تھیں

بہ صد مراحل ہے دور بیدل! مقامِ حمدِ ظہور بیدل!

خوشی اُس کے حضور بیدل! کمالِ خلقِ دُخن کا حاصل!

● ● ●

آخرِ فقر، بر سرِ دنیا زدیم پا

فُٹے بجاء تکیہ زد و ما زدیم پا

میں نے فقر سے ناگوارہ قدم رکھا ● تاکہ جاو، تکیہ کہتے تھے، میں ٹھکرایا

رکھا زبردِ قدمِ دنیا کو نہیں نے فقر سے آخر

بے تکیہ جاو پر لوگوں کا میں نے اُس کو ٹھکرایا!

● ● ●

مہِ خُدد، ہزار بارِ ہلال و ہلال ہد

ویدیم وضعِ عالمِ نقص و کمال را

۱۱ ہزار بار ہلال ہزار بار ہد ہوتا ہے ● میں عالمِ نقص و کمال کی حقیقت سمجھتا ہوں

ہد و ہلال، ماہِ بے بے ہزار بار

نہیں جانتا ہوں، زمرِ زوال و کمال کو

حکومِ جرم و پاںِ مرتب چہ حسن است

و شرم و کارِ نجاست و پاںِ سوال ر

ایں خواب کسی سے محرم ہوتا ہے • ایہ سوال کو حرم ہے ہر ماما

لاہی شرم نہیں ہوتا

شرم آنی نہیں بھکاری کو!



طبع را بغضِ خوشی می کند معنیِ ذکار

تجربہ مجروحِ دامِ تامل و وحشی اندیشہ ر

یہ کہیں مومن سے ہو سکا ہوتا ہے • جی جیال • م تقدیر میں ہوتا ہے

کرتا ہے بغضِ خوشی • طبع کو معنیِ ذکار

وحشی اندیشہ کو • دامِ تامل چاہیے



بیدار از فطرت ما، قلمِ معانیست بند

پایہ و ازو فن از گریہ اندیشہ ما

بے آل و بی مرے قلمِ معانی • نوحہ خواہ • مجھے ہے حشرِ جہاں سے جس کا پایہ بند ہوا

میری فطرت سے ہوا بیدار • اسحاقی کو خروغ

قلم سے میری سخن کا مرتبہ اعلیٰ ہوا

دریاے خیالم و نئے نیست دریں چ

جود و ہم، و جود و عدم سے نیست دریں چ

جس طرح خیال و دریا میں فیض ہوتی • • • ی طرح یہاں جود و عدم بھی ایک ہے

یہ زندگی ہے خیال و دریا میں ہے پانی کا اس میں تصور

طبیعت است و جود ہر کوئی نہیں ہے وہم و گمراہی سے افضل

• • •

ہر ہم نہ زلے سلسلہ ناز کریاں

محتاج ملدن، ہے کڑے نیست دریں چ

اہل لہو نے مار مارا وہ ہم نہ زلے • • • جی جی جی بھی کر رہی سے کہ نہیں

جی دستوں سے قائم ہے وقار اہل سعادت کا

کہ محتاجی میں بھی شائبہ کر رہی پائی جاتی ہے

• • •

بہی نغم، عے زنجیر مظالم می خود بیدار!

بآبِ خنجر و شمشیر، تھوڑا کھٹک آتش را

بہت عام سے ظلم تو نہیں ہوتے • • • جس طرح آتش بہ خنجر و شمشیر سے مل نہیں جھکت

بہا نا ظلم سے ہے غیر ممکن، نغم کو بیدار!

نہجانی ہے کسی نے آگ آبِ تنج و خنجر سے

وضع خموشی کا، زنجیر و تیشیں تراست

با تیرے احیاء نہ وارو کمان کا

بھری غم، کھڑے، یاد دہانی رکھی ہے ● بھی بھری کمان تیرے کی حاجت میں

میرا شکوت، حرف و صدا سے پہنچا ہے

بھری کمان تیرے کی حاجت تو نہیں ا

● ● ●

لعل تو، حرف آمد و وادیم دل از دست

یعنی ہموال تو جواب است دل کا

تیرے دل سے دھڑکتی ہے دل و دست ● اس نے تیرے دل کا پتہ دیا ہے

حرف و طلب پہ ہاتھ سے دل نہیں دے سکتا

تیرے سوال کا، مرا دل ہی جواب ہے!

● ● ●

صد سنگِ ہمد آئینہ و صد قطرہ کمر بستہ

افسوس ہمارا خراب است دل کا

نکدیں طہر اور تیرے سینے اور ساری کے ● حیدر صاحب صاحب اپنی حالت لکھیں

قطرہ آب اور سنگ، گوہر و آئینہ ہیں

حیف! مگر اسی ربا حال دل خراب کا

ہیست از جیب تو بیروں، گوہر مقصود تو

بے خبر سری ز نے چوں موج، ہر ساحل چہ؟

موجِ خستہ سے گریبان سے دیکھتا ہے ● ہے؟ منہل موجِ ساحل ہر نیل پہلوزا ہے

گوہر مقصود ہے تیرے گریباں میں یہاں

بے خبر مگر چھانکے خاکِ ساحل کس لیے؟



مٹھ خون خود ہو گل باہر بڑے خویش ریخت

ہے ادب! آلودہ سازے دامنِ قاتل چہ؟

باغِ خون کی طرف اپنے سے ● اسے ہے ادب! دامنِ قاتل کیوں تیار؟

مثل گل چہرے پہ، اپنے خون سے ناز و لگا

ہے ادب! کیوں دامنِ قاتل کو آلودہ کیا؟



ایہ میں جا، می کند از کیسے؟ دریا کرم

اے تو مگر یہ نیارے، حلاجِ سائل چہ؟

وہ تو مہدی جیسے ہے ● سنی خونِ دہلی جیسے ہیں لکھنؤ

کیسے دریا سے لے کر جب کرے بادل کرم

اے تو مگر! کیوں عطا کرتا نہیں سائل کو تو؟

برہمیں آبلے، ختم است روکعب و ذیر

کاش می کرو، کے سیر مقام دل ما

راہ بندہ، می آبلے تک آتی ہے • کاش دنی و برہ سے مقام دنی بر کرے

ختم ہے اس آبلے ہی پر، روکعب و ذیر

کاش کوئی تو کرے میرے مقام دل کی سیرا



مقوم حرم و پاس مراہب چہ ممکن است

با شرم کار نیست زبان سوال را



مقوم حرم و پاس مراہب؟ محل ہے!

آتی نہیں ہے شرم زبان سوال کو!



راست بازاں راز حکم کج سرشتاں چارہ نیست

باکماں، بید آتی! اطاعت لازم آمد تیر را



ہوتے نہیں راست با زہی مقوم کج مزاج

لازم ہے تیر پر، کرے طاعت کماں کی!

بگڑے آمدنی و زخمِ محبت ام نو طرد
خیرِ حق چہ تھک و دہشتگوئے شر

تجربہ ہے کہ بگڑے آمدنی و زخمِ محبت ام نو طرد ہے
خیرِ حق چہ تھک و دہشتگوئے شر

کہا کہ بگڑے تو نے زخمِ محبت ہو گیا تار
خدا رکھے تھک و دہشتگوئے شر



ہمارے حسرت و زخمِ خزاں نقد
تھک و دہشتگوئے شر

تجربہ ہے کہ ہمارے حسرت و زخمِ خزاں نقد ہے
تھک و دہشتگوئے شر

ہمارے حسرت و زخمِ خزاں نقد
تھک و دہشتگوئے شر



زنا مئے و زخمِ نفست و بگڑے زخمِ دہاں نقد
تھک و دہشتگوئے شر

تجربہ ہے کہ زنا مئے و زخمِ نفست و بگڑے زخمِ دہاں نقد ہے
تھک و دہشتگوئے شر

زنا مئے و زخمِ نفست و بگڑے زخمِ دہاں نقد
تھک و دہشتگوئے شر

ما معنی مسلسل ڈلف تو خواندہ ایم

مٹکل کہ مرگ قطع کند ، داستان ما

میں ہے تری زنج مسلسل کا ستورہ سحر ہے ● میری داستان و موت بھی ختم نہیں ہو سکتی

میں تری ڈلف مسلسل کا ہوں معنی آشنا

موت بھی میری کہانی ختم کر سکتی نہیں !

● ● ●

اسباب زندگی ، ہمہ دام محیر است

غیر از فریب ، بیچ ناپشد سراپ ما

تمام اسباب زندگی ، فریب کے سوا کچھ نہیں ● مگر ناپشد سراپ کے سوا کچھ نہیں

بس ایک دام محیر ہے ، زندگی کیا ہے

بس اک فریب نظر ہے سراپ کچھ بھی نہیں

● ● ●

مباش اے غنچہ وراق گل ! معز و رحمت

کہ ایں بچہ سقی ہا ، ذریعہ فعل و از جدائی ہا

سے گل باغوں کی تھان پہ سمندر ہے تر ● مگر اس کیجائی میں جدائی نہیں ہے

نہ ہو اے غنچہ وراق گل ! معز و رحمت

یہی کیجائی ناداں ، پیش خیمہ ہے جدائی کا

مَجُوشِشَ مَا، مَحْوَانِدَ، اَفْسَانِہَ فَنَّا رَا

ہر کس تمی شناسد ، آوانہ آشنا را

السلامۃ پر مبنی ہے۔ اس کی ساری باتیں سچ ہیں اور

بس میرے سامنے پڑھا، افسانہ فنا کو

میں جانتا ہوں زمر آوازِ آشنی کو

• • •

بیدار! آں کہ کہ طوفانِ قیامت وارو

غیر دل نیست ہمیں خانہ خراب استغیاں جا

یہ آواز دھند بڑھنے لگی مست رہا ہے ● اور یہاں وہی نہیں میری وہی رہا ہے

اور بعد کہ طوفان قیامت کا امی ہے

بیروت! دل منظر کے سوا کوئی نہیں ہے

• • •

الحی ! از سر ما، کم نگر دو ساء مستی

کے بے صہبائے پیشانی خودے نیست مینارا

ای مہر ہے درے عشق کی جاسی کا سوچو گے ● جو کہ نہ جیتے شہر پہنچا وہ پہرہ نہیں ملتا

نہ کم ہو میرے سر سے ہائے مستی کبھی بار بار!

کبھی خدا نہ کرتا، مے سے گر جاتا تھی ہوتا!

جو ہر اسرارِ آباء، از خلف گیزد فروغ

خون کلد روشن، چراغِ دودمانِ زخمِ را

باقی خلف سے خصوصاً آب و ہوا نکلتا ہے ● جس طرح پرستار دین دہم کوئی روشن کرتا ہے

جو ہر آباء کو دیتا ہے وارثِ آب و تاب

خون کرے روشن، چراغِ خانہٴ زخمِ کو!

● ● ●

برائید وصل، مشکل نیست قطعِ زندگی

شوقِ محول می کلد نزدیک، راہِ دورِ را

وصل نہ اسبہ ہر مدتی را انسان ہے ● سر کا شوق را دور دور تک رہتا ہے

وصل کی ائید پر مینا کوئی مشکل نہیں

شوقِ محول کرتا ہے نزدیک، راہِ دورِ کو!

● ● ●

زندانی اندوہ تعلقِ سواں زیست

بیدل! دلت از ہر چہ شود تنگ برون آ

● ملاحد یا جس کا درد ہی نہیں مشکل ہے ● یہاں خود ہی سے ہر سب تو خوراک کی گھر

اسیر اسبابِ زیست ہو کر نہیں ہے آسان زیست کرنا

اگر ہے دنیا سے تنگ بیدل! تو بے نیازِ جہان ہو جا

زناکت با ست، ذرا آغوش مینا خانہ حیرت

ہو ویر ہم مژن تا نکلے رنگ تماشا را

مینا خانہ حیرت ہے در بہر را شمع رفتہ ہے ● پلک بچکے دایمہ ہو کہ ہر جا جانے

نہ بچکاؤ پلک ایسا نہ ہو مقرر بدل جائے

کہ بنے نازک بہت آغوش مینا خانہ حیرت

●●●

زخم میفصل، بدل ار داغ ملکہم باشد

پایہ از چشم بکند است، خم لڑو، را

مکی لڑو نے اکو سے پہلے دل توڑی تھا ● اس لیے کہ لڑو کا دل اکو سے بکند ہے

داغ سے پہلے یہ دل، زخمی شمشیر ہوا

مرتبہ چشم سے بالا بنے خم لڑو کا!

●●●

زندگی تاجے ہلاک کعبہ و فرزت کند

بہ کہ از دوش اٹکے ایس جہنمہ احرام را

زندگی کہ تک تیرے کعبہ و فرزت کا میرے ● یہ ہے کہ یہ احرام و احرام کو دھارتے

زندگی کب تک ہلاک کعبہ و فرزت خانہ ہو

ترک کرنا چاہیے اس جہنمہ احرام کو!

عرضِ مطلب دیگر و اظہارِ صنعت دیگر است
 بیدل! از آئینہ نتوان ساخت وضعِ جام را
 عرضِ مطلب در آرش کلامِ شرافت ہے ● چہ تا آئینہ حسن و شہادتِ اظہارِ صنعت
 عرضِ مطلب صنعتِ اظہار سے ممتاز ہے
 آئینہ بیدل! نہ پنپے گا مقامِ جام تک!



آخر ز فقر، بر سر دنیا رویم پا
 کھیلے بجاہِ تکیہ زد و ما رویم پا



رکھا زبردِ قدمِ دنیا کو میں نے فقر سے آخر
 بے تکیہ جاہ پر لوگوں کا میں نے اس کو ٹھکرایا



سہ قہد، ہزار بار ہلال و ہلال ہدر
 دیدیم وضعِ عالمِ نقص و کمال را



ہدر و ہلال، ماہِ بے ہے ہزار بار
 نہیں جانتا یوں زمرِ زوال و کمال کو

بجوں ناتواں را، خموشی می ذہبِ عُشرت

کہ غیر از تو ہمارے نیست ز مجیر رگِ گلِ را

عرشِ کردوں کے محوں و شبہ زاری ہے ● مسطرتہ مجیر رگ گل کی آواز خوشبو ہے

بجوں ناتواں کو، خموشی سے ملی عُشرت

کہ ز مجیر رگِ گل کی صدا کیا ہے بگو خوشبو!

● ● ●

علاجِ زخمِ دل از گریہ مئے ممکن و بیدل!

بہنم بجیہ تواس کرد، چاکِ دامنِ گلِ را

جو تیرا دل علاج کرنے سے نہیں ہو ● مسطرتہ چاکِ دامنِ گلِ را جھلوتے میں سے

علاجِ زخمِ دل رونے سے، بیدل! غیر ممکن ہے

رفو، بہنم سے چاکِ دامنِ گل ہو نہیں سکتا!

● ● ●

نہرا از چہ دتاب گرد باد، این نکتہ روشن شد
 کہ ذر را و طلب، معراج و امانت چید نہا
 جو ہموئے کی بہ تابی سے پھر روشن نہا • کس کے دامن تک پہنچا سران طلب ہے
 گمراہ کی ترپ سے مجھ پہ یہ نکتہ ہو روشن
 کہ معراج طلب بھوہ پہنچنا اس کے دامن تک!



ہزار اندیشہ، فہم حقیقت رانی شاہ
 محال است اس کے حق از عالم باطل خود پیدا
 جی ہا۔ رشتہ حقیقت اور مجھے کی • پوچھو کہ دل سے حق پیدا ہو
 ہزار اندیشہ، کب فہم حقیقت تک پہنچتا ہے
 یہ ممکن ہی نہیں، حق عالم باطل سے پیدا ہوا



رنگ ہلکے، آئینہ بے خودی بس است
 یارب! زبان ما، نقود ترنجان ما
 • ہر رنگ بری ہے لوی کا منہ ہر رنگ • ہی عربی زبان مضمی حال ہے
 رنگ پریدہ، آئینہ بے خودی رہے
 یارب! مری زبان مری ترنجان نہ ہوا

خوشید ز خلعت کدو سایہ بزدن است

تا کے ز حادث، آئینہ سازید قدم را

سہق ماتے کے دم سے دم ہے حادث نہ تک حادث ہو آئینہ ماتے

خلعت کدو سایہ سے، خوشید ہے باہر

محکم نہیں، حادث سے قدم جلوہ نما ہو!



● روئیں "پ" ●

۵۰۔ وہ اور اک "خوش خیالت عاجز ست

دزدے دیر کھر بحر و ڈرنے آفتاب

آزادی سے دل کا راز ، سر ● اور آفتاب کی طرح ، کبھی باطل

آئینے عاجز ترقی پہنائی کے اور ک سے

لزدہ پا سکا نہیں ، شمع و شمار آفتاب



اعجاز بحر ، گل ، آرم حاتم حقیق نیست

پتہ نواں آرم از خورمید تا باں احباب

نام حقیق ہی آرم زہ گل ہر ● علامت ● - ایک نکل

، لم حقیق ش تغریب بحر ، گل نہیں

ہر طرح خورمید تا باں ہے مرا پا آفتاب



ہر صفحہ کہ وصف جمالت رقم زلف

ز رختہ قطار ، لکھ مسطر آفتاب

مرد ، شمع و شمار آرم زہ گل ہر ● علامت ● - ایک نکل

تحریر جس ذوق پہ قصیدہ مرا کریں

کرنوس سے ، کبھی نظر میں نہ تاج آفتاب

یام امکاں رلاو، غوغائے مستی تاجے؟

چند خوابد بود آخر، جوش یک مینا شراب؟

دیا میں کہاں تک بنگلہ مستی رہے گا؟ (۱) ایک مینا شراب کہ بنگلہ ہاں رہے

یام عالم میں رہے گا شور مستی کب تک؟

کستور جوشاں رہے گی ایک مینا بھر شراب



نمجرہ خوبی فکر بیدار، کہ بنگامِ سخن

لعل خاموشش، کشید از غنچہ گوہر کلاب

جوت سمجھتا ہوں کہ فکر بیدار ہے، مگر غنچہ گوہر کلاب

نمجرہ تو دیکھ بیدار! یعنی بنگامِ سخن

لعل خاموش صنم، گوہر سے کھینچے ہوئے کلاب



معنی میر لفظ، تصور نمی شود

آفتابہ است کار دل و دیر و با نقاب

معنی میر لفظ دل نہیں ہوتے، کار دل و دیر و با نقاب کے پہلو میں ہے

نمایاں ہوتے ہیں ملبوس لفظ میں معنی

برام دیر و دل، چھٹہ نقاب میں ہے

از شرم زو سیاہی اعمال زشت خویش

پر رخ کشیدہ ایم ز دست و عاتق

چہ الہامی سیاہی سے شرم نہ ہو کر ● دست و عاتق سے اپنے پرے دیکھ آس

شرما کے زو سیاہی اعمال زشت سے

دست و عاتق کو کرتائوں، چہرے کی نہیں عاتق



اہل کمال، خطف ٹھساں نمی کھد

مشکل کہ ہم چوں ماہ، خود لاغر آفتاب

اہل کمال ٹھساں نہ مندی نہیں اترتے ● مشکل ہے کہ چاہی طرح سورتی مجھے

اہل کمال، خطف ٹھساں سے بے نیاز

لاغر مثال ماہ، نہیں ہوتا آفتاب!



ہر مچ چاک، وزہن تازہ می کلد

یارب! بدست کیست؟ گریبان آفتاب

ہر مچ چاک ہی چاک نہ رہے ● یارب! آفتاب کا گریبان کس کے ہاتھ ہے

کرتا ہے کون؟ یزہن تازہ روز چاک

یارب! بے کس کے ہاتھ، گریبان آفتاب!

کمال داشت اشارت کہ سرکشی تا چند

بجیب بحر جوع آورد ، موج و خباب

سہ نگہ سرکشی ز سہا، کی بیخ شاد سہو کج • کرم و دھاب دریوی را دل پتہ کن

غضب کا ہے یہ اشارہ کہ سرکشی کب تک

خباب و موج ، پلٹتے ڈول ، جاب و ریا

• • •

بسی ظلم ، عے رفع مقام می خود بیدل !

آب تغیر و شمیر ، تو اس لعنت آتش را

•

سکا تا ظلم سے ہے غیر ممکن ، ظلم کو بیدل !

بجھائی ہے کسی نے آگ آب تیغ و خنجر سے ؟

■

وضع فہوش ما ، زخن و لٹیش تراست

باتیر احتیاج نہ دازد کمان ما

•

میرا سکوت حرف و صدا سے بلند ہے

میری کمان تیر کی محتاج تو نہیں !

● روایت ”ت“ ●

نحریت ، نغرایع دل گم گشتہ عذارم

یارب! کجی این ورق از دھرج من ریخت

نحریت: دل گم گشتہ عذارم کا نغرایع نہیں ملتا ● دھرج: کتاب رندگی کا پتہ ورق نہیں کرتا

اک نحر سے تلاشب دل گم گشتہ میں ہوں

یارب! کتاب زیست کا سطر کجاں گیا؟

● ● ●

بہر زہ ہال میٹھاں وریں چمن بیدل!

کہ ہر طرف نگرے بچو قلنس وروا نیست

ہوتا ہی سے اڑے ہی سے دھن دھن ● دھن دھن: دھن دھن کے آواز، کلا نہیں ہے

کوٹھ میں پرواز بیدل! اس چمن میں ہے شر

باب نہیں سب ہی مقتل، ہا ہی زنداں کے سوا:

● ● ●

نو بنویم چشمہ برق محبلی ہاے نوست

کلور اگر آتش فردوز کرم شب تاب من است

من: دل دہاں کی کلیں سے سنا ہے ● کلور: آتش، فردوز: جہنم سے بھی تم ہے

بے اُس کے جلوؤں سے روشن زواں زواں میرا

بس ایک کر ملک شب تاب کلور میرے لیے

چوں رنگ میاں نیست کہ این سستی موبوم

آہ! ز کہا آہ و گر رفت کہا رفت؟

مثلاً رنگ معصوم نہیں کہ یہ موبوم سستی • ہاں سے آئی ہے اور جہاں جاتی ہے

مثلاً رنگ کسی کو خبر نہیں کہ حیات

یہ آئی ہے تو کہاں سے؟ اگر مگی تو کہاں؟

• • •

دست گل دامن بویے توانست گرفت

زفت گیرائی ازاں پنچہ کہ زربند حساست

بھوس کا انورہی لٹکھہ ہاں زفت نہیں رہتا • س دانہ میں آفت نہیں ملتی بلکہ محتاج ہے

تو، پھول دامن خوشبو کو کس طرح سے؟

گل ہو ہاتھ میں منہدی، گرفت مشکل ہے!

• • •

بیدل! دلیل مقصد عزت تو اشع است

زیں چادہ ماو نو، پیمان کمال رفت

بیدل! اگر حیرت طاعت کا راز ہے ● تو اسی راہ سے کس تک پہنچا ہے

بیدل! تو اشع مسند عزت کی رہنما

اس راہ سے بلال کو حاصل ہوا کمال!

● ● ●

عز و عرور خلق، گر آید با متحان

پرواز ہائے ذرہ ز گردوں زیادہ است

لوگوں کے تصور و درک کا امتحان یہ ہے ● تو ظاہر ہو کہ ذرہ و پرواز کب برابر ہے

عز و عرور خلق کا کچھ مٹا بل

لوہ و کھوپے کے ذرہ ہی گردوں نصیب ہے

● ● ●

زاں خوشہ کہ مینا گری با رغبت داشت

بر داند، پری خاتہ بازار حلب داشت

● ● ●

داغ و خورج و گمراہی کا علاج یہ ہے ● اس کے لئے دھوکہ بازار حلب بہت بجا ہے

وہ خوشہ کہ بے مینا گردِ عجز انگو

صد زلفک پری خاتہ بازار حلب ہے!

زگر یہ تیری چشم پر آب دشوار است

خیالِ دامنِ خشک از سحاب دشوار است

ہوے سے چشم پر آب یہ نہیں ہوتی • پانی سے بھری تھا خشک ہو یہ دشوار ہے

چشم پر آب نہ ہو یہ بھی رونے سے

خشک ہو دامنِ ابرو بات یہ ممکن ہی نہیں



حذر! زراو محبت کہ پر خطر ناک است

تو مٹھ خارِ لعلِ و لعل ہے پاک است

او محبت بہہ خطر ناک ہے • حذر • تو مٹھ خارِ لعل ہے، لعلِ مٹھ ہے دک

حذر! کہ زراو محبت ہے پر خطر ہے حد

تو خارِ خشک کی مٹھ، لعلِ سرکش ہے!



بے عشق محل است اور رونقِ ہستی

بے جلوہ خورشید، جہاں نامہ سیاحت

کس ہے کہ رہی ہے عشقِ بارونق • جلوہ خورشید • ہو تو زیبا تاریک ہو جاوے

زندگی بے عشق بارونق ہو، ناممکن ہے یہ

یہ جہاں روشن ہو بے خورشید، ہو سکتا نہیں!

بیدل آن فعلہ نزو بزم چہ اغان گرم است

یک حقیقت ہزار آئیدہ تاباں کھدہ است

یہاں دواطلہ کرد بعد حسن چہ اغان ہے ● ایک حقیقت میں سے ہزار آئیدہ تاباں ہے

بیدل اک فعلی سے ہے بزم چہ اغان کی نمود

اک حقیقت ہے کہ ہے روشن گر صد آئینہ!

● ● ●

ہر حرف کہ آئے لہم، نام تو با شد

از نو ہستی، سبق یاد من لطف

مرے ہر حرف مراد نہ ہوتا ہے ● کہ طو انا میں بھی غلط فہمیں (موسوں) ہے

ہن جاتا ہے ہر حرف مرے لب پہ ترانام

اس نو ہستی کا سبق یاد ہی ہے

● ● ●

بیدل! آن کھد کہ طوفان قیامت وارد

غیر دل نیست ہمیں خانہ خراب است ایں جا

■

وہ کھد کہ طوفان قیامت کا امیں ہے

بیدل! دل منظر کے سوا کوئی نہیں ہے

صد سنگ خد آئینہ و صد قطرہ غمیر بہت
افسوس ہاں خانہ خراب است دل ما



قطرہ آب اور سنگ، گوہر و آئینہ بنے
حیف! مگر وہی رہا حال دل خراب کا!



بگذر ز دنیا تا نشوی ذممن اہباب
اول سبق حاصل زر ترک سلام است

دلت اٹھ کر کہ ذممن اہباب نہ رہا ہے ● تو مگر یہاں دوستوں سے تعلق کر رہا ہے

امیری سے گزر، گر الکف اہباب رکھتا ہے
سبق پہلا کتاب زر کا ہے ترک رو لاری



بے جوہر سے از ہرزہ درانیست رہاں را
چہنے کہ بونگار فرو رفت نیام است

نہ وہ گزشتہ چیز تاج سے محروم رہتی ● نہ آلودہ ہواں نام سے سودا نہیں

زبان ہرزہ سرا میں اثر نہیں رہتا
کہ تیغ میں نہ ہو بخش، تو کہہ نیام اسے

بر لبِ اُتھل بیدلِ بھر خاموشی است یک

سینہ ماچوں ٹمٹے دُگرم جوشِ یارب! است

ہوتی ہے سب سے پہلے غم کی ہے غم کی شکل کمرے سے پہلے میں لہانِ درپہ ہوتا ہے

بھر خاموشی ہے بیدل! گولپ اعتبار پر

دل میں لیکن شورشِ یارب! پاپائے روز و شب!



نقدِ گردوں نیست فیرا ر اعتباراتِ خیال

چوں بھابھیں کاسے وہم، از ہوا لیدن است

بھابھیں مائل طر اسات سے ہے ● شکلِ بھابھیں و جالِ اسات سے کاسے

بھرا ہے صرف مفروضات سے یہ کیسہ گردوں

بیدل وہم کا مثلِ بھابھیں بے حقیقت ہے



برگ و سازم جو جوم گر یہ بے تاب نیست

خانہ چشمے کہ من وازم کم از گرداب نیست

میرے ہاں جوم گر یہ ہے ● میں جو نگہ رقا ہوں بھروسے کہ نہیں

جو جوم گر یہ بے حجاب کچھ رکھتا نہیں

آنکھ میری ذرِ حقیقت اک محور سے کم نہیں

زاحلا طخت زو یاں، کینہ جولاں می کد
 سنگ و آہن تاہم ناید شرر چناب نیست
 صحت و جوانی کے لئے ہے تندرست رہنا ہے ● خواہ وہ کتنی ہی بھاری ہو
 انحلا ط بد حراجاں سے فروغ کینہ ہے
 ہوں نہ باہم سنگ و آہن تو شرر پیدا نہ ہوا



از ہوا، بر پاست بیدل! خاتہ دہم کباب
 ذر لہاں ہستی ما، جو نفس یک مار نیست
 جو خاتہ چاہی ہو وہاں، وہ ہے ● لہاں رہی میں ہر فرائس و کباب ہے
 بیدل امکاں کباب کا قائم ہوا ہے
 اک رخصت نفس سے بٹا ہے ہاں زیت!



یاں تمہید است، ایں ائید با، ہشیار باش
 ہر قدر عرض اعلیٰ ہاں بلک صحت ہا کم است
 امیدوں کا انہم کلاں ہو ہے ● وقت کا لہجہ ہے، اچھی سی میں ہیں
 یہ تمہیدیں یاں کی تمہیدیں قضا رہ
 کس گناہ میں زیادہ اور ہے محدود وقت

اے عدم پر زردہ! لاف مستحیف جاے حیاست
 بے نشانے را، نشان فہید کی، تیر خطاست
 سے راہ عدم کو دھکی پستی سے شہنشاہ ● راستہ نشان و دورِ اقلی کا در کی صحن میں

اے عدم پر زردہ! اپنی ذات پر نازاں نہ ہو
 بلو اے فہم انساں بے جا وہ ذات بے نشان ا

● ● ●

طبع آزاد ار خراش جسم دازد انبساط
 زخمہ تا بر تاری آید صدا بالید واست
 ذرا پٹائیوں سے شاد ہوتے ہیں ● زور و خف پگھلی ہے تو لڑائی ہے
 طبع آزاد امتحان سے لور بھی مسرور ہو
 چوٹ سے مضارب کی نل صد اپید کرے!

● ● ●

اشک یک لختہ بھوگاں بار است
 فرصت غم ہمیں بقدر است
 اشک نہ ہر بکوں پہ ہر بچے میں ● رگڑی بھی مٹی ہے نہ بہت ہوتی ہے
 جیسے اک لختہ بھوگاں پہ آنسو رہیں
 فرصت غم اس سے زیادہ نہیں!

هم چه آیند اگر صاف شوی

همه جا ، انجمن ویدوار است

دل کو مثیل اچھڑا کر دیکھو نظر آنے لگا کہ چہ جگہ انجمن دہلی ہے

مثل آئینہ ، رہو گر روشن

ہر لمحہ دل کے امکان بہت



راحت جاوید اختر، ار جاو محو ال یا فتن

خاک سائل قیمت خود گر شناسد گوهر است

فخری، ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ سے ۱۳۷۱ھ تک ● ریگستان کی قیمت کا نئے تو مگر ہے

بے نیا نری رات چاوید گی کہو ہے

ایک ساحل اپنے جوہر میں نہیں گہرے کم



در نیام هر نفس، تلخ دو دم خوابید و است

چوں سحر در قطع ہستی، مخمورے در کار نیست

یہ سائنس کا عام اصول ہے کہ ہم کو کچھ دیکھنا ہے۔ پھر اس کو کچھ دیکھنا ہے۔ پھر اس کو کچھ دیکھنا ہے۔

گویا ہر اک سانس میں تلخ وودم پوشید ہے

جوں عمر، قطع نفس کو حاجت مخیر نہیں

جنس ما، با ایں کسارے، قیمتی لہیدہ است
وین خواب چو قی خود را با گہر سلجیدہ است
میں ہیں وہ جن کسارے کے نیچے گئی ہوتی ہے ● یہ خواب ہر خاطر و سوچ کے روبرو ہوتا ہے
نہیں اس مندی کے عالم میں بھی جنس قیمتی ٹھہرا
خواب چو قی خود کو گہر ماحول سمجھتا ہے



اوج دولت سفلہ طبعوں را بود ہر روزے بیش نیست
خاک اگر امروز بر چرخ است فردا زیر پا ست!
کم عرصوں کا اقتدار کچھ ہی رہتا ہے ● کائنات میں ہر شے ہل چلا کر کے ہوتی
اتحاد اور سفلہ طبعوں، دائمی ہوتا نہیں
آسمان پر خاک ہے جو، زیر پا آجائے گی!



دید و ذراکب آغوش خیالت عاجز است
ذره مے یابد کنار بحر و ژرف آفتاب
آنکھ ہے عاجز تری پہنائی کے اور اک سے
ذره پا سکتا نہیں، غمق و کنار آفتاب!

ایہیاز مجر و کل، در عالم حقیق نیست
بیچ توان کرد از خود عید تا باں اہلب



عالم حقیق میں تفریق مجر و کل نہیں
جس طرح خود عید تا باں بے سراپا اہلب!



نفس بکھوساں، بر دل روشن تیج است
ممع افروختہ را، جہش دامن تیج است

■ میں کاسائیں اور دل روشن ہوا ہے ● میں دل روشن و دامن کی جہش دامن ہے

بکھوس کاسائیں ہے، روشن دلوں کو مثل تیج
جہش دامن ہے جیسے شمع کو پیغام مرگ!



کجا رویم کہ سر منز لے ہدست آریم
چو خط دایرہ، انجام ماہ ہم آغاز است

■ کہاں ہوں کہ حوں کا نکاح ہوا ہے ● دایرے کی طریت سر انجام ہوا رہا ہے

تلاش منزل مقصود میں کہاں جاؤں؟
”نہ بعدہ کی خبر ہے، نہ انتہا معلوم!“

فتنہ پائی

نسیم گلِ غمخوشی ، ترانہ پر دائر است
 کہ موجِ رنگِ گلِ این چمن ، رنگِ سار است
 نسیم گلِ غمخوشی سے ترانہ چلتی تری ہے • • • موجِ رنگِ گلِ این کے سار کا تار دائر ہے
 نسیم گل کی غمخوشی ہی ، نغمہ پرور ہے
 کہ موجِ رنگِ چمن ، تار ساز و نغمہ ہے !



نحسِ خلقِ خواباں دلِ شکار اند
 کمانِ شاخِ گل ، تیرت گدگد است
 نحسِ خلق سے خواباں دل شکار کرتے ہیں • • • کمانِ شاخِ گل تیرت گدگد کرتا ہے
 نحسِ خلق سے خواباں دل شکار کرتے ہیں
 شاخِ گل کے ترش کا، تیر تکت گل ہے !



چوں ہیوئے ساعت ، بلموں خایہ گردوں
 زیرِ قدم آں خاکِ نیا ہے کہ بسر است
 چوں گزری نہ بجا آئے کے جاوون نے ہی • • • اونا کسک ہے جو ہر قدم ہو ہر پہاڑ ہے
 ہاں ! ہیوئے ساعت کی طرح دیکھا اک دن
 آئے گی یہی سر پہ ، جو ہے زیرِ قدم خاک !

معیار بود مندی این باغ مگر قلم

سر ہا سر دار رسیده است بثمر نیست

نہ دماغ کے پھٹنے کا نہ دماغ کے پھٹنے کا نہ دماغ کے پھٹنے کا نہ دماغ کے پھٹنے کا

یہ باغ اس طرح پھٹتا ہے، جہاں تک نہیں نے سمجھا ہے

یہ سر جو دار پہ لٹکے ہیں، ان کو ہی ثمر جانو!



غافل مٹھو اے بے خبر، از شورش این بحر

آمد کلد امواج نفس، مرگ پیام است

اے بے خبر! مٹھو اے بے خبر، از شورش این بحر • اسوں و کمانی • چاہے مرگ ہے

شورش دریا سے ہستی سے کبھی غافل نہ ہو

یعنی، امواج نفس ہی موت کا پیغام ہیں!



احتیاج ما، حاجت چہد اکہار نیست

آنچه ما گم کردہ ایم از عرض مطلب، مطلب است

میری نہ درود، اکہار و کمانی ہند نہیں آتی • میں اپنی طلب کا سرکار نہیں کی ہا جتنا

اپنی محتاجی کا چہ چاہا، میری غیرت کے خلاف

اے خوشا! اس باب میں میری زبان خاموش ہے!

پہر حسرت پروانہ مالہ ام وازو
 ز شوق تیر من، آغوشِ این کہاں خالیست
 آہاں حسرت یہ رکھتا ہے کہ نہیں مالہ کروں
 میرے شوق تیر میں، خال ہے کب سے یہ کہاں؟



گوہر اٹھو، قہر توکل کرو د سار
 کشتیِ تمہیر ذر موجِ رضا اُفتادو است
 گوہر اٹھو نے توکل کی تمہاری بھی رہی، میری بھی تہ و چہ نہ سے ہے
 کشتی تہ میرا اب تیری رضا پر ملخضر



ذر قہرِ جسم، ساو سلامت چہ ممکن است
 ایں خاک سخت کھڑے آبِ بھائے ماست
 جس کی قہر میں بہہ رہا ممکن نہیں ● یہ مائے آب کا نہ بہہ سکی ہے
 مگر قہرِ جسم ہو تو خیالِ بھائے محول
 اس خاک کو فنا ہی بھائے کا مقام ہے

جان پاک از قہدن، بیدل جہد امت می کشد

کنج را، بجو خاک بر سر کردن ویرانه نیست

بیدل! جان پاک از قہدن، بیدل جہد امت می کشد ●●●

قہدن سے روح طاہر کرتی ہے بیدل! انور

اس خزانے لیے ہے خاک ویرانہ ہی خوب!

●●●

لحد حاجت ماہِ دہ بر انداز طلایت

ساک ہمہ جا، آئینہ رازِ کریم است

بیدل! لحد حاجت ماہِ دہ بر انداز طلایت ●●●

میری غرض نے تیرے کرم کو کیا ہے فاش

آئینہ کریم ہے ساک پہ ہر مقام

●●●

بیدل! ز جگر سوختل چارہ اندازم

باداغ مرا لالہ جلف، مہد قدیم است

بیدل! جگر سوختل چارہ اندازم ●●●

میں ممکن علاج سویش زخم جگر بیدل!

گل لالہ سے میرے داغ کا رشتہ انا ہے

از ہوا پر پاست بیدل! خاتمہ دہم خواب
در لباسِ ہستی ما، بجز نفس یک مار نیست



بیدل! مکاں خواب کا قائم ہوا پہ ہے
اک رعبہ نفس سے بچائے لباسِ زیت!



بر صیبِ فلق ، خورد و نگیزند عمر ماں
اے بے خبر من و تو خدا نیست بند است

تو اس سے صواب و غلط کی بات نہیں کرتے ● اے بے خبر! میں اور تو خدا نہیں، بند و بندہ

لوگوں کے صیبِ فاش نہیں کرتے راز دار
اے بے خبر! میں عہد خدا تو نہیں نہیں ہم



تا مثل و آئینہ کا انتخاب است
کجا رومِ ز در و دل کہ مدعا انتخاب است

تا ہی مثل اور آئینہ کا ہے دروازہ ہے ● اور دل سے کہاں جاؤں گے کہاں جاؤں گے کہاں جاؤں گے

تا مثل ہوں ، آئینہ کا ہے یہاں
کہاں نہیں جاؤں در و دل سے مدعا ہے یہاں

در بحر احیاج کہ موجش طہیدن است
 آسایشے کہ داشت لب بے سوال داشت
 عواضی کی موج ہے خوار ہے • ۱۰۰ • م سے حرف لب ہے سال ہے
 ہے بحر اچھوت میں موجوں کو اضطراب
 راحت نصیب، صرف لب بے سوال ہے



عافل ز شکست دل عاشق عواں بود
 معموری امکاں یہ ہمیں خانہ خراب است
 عاشق کے لئے دل سے ہے • ۱۰۱ • یہ وہی خانہ خراب سے آ رہا ہے
 رکنا خیال عاشق دل غم نصیب کا
 معمور ہے جہاں اسی خانہ خراب سے



فیض معنی ذر خور تعلیم ہر بے مغز نیست
 نشہ را، چوں بادہ، عواں ذر دل بیکانہ ریخت
 دل میں ہے مغرور • ۱۰۲ • ہر مغز سے مٹتی ہے خندہ بادہ میں کس قدر
 باب عقل و معرفت کھینچے نہیں بے مغز پر
 نے لکھی ہے نکت پانے میں سرشاری نہیں

زہد تو ہم، برادر ذمیع غرور طاعت

رحمت دیریں شبستان، پروانہ گناترسف

زہد تو ہم، برادر طاعت ہوئے نہ ••• اسی شبستان میں رحمت پروانہ گناترسف

زہد جلا تو اپنی طمع غرور طاعت

ہے غاصیوں پہ عاشق، پروانہ وار رحمت!



نظر بے در بزم مہاں، اگر نہا ہد گوہر ہاش

لے نواز مجلس نے، گردن مینا بس است

گردن مہاں میں سر پہ نہیں ہے تو ••• مٹلے سے میں نے دوزخ زور دیا کالی ہے

بزم سے نوشی میں گر نہ نظر ب نہیں ہے تو نہ ہو

لے نواز مٹلے نے، کلکٹل میں تو ہے



باصف قتل منں اور الالہ رخاں بچی میڑس

ایں قدر بس کہ گھونڈ گند گارے ہست

مرے قتل کا سبب لالہ رخوں سے ••• ان کو کا ہنای کالی ہے کہ چو نہ گارے

پوچھ مت لالہ رخوں سے سبب قتل مرا

اتنا کافی ہے کہ کہہ دیں کہ گند گارے یہا

بیدل! مہاش غزوہ سماں اعتبار!

ہرچند رنگ بال ندارد، پرندہ است!

بیدل! ہمارے رنگ بال نہ رکھتے ہوئے بھی ادا ہے

سماں اعتبار پہ بیدل! نہ کر غرور

اڑتا ہے رنگ گرچہ نہیں رکھتا بال و پیر



پادشاهی در طعم سیر چشی بست اند

کاسہ چشم گدا، گرید خود جام جم است!

تو مگر دراصل یہ چلی ہی تھی ہے ● یاد خیر خیر، نزدیک ہو تو ہر گز رہا ہے

بادشاہی ہے فسون سیر چشی میں یہاں

کاسہ چشم گدا، پیر ہو تو زحک جامِ جم!



از حیا با جب طبعان، بر نیاید لچ کس

آب در ہر جا کہ دیدم ہر دست روغن است

مہار، نہ پڑوں سے کس جیت سکے، دیکھ ● تپاں سے پتلی بھولنے سے ہو ہی جتی ہے

مقناش حرب طبعوں کے، حیا ناما کام رہتی ہے

کہ سلخ آب پر، روغن کو بالا دست ہی دیکھا!

آبرو خواہی ، معصم آستانِ خویشِ باش

اشکِ راہِ از دیدہ پذیر و نہادِ خوار کی است

آبرو چاہتا ہے وہ اہلِ ہمت تک کھڑے ہو کر ● تو انکو سے وہ ہاں نہ دے گا خوار ہوتا ہے

ہے اسی میں آبرو ، گھر سے قدم باہر نہ رکھا

آنکھ سے جو اشکِ نلکے خاک میں مل جائے ہے



داغِ زیرِ پاؤں آئیں بر سرِ دورِ دیدہ اشک

شمعِ راہِ ذرا بجھیں بوندِ چہ جائے کڑ میسٹ

ہاں وہ ہے مرشدِ سچوں و انسوئی ● شمع سے شعلہ ہی بہا سزا کا ہی نہیں

داغِ نیس پاؤں میں ہر پر آگ اور آنکھوں میں اشک

شمع کو اس بزم میں کوئی خوشی حاصل نہیں



عارف بخداے رسد از گردش چشمے
 در نیم نفس ، بحر ہم آغوش خواب است
 دامنہ پاک چپکے ہی دامنہ چل رہا ہے • سانس چے ہی مہربان سے ہم گزندہ ہے
 جھپکتے ہی پاک ، پہنچے خدا تک بے خطر عارف
 کہ اک ہی سانس میں ، پہنچے خواب آغوشِ ذریا میں



دل بیاور پر تو کھٹ ، سراپا آتش است
 از حضور آفتاب آئینہ ما ، آتش است
 دہڑے مسندِ نور سے آتش جلا ہے • آگے سر کا لے دستہ رہا • کد کد رہا ہے
 دل بیاور پر تو جلوہٗ انجم آگ ہے
 سامنے سورج کے آئینہٗ انجم آگ ہے



موج و اکف مشکل کہ گردو ، مخم قہرِ فحید
 عامے بے تاب تحقیق است و اسعد او نیست
 ہمارے دور یہ سحر ، کی ممانی میں جھٹیں • یا غلطی میں تحقیق ہے مگر اسعد نہیں
 موج و اکف ، اسرارِ دریا کو سمجھ سکتے نہیں
 خواہشِ تحقیق ، اسعدِ اد سے مشروط ہے

بیدل آں فعلہ کز و بزم چراغاں گرم است
یک حقیقت بہر از آید تاباں کلدہ است



بیدل اک ٹھٹھے سے ہے بزم چراغاں کی ٹود
اک حقیقت ہے کہ ہے روشن گر صد آئینہ



بہر ز و بال مینھاں دریں چمن بیدل !
کہ ہر طرف مگرے، جو قلنس ذروا نیست



کوشش پرواز بیدل اس چمن میں ہے شمر
باب نہیں سب ہی مقتل ہا بی زنداں کے سوا



خند رجب ذیل شعر کا ترجمہ قطعہ میں کیا گیا ہے
 عشق کا ہے ، قدر دان و رو پیدا می کند
 وسوں گر تا ابد نالہ دگر فرہاد نیست
 عشق تیری در کائنات دان پیدا کرتا ہے ● وسوں ، تا ابد فرہاد کرے زہرا (فرہاد) ہوگا

قطعہ

جس کے ذم سے عزت و درو بخوں پائے فروغ
 اب وہ آدم زلو! پیدا ہو یہ ممکن ہی نہیں!
 وسوں! چاہے قیامت تک رہے نالہ مناں
 دوسرا فرہاد! پیدا ہو یہ ممکن ہی نہیں!



گرفتہ است حوادث ، جہان امکاں را
 ز عافیت ، چہ زمین و چہ آسماں خالیست
 یہ جہان مکان حوادث کی زد میں ہے ● زمین پر و آسمان ، مکان میں سے ہے
 گرفت میں ہے حوادث کی عالم امکاں
 ہے عافیت سے ، زمین اور آسماں خالی

دلِ معنیٰ از حوادثِ مستِ خوابِ راحت اند

شورِ موجِ بحر، نزدیکِ صدفِ افسانہ است

دلِ معنیٰ حوادث کے بارِ بھٹی بندھتے ہیں • شورِ موجِ بحرِ صدف • افسانہ اور نہیں ہوتا

اہلِ معنیٰ پر نہیں ہوتا حوادثِ کا اثر

شورِ موجِ بحر، نزدیکِ صدفِ افسانہ ہے



شاخِ از گلشنِ جدا، معرُوفِ گلشنِ می شود

زندگی با دوستانِ عیش است، تنہا آتش است

گلشن سے جدا شاخِ درختی ہوتی ہے • دوستوں کے ساتھ زندگی بہ نفع و سود ہوتی

شاخِ گلشن سے چھڑکے نذرِ آتش ہو گئی

زندگی احباب میں پرِ لطف، تنہا آگ ہے



پچھلے کس چوں من در یہ حرامِ مرا مانا شد نیست

عمرِ درِ دامِ و نفسِ ضائعِ حُددِ و سیارِ نیست!

تلی میری طبع سے کیا میں مانا نہیں ہے • وہی تہ میں تھی اور سچہ نظر نہیں آتا

کوئی بھی ستھوم دنیا میں نہیں میری طرح

عمرِ بنجرے میں کٹی، دیکھا نہیں صناید کو

نشوی منکر سادہ بن جوئم بیدل!

کہ اگر چچ ہمارم، دل ویرانے ہست!

بیدل: یہ سادہ بن جوئم کا شعر ہے۔ یہ سادہ بن جوئم کی جین اور جہان بختاوس

نہ کر انکار بیدل اقورے سادہ بن وحشت کا

اگر کچھ بھی نہیں، میرا دل ویران کیا کم ہے

● ● ●

چشم وائمن، بحسن یز تک قدم بے پردہ است

کوش شو، آب تک قانون عدم بے پردہ است

آکر کول، عدم میں عدم سطر نہیں ● یہ کوشش کے اور سادہ بن جوئم

حسین یز تک قدم، جلوہ نما ہے دیکھو تو

خور سے سن، غم سادہ عدم بے پردہ ہے!

● ● ●

ازمہ ار اے فلک، مالک نباید زمین

زخم اس شمشیر، ناپید او ختم بے پردہ است

آج کل کی عادی کے لڑکے ہیں ● یہ شمشیر کا زخم کا شہد اور غم ظاہر ہے

بہر بانی فلک سے، ٹوک بھی مالک نہ ہو

زخم اس شمشیر کا بھی ہے غم بے پردہ ہے

آستانِ عشق، جواں گاؤں ہر بے باک نیست
 ہچ کس، غیر از جنیں آں جا قدم بر خاک نیست
 آستانِ عشق، کج خلق نہیں آواز ہے ● سجدہ نہیں، بولانی خاک ہر کتے کوں
 جنابِ عشق میں ہل اذب کی قدر ہوتی ہے
 قدم رکھتے نہیں یاں، خاک پر پیشانی رکھتے ہیں!

● ● ●

چوں سایہ باش یک قلم، آئینہ نیاز
 آں را کہ جہد و جدو بدن نیست، بندہ نیست!

●

مہجہ سایہ سر بسر جو جا نیاز مند
 گر جہد ہو نہ جدو بدن، بندگی نہیں!

●

عمریت، سرائیِ دلِ گم گشتہ بے ازم
 یارب! کجا ایں ورق از دفترِ من ریخت

●

اک عمر سے، تلاشِ دلِ گم گشتہ میں ہوں
 یارب! کتابِ زیست کا صفحہ کہاں گیا؟

بے محبت زندگانی نیست جُودِ تَنگِ مَدَد

خاکِ آن بدفرقی آن دارد کسبِ تنگِ دوست

محبت کے بغیر زندگی تنگ ہے • خاکِ چاہاں مارا، جس میں عمر محبت نہیں

گر نہیں محنِ محبت، زیست ہے حکِ جُود

خاکِ اِال اُس ساز پر، جو بے صدا ہے عشقِ بے



مُعت خاکِ من ہر پافرِش تسلیم است و بس!

سجدہ مارا، جینے و سرے ذرِ کار نیست!

میری معت خاک، سرِ دُشمن و اعانت ہے • میرا سجدہ، نہیں درِ کارِ حق نہیں

میری مُعت خاک، سرِ تا پا سرِ تسلیم ہے

میرا سجدہ، رہنِ پیشانی و سرِ برگِ گوشتیں!



عرضِ حالِ بے دلاں را، گنگو درِ کار نیست

گر دُش چشمِ مخیر، ہم آواے مُدعاست

ماشتِ بے حال میں گنگو کے حق نہیں • ان دُش چشمِ مخیر سے تمہاری اُمداد نہ ملے گی

عرضِ حالِ عاشقاں ہے گنگو سے بے نیاز

گر دُش چشمِ مخیر، بے بیانِ مُدعا!

تسویش انتظار قیامت، قیامت است
 مارا دماغِ این همه ابرام ناز نیست
 انتظار کی مدت کا عذاب، قیامت سے تم نہیں ● میں تمہارے مار ہاں بندھ سکوں
 تکلیف انتظار قیامت، عذاب ہے
 مجھ کو نہیں دماغ، اٹھاؤں تمہارے ناز!



جو زنجیرِ نفسِ بودن، دلیلِ ہوش نیست
 ہر کہ می بینی، بھیدِ زندگی دیوانہ است
 ہاں درجہ سے بگڑ ہوا، جو جلدی کس ● مدتی وقفہ میں عمامہ لٹکے بندھا کر ہے
 جو زنجیرِ نفس ہوتا، جس میں فرزاگی
 جو بھیدِ زندگی ہے، اصل میں دیوانہ ہے



اہلِ دنیا عاصقِ جاہلند، از بے دانش
 آتشِ سوزاں پیکشمِ کودکِ نادانِ زراست!
 دیکھو ۱۶ پانچویں کے سب سے مائتھ بیچ ● نادان بھی انکار سے کوسنا کہتا ہے
 خواہشِ جہ و حشم ہے اصل میں بے دانش
 طفلِ نادان کی نظر میں، آتشِ سوزاں ہے زہر

ہلکے پہ مار، حرف چمن را مفسر است

یارب! زبان نکہت گل ترنجان کیست؟

نہیں ہی مراد سے ترجمہ چمن کی ہے ● وہب نکہت گل ترنجان کی نہیں ہے

اگر حرف چمن کا جائے ہلکے مفسر ہے

الہی! بے زبان نکہت گل ترنجان کس کی؟

● ● ●

علاج زخم دل از گریہ، مے ممکن و ویدل!

بہنم بجے تڑاں کرو، چاک دامن گل را

بہر حال! نہ ہر کھانے روئے سے نہیں ● نہ سر طے چاک دامن گل سے نہیں

علاج زخم دل روئے سے بیدل غیر ممکن ہے

زفو، بہنم سے چاک دامن گل ہو نہیں سکتا

● ● ●

نسیم زلف ٹو، خجے گوشت از گلشن

ہلوز سلسلہ توجہ گل، بجوں خیز است

تیری زلف کی خوشبو سے گلشن سے گوری تھی ● نہیں اب تک ریکہ موچہ گل جس کی ہے

نسیم زلف تیری، مسجد گلشن سے گوری تھی

مگر ریکہ توجہ گل بجوں آمار ہے اب تک

ڈزہ نیست کہ خورشید نہائی ملکد

گردر لست چه قدر آید اندوختہ است

یہ ایک ڈزہ بھی نہیں جو خورشید مارے گا • تیری گردن جس قدر آئے رکھی ہے

کوئی ڈزہ جلوۂ خورشید سے خالی نہیں

آئینے کتنے یہاں ہیں، تیری گردن او میں

• • •

با مے باید تلف بیدل! ماجراے آرڈو

آنچہ دل خولم تلف، از عالم اوراک نیست

جس قدر تلے وہ اس سے کون کیسے نہیں • ہر لمحہ، ہر سانس سے لکھ ہے

ماجراے آرڈو، بیدل ہیں کیسے کروں

ماورائے سرحد اوراک ہے میرا حبیب!

• • •

زہد و تقویٰ ہم خوشست، نہ تکلف بر طرف

ذرد و دل را بندہ ام، ذرد ہر ذر کار نیست

تکلف بر طرف نہ تقویٰ سے اتنا نہیں مگر • میں ہر ذر ذر ہوں، ذرہ نہیں چاہتا

زہد و تقویٰ خوب ہے لیکن تکلف بر طرف

میں تمام ذرد و دل ہوں، ذرہ دوسرے کیا غرض

استقامت پس دو، اربابِ نعت را کمال

بهر معنی کو، بیدل! جو برے ذر کار نیست

اربابِ نعت کا حال بس قدرتی ہے یہاں ● جسے تلخ ہو (یعنی بولی) وہ آپ ذر کا نہیں!

استقامت ہی میں ہے، اربابِ نعت کا کمال

جسے تلخ کو، بیدل بے نیاز آب ہے

● ● ●

دور ہوا رازِ لکھن اے مغلطہ گستاخِ دست

آتشِ این زود نزد یکاست خولہ شامِ سوخت

اسے دست و درمطاف! اب محبوب سے دور ● اس دھوئیں کی آگ سے قیامِ محبت ہے

دور رہ اے دل سے مغلطہ گستاخِ دست

اس دھوئیں کی آگ ہے نزدیک شامِ جل نہ جائے

● ● ●

مہر کر گن اے حبیب، ہر سنگ جہاں محسب

گر زنِ این دھمیں عشرتِ خدا خواہد فلک

اس حبیب سے محبت جہاں محسب ● مہر کر ● اس دھمیں عشرت کی طرف توڑے گا

مہر کر اے مینا، سنگِ محسب پر مہر کر

اس غلوے نے کی گزرن توڑے گا اک دن خدا

بیدل ز دل غبارِ علاقہ نمی رود

سر شود چو صندل و این دردِ سر ز رفت؟

جوت خواہش کیا کاہلہ دل سے نہیں ہوتا ● سر صندل کی طرح کس کس تھا دور دور کیا

دل میں بیدل آج بھی گردِ علاقہ ہے بھری

پس کیا دل مثل صندل ، دردِ سر باقی رہا

●●●

کجا رویم کہ سر منزلی ہدست آریم

چونکہ دایمہ ، انتہا سہ ماہم آغاز است

●

تلاش منزل مقصود میں کہاں جاؤں؟

"نہ اجد کی قبر ہے ، نہ انتہا معلوم؟"

فلکہ ہل

●●●

آیزد خواہی ، نغمہ آستانِ خویش ہاش

اشک را از رویہ و پائپروں نہادن خواری است

■

بے اسی میں آیزد گھر سے قدم باہر نہ رکھ

آگکے سے جواشک ٹکے خاک میں مل جائے ہے

● مدحِ نعت ●

خوار بست بہر کج منش از راست زواں بحث

بر خاک قند تیر چو گیر د بکماں بحث

راست دنیٰ حجب سے محو رکھ کر غافل رہنا ہے ● پھیلنے سے محو ● دوائے خاک جانتا ہے

الچھ کر کج حراجوں سے طے کی ذلت و خواری

کماں سے بحث کر کے تیر خاک آلود ہوتا ہے

● ● ●

بے مغزی و داری بمن سوختہ جاں بحث

اے پلہ! مکن جرزو، آتش نکلاں بحث!

بے مغزی کے ہر جھجھکے سوختہ جانوں سے بحث ● دنیٰ بے غور و غور سے ساجد مل جائے گی

یہ بے مغزی کا عالم اور شوق بحث بھی ہم سے؟

اری زوئی! الچھ تعلقہ جانوں سے نہیں لچھا!

● ● ●

از عاجزی من جگر خصم کہا ب است

با آب کفد آتش سوزند و چساں بحث

میری عاجزی سے دشمن صہاک ہوتا ہے ● یمن آگ اپنی کاغذ نہیں لکھی

عاجزی سے میری دشمن کا گلیچہ جل گیا

آگ ممکن ہی نہیں پانی پہ قابو پاسے!

فسادہ ناتمام وازد ، حقیقت عالم تعریف
 تو دور خور کر سے کداری تمام کہند داستانِ حادث
 حجب و مہر ، لہذا یہ تمام ہے ●●● مرمت دکتا ہے کروستان جہن و عقل کر
 حقیقت کھنڈ تکمیل ہے دنیاے فانی کی
 تجھے مرمت ہے تو تکمیل کر دے اس کہانی کی



● ● ●

زبے قراری ما، فارغ است خاطر یار

دل گہر چہ خیر دازد از طبع بن موج

مری بہ قراری کا دل ہے نہیں ہوتا ● جیسے موجی روی کے تھینے سے نہیں کرتے

کچھ اثر نہیں ہوتا، میری بے قراری کا میرے یار کے دل پر

جس طرح دل کو ہر موج کے تلاطم سے، بے نیاز ہوتا ہے

● ● ●

نگرد افسانہ ہو گاں، علاج و شفا اشک

بہشتِ خس کہ تو اللہ گرفت دامن موج

پتھراحت سے افسانہ کی دشت کا نہ بنے جس ● پتھی پر عجب دامن موج نہ رہتا پتھر سے

آنسوؤں کی دشت کو ہزار کرہیں سکتیں، پتھریں شہد رہا ہیں

لہر کو سمندر کی، ایک ٹپھی بھر چکے، کیسے روک سکتے ہیں

● ● ●

گر لب از اظہار بندے اٹک ہو گاں می درد

تا کجا باید نہفت این مالہ مضمون احتیاج

گر لب اور آنسو چہاں کا بند توڑ دیں ● مگر وہ مضمون کا آئینہ دار نہ کہ اب چہہ کا

ہونٹ اور آنسو ہلکھ کر دیں گر چلوں کا بند

کب تک ظاہر نہ ہو گا، مالہ مضمون احتیاج

ٹھہار ٹھکودہ ز روشن دلاں نمی جو غم

در آب چشمہ آئینہ نیست ہیون موج!

روشن دلاں کے سینے میں لمحہ رفا ہے نہیں، آئینہ ■ آب چشمہ آئینہ میں موجوں کا شور نہیں ہوتا

دلِ روشن دلاں سے، کب ٹھہار ٹھکودہ اُلتا ہے

کہ آب چشمہ آئینہ سے موجیں نہیں اُٹھتیں!



●●●●●

عقاسرو برہیم، پُرس از فکر اچ

عالم ہمہ افسانہ دار و مانچ

●●●●● اس میں ہے کچھ۔ پچ ●●●●● مقررہ ہے اور ہم کچھ نہیں

نہیں عقاسلت، پچ نہ کچھ تو فکر سے

ہے مجھ سے مہارت یہ جہاں ہمیں ہوں مگر پچ

●●●●●

مارا چہ خیال است بہ آں جلوہ رسیدن

او ہستی و ما نیستی، او جہد و مانچ

اس ن جلوہ گاہ میں پہنچے، جہاد ہے ●●●●● اس کی اس کی ہستی ہے، وہ سب کچھ میں لائے

یہ خیال میرا عجیب ہے، مجھے جلوہ اُس کا نصیب ہو

وہ مژدہ اور عدم ہوں میں موی کی دہے اور میں کچھ نہیں!

●●●●●

ویدی عدم ہستی و چیدی الم و ہر

با این ہمہ عبرت عدمید از تو حیا پچ

●●●●● اس میں ہونے کی ہے، اس میں ●●●●● اس میں ہونے کے ہاں جو چہ شرم میں آتی

حیات معدوم ہوتے دیکھی، تم اٹھائے زمانے بھر کے

نہیں اپنے سامان ہاں عبرت نہیں نہیں آثار شرم تھیں!

بیدل! اگر نصیب مردِ برگِ کمالت

تحقیق معانی غلط و فکر رسا بیچ

ہوتا اگر تیرا ساتھ حالِ بکی ہے ● اور وہی تحقیق معانی و فکر رسا دراصل ہے

بیدل! ہے اگر یہی ترے علم کی پونجی

”تحقیق معانی غلط و فکر رسا بیچ“



● روئے صبح ●

اے کو اکب کل بھلائے چرخ و زرداں صبح

آفتاب آئینہ کا زوہ و زرد و جولان صبح

آئینہ و صبح بیکتا رہی سے بکول و سنا ہے ● آفتاب اس کی راہ میں آئینہ کارن کرتا ہے

صبح کے دامن میں ڈالے ہے فلک تاروں کے بھول

سورج آئینے بچھاتا ہے سحر کی راہ میں!

● ● ●

مرگ اہل سوز باشد، حرف سرد نامہاں

طبع رائق است، بیدل، جہش داناں صبح

بھوکا دل ہے جس میں دھڑکتا ہے ● بیدل میں ہے جہش داناں صبح

حرف دل آزار ہے ان ناموں کا حرف سرد

جوں، لہو و صبح بیدل! طبع کو پیغام موت!

● ● ●

● مدح "خ" ●

تھل ارباب ہوں، ہر اہل دل مکروہ نیست
گر بخون گاؤ، ساڈو ہر ہمن ڈکار سرخ

رباب اور گنہگار اہل دل خدا نہیں جانتے ● جب ہمن گاہے کے خون سے رنگا دور تکا ہے

تھل دشمن میں تکلف کیوں کریں بحر دل
گر ہر ہمن گاہے کے خون سے رنگے ڈکار کوا

● ● ●

خون حسرت کشمگاں دور پر دور تک حساست
دامن قاتل خود دتے کہ ساڈو یار سرخ

حسرت کے دھون دامن دامن تک جا ہے ● حاسے ہر شارت دور دامن قاتل ہی ہے

خون ہے حسرت زدوں کا اصل میں رنگ حنا
دامن قاتل ہی سمجھو سرخ وسف یار کو

● ● ●

مطر بے در بزم خستیاں گر ناشد گوہر ش
لے نواز مجلس نے، گردن مینا بس اسف

●

بزم نے نوشی میں گر مطرب نہیں ہے تو نہ ہو
لے نواز مجلس نے، ٹکٹل مینا تو ہے!

باص قتل من از الہ زخاں یکتا نہیں
 ایں قد ریں کہ جگہ بند گارے است



پوچھ مت لالہ زخوں سے سہ قتل مرا
 اتنا کافی ہے کہ کہہ دیں کہ گدہ گارے یہ!



مہلب شیریں ادائیں، بامیں ابرام تلخ
 از نقاشاے ہوس کر دم نے ایں جام تلخ
 اہل شیریں سے لہو سے سہ سے گہو گہو ● گہا سے ہوس نے سہ ہوس سے دہا گہو

اُن لب شیریں ادا پر چھا گیا تلخی کا رنگ
 کر دیا میرے نقاشوں نے نئے شیریں کو تلخ



امتداد عمر برد از چشم ما ذوق نگاہ
 مہکتی ہا کرد آخر مطر ایں بادام تلخ
 ہر دو نے کوئی جانی تہہ سہری ● ● ● ہر دو نے کوئی جانی تہہ سہری ● ● ● ہر دو نے کوئی جانی تہہ سہری

احمد از عمر سے کم ہو گیا آنکھوں کا نور
 یعنی آخر کار یہ بادام کڑوے ہو گئے

● مدح و ●

بر غفلت انفعال و یہ آگاہی اہساٹ

ہر کہ ہر چہ می رسد از مصطفیٰ رسید

منہا چہ محض در فعل نہ ہر حق ہو ● محمد تک ہو یکہ ہوہا جستی ہی سے پہا

غفلت و آگاہی و نیکی و بدی پر رد فعل

زہدگی کا ہر سلیقہ مصطفیٰ ہی سے ملا

● ● ●

زور سے کہ گذشتے زہر خاک شہیدان

ہر گرد کہ ذرہ پاے تو افتاد ، سرے بود

حاکم شہیدان سے گزرتے ہوئے ● یہ روز جو ترے پاؤں پہا ، ایک سر ہی

جس روز تو گزرا تھا سر خاک شہیدان

جو ذرہ ترے پاؤں پہا ، سر تھا کسی کا!

● ● ●

ثابت قیام و شیب زکوع و فنا نمود

در ہستی و عدم نخواستن جز نماز کرد

جوانی تمام وجود زود گزشتہ اور فنا کرد ہے • ہستی و عدم نور کے ساتھ ہیں

قطعہ

قیام یعنی جوانی ، بڑھا پا یعنی زکوع

فنا علامت مجدد ہے بندگی کے لیے

یہ راز کاش سمجھ لے تو زندگی بن جائے

حیات و موت ، صہادت ہے آدمی کے لیے

• • •

ذر طلسم جبریم از خواب غفلت چارہ نیست

ہیش وارد سایہ دیوارے کہ مایل می نمود

کر ز طلسم وی از خواب غفلت سے چارہ نہیں • ہیش مایل می نمود

زیادہ نیند سے چارہ نہیں ہے عہد جبری میں

کہ دیوار خمیدہ اور سایہ دار ہوتی ہے

• • •

گا ہے ہکتہ می رزم و گہ بسوے زیر
دیوانہ ام ز بر طرغم سنگ میزند
کسی نیلے طرف ہا ہا ہوں کسی دنی سے ●●●
کبھی کعب کی جانب اور کبھی بہت خانہ جانا ہوں
میں دیوانہ ہوں مجھ پر ہر طرف سے سنگ آتے ہیں

●●●

کوشش موج و قطرہ ہا ہا مقدم است ہا محیط
ہر کہ بہر کہا رسد، از تو جدا نمی رسد
سوی او قدم ہیں و شمشیر سے قطع ہیں ●●●
موج اور قطرے بہ ہر صورت سمندر کے اسیر
کوئی بھی، چائے کہیں تجھ سے جدا ہوتا نہیں

●●●

سر یزین گندہ را بچ بلا نمی رسد
سایہ نمک عاجزی ایمن از آب و آتش است
عاجزی سایہ نو ہائی اور نمک سے بچتی ہے ●●●
عاجزی سے سایہ سرد و گرم سے محفوظ ہے
سرخیدہ نمک کوئی آفت پہنچ سکتی نہیں

از حوادث خاطر آراو مانگیں نمد

جیبہ ایں بحر ارسنی ہو اُپر چلیں نمد

بحر ارسنی ہوا سے اٹھ اٹھ کر آئے ہیں اس سمندر کی طرف سے

حوصلہ مندوں پہ طوفانِ حوادث بے اثر

اس سمندر کی جہیں ہوتی نہیں بے پُر حکم

● ● ●

نظف کھل ہم چھی اقبالِ خواب است

بے مغزے اگر صاحبِ افسرِ عہدہ باشد

اس کو ہم چھی تو صاحب کی جگہ سنی ● ہے تو ٹوٹی بے طر صاحبِ اقبال ہے

کسی چائے کی بھگتی، ہو گیا مثلِ خوابِ سفر

اگر بے مغز کوئی صاحبِ تاجِ شہی ظہرے

● ● ●

اے برگِ گل بلند است اقبالِ پائے پوشش

رنکِ حناست آنجا، کس دسترس نہ از د

رنک کو گل ہارے ہوں کچھ سے حناست ہے ● رنگ حنائے حنا ہر کسی سے مل نہیں ہو سکتا

بلند کُچھ ہا پوس یار ہے اے گل

سوائے رنگِ حنا، دسترس کسی کو نہیں

اشفاق است آنکہ ہر دشوار آسان می کند
 ورنہ از تہ پیر یک ناخن گروہ نتوان کشود
 مثال سے ہر دشوار آسان ہو جاتا ہے ● ورنہ ایک ناخن سے کچھ نہیں کھینچ سکتے
 سہل ہو جاتی ہے ہر مشکل پہ یہی اشفاق
 ایک ناخن سے گروہ کھل جائے ممکن ہی نہیں

● ● ●

چہ بکندی و چہ بستی، چہ عدم چہ ملک ہستی
 فقید و ایم جائے کہ کس آرمیدہ باشد
 باندگی یا امن یا عدم دستی ● نہیں تو کہ کسی جگہ کوئی آرام سے ہے
 وہ بکندی ہو کہ بستی، ہو عدم کہ ملک ہستی
 کوئی بھی، کسی جگہ بھی، آرام سے نہیں

● ● ●

رلاست جاوید در ضبط عنان آرزو دست
 بال و پر گر جمع گردد آشیانے می خود
 رنجی نکلن آرزو و کام دینے سے ممکن ہے ● وہ اپنے ساتھ آشیانہ ہی نہ پاتے ہیں
 ضبط آرزو ہی سے دل نکلون پاتا ہے
 بال و پر سمٹنے سے آشیانہ بنتا ہے

بیدل! سہاش عُرۃ سامانِ اظہار
ہر چند، رنگِ بال ندارد و پندہ است



سامانِ اظہار پہ بیدل! نہ کر عُرور
اڑتا ہے رنگ، مگر چہ نہیں رکھتا بال و پر!



ذرۃ نیست کہ خورشید ثنائی نکلے
گردِ رنست چہ قدر آئینہ انداختہ است



کوئی ذرۃ جلوۂ خورشید سے خالی نہیں
آئینے کئے یہاں نہیں تیری گردِ راہ میں



برائے خاطرِ غم آفرید

طلیلِ چشمِ من غم آفرید

غمِ رے دل کے لیے ہوا دھماکا لی ہوئی آنکھوں کے ہیلے

جرے دل کے لیے غم کو بھایا

بے آنسو مری آنکھوں کی خاطر

جہاں خوں ریز بہا داست بخدا

ہر سال از محرم آفریدم

بہا جہاں خوں ریز ہے بہار ۱۰ سال کی بھرا محرم سے ہوتی ہے

ہے بنیاد جہاں خوں ریز رہی رہا!

ہاے سال ہے ماہ محرم!

●●●

جہاں جوش بہار ہے نیازست

ہیک صورت دو گل کم آفریدم

دہا سن بہار ہے یا کی ن آج ہے ۱۰ کر مر گل دو گل ہی کمی ہائے سن

عجب ہے یہ بہار ہے نیازی

ہیک صورت ہائے کم ہی دو گل!

●●●

دل بیدل! ہمارم چارہ از داغ

تکلیں را بپر خاتم آفریدم

بہا تہا سے دل کو داغ سے ملے ۱۰ مجھے کو غمی کے لیے ہا ہا ہا

بیدل نہیں ہے دل کو مرے داغ سے مفر

تخلیق اس تھیں کی انگوٹھی کے واسطے

نہ غور سے نہ مستے، جست بیدل!

و ماغت از چہ عالم آفرید مد؟

بہتر! نہ غور ہے نہ مست • آفریدہ کس عالم سے مد ہے

تجھ پہ بیدل! نیکہ ہستی اثر کرنا نہیں

جانے کس عالم سے ہے تیرا دماغ

•••

معصیت ذر ہار گاؤ رحصل

خندہ ہا پر بے گنا ہے می زلم

اس کی دیکھت ہی • معصیت • بے گناہوں کی فہم • دہی ہے

معصیت اُس ہار گاؤ لطف میں

خندہ و زن ہے بے گناہوں پر بہت

•••

رائف جاوید ذر ضبط عتاق آرژوست

بال و پر گر جمع گردو آشیانے می خود

رخی نکلن آرژوست دہی سے مد ہے • دل و پست • آشیانے میں جاتے ہیں

ضبط آرژوستی سے دل نکلون پاتا ہے

بال و پر سمٹنے سے آشیانہ بنتا ہے

بے فکر آشکار مکرر و جہاد مرد

تجربہ سے یاد تک اعتبار مرد

فلاس میں مرد کے جوہر کھلتے ہیں ● یہ غنی مسکین کے اعتبار کی کسوٹی ہے

بے زاری میں مرد کے ہوتے ہیں جو ہر آشکار

بے یہ بختی کسوٹی ہمہ انسان کی

● ● ●

چوں یقین منحرف افتادہ و ایل بالید

راستی رفت کہ ممنون عصایم کردند

مہم نہیں کہ ہوتا ہے و ایل ہمارے ہے تک ● جہاد مکتوبہ تو صافی لہر ہے ہوتی ہے

بے یقین انسان لیتا ہے دلیلوں کی مدد

قد جھکے تو آدمی ہوتا ہے ممنون عصا

● ● ●

ذرحمت نیز رنگ زرد دازد اعتبار

ہر کے راہم مع عزت روشن از زری شود

محبت ہی بھی زرد رنگ کی امید ہے ● ہر ان کی اپنے حوالہ کی شمع زرد سے روشن کرتا ہے

ہے محبت میں بھی رنگ زرد و عالی اعتبار

روحین زرد سے جلاتے ہیں سبھی جمع وقار

قدش کسو ہستی نمی توان دریافت

حریر و ہم بوج سراب می یافند

نہ ہستی کے ہے پکار، ستیاب نہیں ہو سکتا ● کیا ہے تو سراب سے رش و ہم نہ جاے

قدش جامہ ہستی نہ ہو سکا دریافت

حریر و ہم پہ تار سراب بکھا ہوں



چہ حاجت مطرب و مکرطرب گا و محبت را

کہ از یک دل طبع نہ کار چندیں سازی آید

طرب و محبت دوا سے مطرب نہ ہو سکتا ● کیوں نہ تڑپ کی ساروں کا کام رہتی ہے

نہیں حاجت مُقننی کی طرب گا و محبت میں

کہ دل کی اک تڑپ سے سیکڑوں نفے نکلتے ہیں



خُن در پردہ خوں سازے بد است از عرف اظہارش

کہ از تحسین ایں بے وانشاں، و شنام می خیزد

ناموشی افسانے سے ہے جو تیرے ہے ● کہ ان ہے دانشوں کی قمیصیں تیرے و شنام ہے

رہو خاموش کم فہموں کے آگے یہ ہی بہتر ہے

کہ ان بے وانشوں کی داد بھی و شنام ہوتی ہے

دوش، جبر و اختیار کے محکم تحقیق داشت

مُجُزِ کَیْرَتِ دَمِ کَرِ عِدَلِ اچھ ساڑو بندہ بود؟

فل مرتباً بعد و تھیں جہ و اختیار کی ● جو تہ تہت روئی سوش ہوا چا را بندہ بود

مفلسگو تھی اختیار و جبر کی تحقیق میں

بندہ مجبور عِدَلِ، ذم بخود سُکُتا رہا!

●●●

خزباتِ یقین فرقی ندارد عِرف و مَظَرُفِش

نئے و مینا ہماں، یکدست انگور می باغِ

ہاں یقین عِرف و مَظَرُفِش عِرف میں ہے ● وہ گھڑک دت شر پادشاہ شرب ہے

فرق ہم کرتے نہیں دُش عِرف اور مَظَرُفِش میں

دائے انگور خود میں، نئے بھی ہے، مین بھی ہے

●●●

مَن و ساڑو کاہِ خود فروشیہ چا عِرف است این

جکونے ایں فُطو لے، ذر سرِ مَظَرُفِش باغِ

میں اکاہِ خود فروشی مَن و ساڑو کاہِ خود فروشی ہے ● یہ مَن و ساڑو کاہِ خود فروشی ہے

سجاؤں میں ذکاہِ خود فروشی، یہ نہیں ممکن!

یہ سودا تو فقط مخصوص ہے، مَظَرُفِش کے سر سے

بحرف راست نیاید پیام مشاقل

مکر طہیدن دل، بے لپ و دامن گوید

۱۵۔ تمنا اس مخلوق سے جان نہیں بوسکتا ❁ مگر یہی وہ ناپ ہے کہ وہ ان کو جاتی ہے

میاں افشکوں میں ہو سکتا نہیں پیغامِ مشائخاں

مکروں کی تڑپ ہر بات بے لفظ و زباں کہہ دے

• • •

ہر موج نیست قاتل گوہر دریں محیط

از صد ہزار ریشہ چکے دان می کھد

اس مسئلہ میں یہ برسرِ وقت ہے کہ کیا یہ فیصلہ اصول و ضابطہ کے مطابق ہے یا نہیں؟

مگر بننے کے قابل ہر کوئی دانہ نہیں ہوتا

ہوں قطرے لاکھ محبوب صدف بس ایک ہوتا ہے

جھوکا ہش جاں یست ز ہم صحبت سرکش

گنریاں : دو آل موم کہ با فعلہ ہدیہم اسے

میں نے ملو اے رنج سرش کی زفاقت سے

کدریم غلط ہو کر موم کو ردائی پڑتا ہے!

از حیا با چہ لب طبعاً بر نیاید یگانگی کس
آب زور ہر جا کہ دیدم از بر دست روغن است



مطالعہ چہ لب طبعوں کے حیا نام کام رہتی ہے
کہ سلع آب پر از روغن کو ہا اذ ست سی دیکھا!



آہ ازیں جلوہ فرد شان مرؤت دشمن
کز تقافل چہ قدر آئینہ آہن کردند
آہ ان مردہ دشمن ہوا دشمن نے ● چہ محال سے سجدہ؟ یوں و نہ نہ ہو ہے

ان حسینان جفا پیشہ، تم کبھی نہ، آہ!
اپنی بے مہری سے کتنے آئینے مٹ کر گئے



رہرو از رنج سفر چارہ مازد بیدل!
موج دائم ز صوب آبلہ پاواز د
جوت راز و رنج مہربانی نہا ہے ● صوف کے پاؤں میں مہربانی نہا ہے

مسافر کو بھلا رنج سفر سے کب مفر بیدل!
اسیر آبلہ رہتا ہے پائے موج بھی ہر دم

ناحشر رو سیاہی داغِ خجالت است

مرداں دے کہ چوں سہرا ز پشت رو کنند

ناحشر میں سے نہ پھر رو سیاہی نہیں چائے گا ● مرد گر دعائے طرے سے نکالے

چائے گا ہرگز نہ داغِ رو سیاہی حشر تک

مرد گر میدان سے منہ پھیر کر دکھلائے پیٹھ

● ● ●

اے خوش آن جو کہ از خجالت وضع سایل

لب با ظہار نیا ز نہ پای بخشند

اے خوشامد واکر سایل نہ خط آرا کے لیے ● لب سے پیسے ہوا اے سے حلا کرتا ہے

اے خوشامد! ہے خط و قار سائل

خط کرتا ہے ہمیشہ واہ طلب سے پہلے

● ● ●

بجناپ کرم افسون و راعِ پیش ہر

بے گناہی، مجھے نیست کہ آنجا بخشند

کرم کے طور زہر دھتورئی کی لڑائی نہ کر ● بے گناہی، وہ نہا ہے مجھ سے نہیں بخشا ہا

زُحد و تقویٰ کی نمائش نہ کرو ویش کریم

بے گناہی، واہ گنہ ہے نہیں بخشش جس کی

خانہ داری دیگر است، سحر انوردی دیگر است

تاب و شکنجہ نثار دآں کہ بختوں می شود

خانہ داری اور سحر انوردی میں فرق ہے ••• جو بختوں کو پانے اور شکنجہ نثار دشت نہیں کرتا

خانہ داری اور بے سحر انوردی اور ہے

ہو نہیں سکتا بھی دلشک جو بختوں ہوا

•••

در سواد فقر گم شو، رنڈہ جاوے باش

در ہمیں خاک سیاہ آب بکاشیدہ اند

سواد فقر میں گم ہو رہی رہتی حاصل رہے ••• آب بکاشیدہ اند کہ میں پاشیدہ ہے

بے سواد فقر میں راز حیات جاوداں

بے اسی خاک سیاہ میں چشمہ آب بکاش

•••

ز بے تابانی چراغ غلبت دل کردہ ام روشن

مچلی فرش ایں آئینہ از سیماب می گردد

بے تابانی سے بے تاب غلبت دل روشن کہ ••• اس آئینے سے فرش مچلی در سے نہ مرہون ہے

کی ہے روشن صبح تہائی دل بے تاب سے

فرش آئینہ بھی روشن ہوتا ہے سیماب سے

اگر عشق بھٹاں کفر است بیدل!

کے مجھ کا کفر ایمانے ملا تو

بھٹاں اگر عشق جو کفر ہے ● کفر کے حوالہ دینی صاحب ایمان میں

اگر عشق بھٹاں ہے کفر بیدل!

تو مجھ کا کفر کوئی مومن نہیں ہے



شیخ را انجام کار از تیرہ روزے چارہ نیست

عزت اس انجمن آخر مدلت می شود

شیخ را تمام کاروں کا دو دن کا ہے ● مدلت کی عزت کا کاروبار ہو جاتی ہے

دیکھنا ہے آخِر شیخ کو روزِ سیاہ

عزت اس محفل کی بن جاتی ہے وقتِ صبح تک



دل خاکِ سر کوے وفا لہ چہ بجا لہ

سر ذرا رو تیغ تو فدا لہ چہ بجا لہ

دل کو سر کوئی خاک ہو گیا ہی تھا ● سر تری تو رہی را کسی نہ ہوا گیا ہی تھا

دل ہوا خاکِ سر کوے وفا خوب ہوا

سر ہوا تیغِ چہ تیری جو فدا خوب ہوا

دل قطرۂ اشکے لحد و لعلطیدہ پیاہت

میں خوں خندہ ہم چشمِ حنا خندہ چہ بجا لحد

دل قطرۂ اشک کے دل سے دھن دھن پڑا رہا ● دل میں خون توڑ رہا ہے تھکا ہوا دل نہایت دھن دھن

میں کے آنسو دل مرا قدسوں پہ تیرے گر گیا

گو پاخوں ہو کر ہو ایشی دھن ! لہتا ہوا

● ● ●

با زوے تو گل افسانہ طرہات زوآن زو

پا مالہ رو باد صبا لحد چہ بجا لحد

گل سے زوے کے گل افسانہ طرہات زو ● دل میں دھن دھن پڑا رہا دل نہایت دھن دھن

کی گل نے تھکی ترے رخسار کے آگے

گستاخ کو پا مالہ کیا باد صبا نے !

● ● ●

کیئے قصم بہ اندیش ملائم گفتار

میش خار بست کہ در آب نہاں می باشد

زمین بہ اندیش و یہ مٹھو یہ تھکا ہے ● تو و خاری رنگ دلی میں ہوا ہے

گنگوے نرم دشمن کیئے پوشیدہ ہے

جیسے ٹوب خار پانی میں نہاں ہو جائے ہے

ہر ملک سایہ ام عبرت نماے چشم مغرور راں
مرا ہر کس کہ می بیند نگاہے زہر پا دارد
مرا سوہلو در نگاہوں کے ہے مریض نہ ہے • مجھے ہو گی یقیناً اس دوا مرہ پا نہا ہے

میرا سایہ دریں عبرت ہے پئے اہل غرور
دیکھنے والا مجھے، دیکھے ہے آخر زہر پا



نسیم زلف تو، منجے گوشت از گلشن
ہنوز سلسلہ موج لعل، بجوں خیز است

نسیم زلف تیری منجہم گلشن سے گودی تھی
مگر ز بجیر موج لعل بجوں آمار ہے اب تک!



ہلکے پہ نالہ، حرف چمن را مفسر است
یارب! زبان تکبہ لعل ترنماں کیست؟



اگر حرف چمن کا نالہ ہلکے مفسر ہے
الہی! ہے زبان بہت لعل ترنماں کس کی؟

نمی باشد ز ہم ممتاز نقصان و کمال این جا

خط پر کار و بر ایند اے اجھا وارو

یہاں نقصان اتناں میں طے نہیں ہے • جاہ کاری ہر جہاں ہوا رہتی ہے

یہاں ممکن نہیں ہے فرق ناقص اور کامل میں

خط پر کار کی ہر جہاں میں اجھا بھی ہے

• • •

سائنل رُعبہ افکار پیدا می کند بیدل!

بناموشی فلسفہ سوخت مریم شد

بیدل تشریح نہ کیا کرتے تھے • مریم نے لٹریچر بنو مسکا ہے نہ

بلکہ افکار خاموشی سے پیدا ہوتے ہیں بیدل

رکھا مریم نے چپ کار و ز تو عیسیٰ ہوئے پیدا

• • •

ز وہم تعجب طرف کم نخواستی شد

نخید اگر قطرہ بقطرہ ہم نخواستی شد

کسی صورت کم طرفی کا لازم نہ ہے • اگر سندر نہیں بن سکتا قطرہ بھی نہ

کسی صورت نہ لے لے لے کم طرفی کا اپنے سر

سندر نہیں بن سکتا تو قطرہ بھی نہ بن برگز

سحر طلوع گلِ ذُعا کہ مرادِ اہلِ ہم رسد

دلِ سرورِ مردِ حرمِ راہِ بند و آہِ و الم رسد

سحر کا وقت ہے دعا کہ دلِ شک کہم اور گلِ ہر دور و دور و دور و دور رسد

ہے سحر طلوع! ذُعا کرو کہ مرادِ اہلِ ہم لے

دلِ سرورِ مردِ حرمِ کو ہمہ آہ و زور و الم لے

(بیدل کے صنعتِ غیرِ موقوفہ شعر کا ترجمہ بھی صنعتِ غیرِ موقوفہ میں کیا گیا ہے)

● ●

بے زبانی ہاے بیدل! عالےِ راداع کرو

از خموشیِ برقِ ایں آتشِ خشک تر رسد

بے تابی ہے روئے کس نامِ بیدل ہے ● خموشیِ ایں کس کے لعلِ شک و ترسک بھی ہے

کر دیا بیدل! خموشی نے مری دنیا کو راکھ

خشک و ترسک ہے رسائیِ آتشِ خاموش کی!

● ● ●

کس نیامدِ محرمِ رازِ نفسِ دُردِ یہ نم

ورنہ ایں صمغِ خموش از دُودِ مانِ مالہ بود

کئی بھی چنے میں گھٹ ہاے ● خاتمِ محرم نہیں ● ورنہ یہ صمغِ خموش خاندانِ مالہ سے ہے

آہِ جو دل میں گھٹی اُس کا کوئی محرم نہیں

ہے یہ صمغِ بے زباں بھی خاندانِ مالہ سے

سرور جیب آزاد است از قراکب آفت ہا
 تعلیم گوشہ دل تھم آہوے حرم دارو
 گریباں میرزا آفت سے محفوظ رہتا ہے ● گوشہ دل میں تعلیم آہوے حرم کی مثال ہے
 گریباں گیر سر آزاد اور آفت سے رہتا ہے
 تعلیم گوشہ دل، مثل آہوے حرم نظیرا



خاکدان دہر بیدل! مر کو آرام نیست
 خواب ما آخر پر میں بستر پریشاں می شود
 بیدل! خاکدانِ مادہ مادی بیدل نہیں ● خواب اسی بستر پر بکھر جائے گا
 خاکدانِ زندگی بیدل نہیں جائے سکون
 منتشر ہو گا اسی بستر پہ خوابِ زندگی



ایں زمین و آسماں ہنگامہ شورا ست و بس
 گر بود آسودگی در عالم دیگر بود
 ہنگامہ شور کے آسماں و زمین آج بھی نہیں ● رمت ک اور مادہ میں ہے جہاں نہیں
 یہ زمین و آسماں بس شور ہے ہنگام ہے
 اور عالم ہے، نہیں ہے جہاں آسودگی

بگھٹن گر جویم وصف لعل مغروش ہو
 بحسرت شاخ گل از آستین ساغر بدون آرد
 لعلس عیار سے کہہ دو آئینہ صدف نہ • شاخ گل عاصی سے مٹا دے
 جو گلشن میں لب لعلیں میگوں کا کروں چہ چا
 تو شاخ گل لے ساغر، گداہی کے لیے نکلے

• • •

کشادہ دل خواں خواستن ز قطع امید
 بنا خنہ کہ بریدہ غلغلہ وانشود
 دہاں سے خار و دی کی طوائف • کہ • بکے ہوئے دھن سے گرہ لیں کھل

نہ ہول جنگ کیوں انسان جب مایوس ہو جائے
 گرہ کھل ہی نہیں سکتی اگر مایوس بریدہ ہو

• • •

چہ افسوست یارب! چشم بند یہاں اُلفت را
 کہ ٹہلک چو چمن، پروانہ چو محفل نمی داند
 ہی چشم بند نہ اُلفت • یہ کیا درد ہے کہ • میں وہ دانت چمن محفل سے • کچھ نہیں جانتے

یہ کیا جاو کیا یارب! نظر بندان اُلفت پر
 کہ ٹہلک بس چمن، پروانہ بس محفل پہ شید ہے

دل باز بہ جوشِ یارب! آم

شب رفت و سحر شد، شب آم

دل میں بحرِ بختِ یارب! گویا ● رات گئی سحر ۔ سولہ رات اگلی

دل میں بحرِ ہنگامہ آوازِ یارب! ہوا

رات گزری ہون نہ نکلا، رات سحر سے آگئی

● ● ●

از اہلِ ذوقِ حیا مجھ عید

اخلاق کجاست؟ مصعب آم

ہاگوں میں جو عیش ۔ نر ● ان میں اخلاق کس مصعب ہو

عکراؤں میں نہ کر طلق و مروت کی تلاش

ان میں اخلاق نہیں، بکڑا مصعب آیا

● ● ●

بیدل! نغمہ زم زمِ چارمِ تحقیق

آپہ ہر سب منِ شب آم

بیدل! میں تحقیق ● آوازِ زم زم ● آئندہ رات و سحر ہاتھ تو

بیدل! مجھے تحقیق کا موقع نہ ملا

آئندہ مرے ہاتھ میں شب کو آیا

خٹوں پرل، خاک، سر، آویلب، اشک، ہشتم

ہے جہاں تو چہا پر من مسکس آمد

دیں توں ہم چاہتے ہیں کہ انکو میں جتنی سے جتنی ضرورتیں مل سکیں یہ کہہ رہا

لیوں پر آہ دلِ بے خون، آئسو آنکھ میں اور خاک ہے سر پر

تری فرقت میں اس مسکین پہ کیا کیا ہفتیں ٹوٹیں



ار عاجزی من جگر خشم کباب است

از آب کد آتش سوزند و چسب بخت



عاجزی سے میری دشمن کا کلیجہ جل گیا

آگ ممکن ہی نہیں پانی پہ 64 ساکے



تجارب حکماء و روشن دلائل نمی جوید

ذرا آب چشم آید، نیست شیون موج!



دلی روشن دلاں سے، کب کہا رہا کہ وہ اٹھتا ہے

کہ آپ چشمہٴ آئینہ سے فوجیں نہیں اٹھتیں

ہستی میرے پیچ کس آسودگی نہ خواست

مگر دوست میں کندہ ہو، دشمن چہ می کند

رومی کسی دوسرے دیکھا نہیں چہ حق ● جب دوست چاہتا ہے تو دشمن یا تو ہے یا

ہستی کسی کے واسطے راحت طلب نہیں

یہ حال دوست کا ہے، تو دشمن سے کیا امید

● ● ●

در جستجوے مان نہ کشتے زحف سراغ

جائے رسیدہ ایم کہ عکافنی رسد

میرے سراغ کے ہے تو جستجوے سر ● جہاں میں جہاں میں وہ کی جگہ کی جگہ

میری تلاش میں تو زحف سراغ نہ کھینچ

میں اس جگہ ہوں کہ عکافنیس پہنچ سکتا

● ● ●

نیت دیوانہ ز کیفیت صحرا غافل

از جنوں ہم سبق ہوش گرفتار وارو

دیوانہ صحرا کی نیت سے ہے نہ نیت ● وہ جنوں سے بھی ہوش کا سبق حاصل نہ رہا ہے

کیفیت صحرا سے دیوانہ نہیں غافل

نیکی ہے جنوں سے بھی اور اس خود آگاہی

گلِ بسر، جامِ بکف، آن چمن آئین آمد

میکشایں مُودو، بہار آمد و رنگین آمد

وہاں چمن چلچل برہا، بکف ہوئے • میکشایں وہ نہ بہار تھیں اور حلی کے ساتھ آئی

گلِ بسر، جامِ بکف، وہ چمن آرا آیا

میکشو! مُودو کہ عید گل و بادو آیا

• • •

غیر من زیں فلولم حیرتِ خباہے گل نہ کرو

عالمے صاحبِ دل است لہا کسے بیدل نہ

من کرو نہ میں ہر نہ حراوی صاحب • عالمے دل نہ بہت تھیں گھبراہٹ میں

کوئی اس فلولم حیرت میں نہ پائے نہ ہوا

صاحبِ دل تو بہت نہیں کوئی بیدل نہ ہوا

• • •

خطف کش از خلق و باظہارِ غنا و کوش

ہر چند بدست تو زرو و مال باشد

قامتِ ظہار، ہر چند پھیلا • ہر • ہر چند کہ تو زرو و مال میں رکھتا

خطف نہ اٹھا خلق سے، اظہارِ غنا کر

ہر چند ترے پاس زرو و مال نہیں ہے

شکوے کہ وارو جہان قات

بنا قات و قیصر ہاشد ہاشد

یہ خوار و ثبات جہان قات میں ہے • اور وارو قاتان دقتہ میں ہیں

قات میں جو ہے شکوہ و بخل

وہ خاتان و قیصر میں برتر نہیں ہے

• • •

فروش بے حرہ مصوفیوں کا ہم کرد

دعا کلید کے میخانہ خانقاہ خود

مصوفیوں بے حرہ ہوں ہم مرادوں میں ہے • دعا کہتے ہیں کہ دعا • دعا انی جائے

مجھے کہا ب کرے ہے یہ مصوفیوں کا فروش

دعا یہ کرتے ہیں میخانہ صومعہ ہو جائے

• • •

بہر آل! کسے، بہر ش حقیقت نمی رسد

تا خاک راہ احمد مرسل نمی شود

بہر آل! حقیقت بھی نہیں آتی تک • جب تک کہ کہہ دہم مرسل ہو

حقیقت نور مطلق کی وی سجھے گا اسے بہر آل

جو راہ سلف خیر البشر میں گھون ہو گا

مُذی ! ذرِ شگور از دعوٰی طرزِ بیدل !

بحرِ مشکل کہ بکیفیتِ اعجازِ رسد !

’سعدی‘ غریبِ دل کے لئے ہے دریا • مشکل ہے کہ یہاں دیکھو • ’’کھارنگ‘‘ ہے

کرنہ دعوٰی، طرزِ بیدل کا بھی اے مُذی

بحر کی کیا قدر، اعجازِ سخن کے سامنے !

• • •

اگر دشمنِ تواضع پیشِ است، لیسِ مٹو بیدل

بخوں رنجِ یل و دے باک، شمشیرِے کہ خمِ دازد

’بیدل‘: شمشیر، غلام۔ ’سعدی‘: شمشیر، غلام۔ ’’کھارنگ‘‘ ہے

تواضع سے اگر پیش آئے دشمن، خوش نہ ہو بیدل

کہ شمشیرِ غمیدہ اور بھی ٹوں رنج ہوتی ہے !

• • •

ند ار اے زشتِ صورتِ خواہشِ محسینِ حق گویاں

کہ اسبابِ خوشلد، خانہ آئینہ کم دازد !

’سعدی‘: صورتِ جنوں سے تعریف کی تمیذ • ’’کھارنگ‘‘ ہے

ند کہ اے زشتِ صورتِ خواہشِ محسینِ حق گویاں

بدی ہے سیرتِ آئینہ، الزامِ خوشلد سے !

ہداے خائشاں ، در پردہ دود و دست ایں جا
 لگوئی ، طبع تنہا گریہ وارو ، نالہ ہم وارو
 دل سے نکلا ہوا ہے رہے ہے ہی تو • ہے غم لہو دلی گسلا دلی ہے
 پہ منگل دود و دل یاں خائشی قریا کرتی ہے
 نہیں ہے صرف گریاں طبع و نالہ کماں بھی ہے

• • •

سو نہ دلم ار گریہ ، چراغ کو مگردو
 بد آتش اگر آب ظفر داشت باخدا
 چراغوں سے دور کیوں گسلا • آگ دلی تک و خوب ہے
 کیوں گریہ مرے دل کی پیش کم نہیں کرتا
 کہتے ہیں کہ آتش پہ ظفر باب ہے پانی!

• • •

دُشست تُو ، بخش عافیت شر ہو
 صداے تار رگ سنگ ، بُو شر ہو
 غصہ دلی دھمکیاں لیں ہو • غم آوارہ کاری کے • کچھ نہیں ہے
 دُشست تُو کا سخن دل نشیں نہیں ہوتا
 صداے سنگ ، شر کے سوا کچھ ہو نہیں!

سُراخِ غولِ مقصد، ز خاکسارِ ابدِ مرس

کے چو جادو، وریں دشتِ رازِ ہر نیا و!

خاکساروں سے جو مخلوق کا پلڑا چھو، اس دشت میں راستے سے لکھ بھی نہ سائیں ہیں

نشانِ غولِ مقصود و چھو، خاکساروں سے

کوئی رستے سے بہتر رہبرِ غول نہیں ہوتا!

● ● ●

دِ رحمتِ نیزِ رنگِ زردِ واردِ اعمار

ہر کسے را مبعِ عزتِ روشنِ از زرمیِ خود

●

ہے محبت میں بھی رنگِ زردِ عالیِ اعمار

روحِ زار سے جلاتے ہیں سبھی مبعِ وقار

●

اشفاقِ است آنکہ ہر دشوار آسان می کند

ورنہ از تہِ ہر یکِ ناخنِ سرہِ تو ایں کشود

●

سہل ہو جاتی ہے ہر مشکل پہ یمنِ اشفاق

ایک ناخن سے سرہ کھل جائے ممکن ہی نہیں

چراغ برقی مچھلے ، نمی باغد دریں وادی
 سیاهی کرد این جا ، مگر ہمد خورشید پیدا شد
 جب چٹا حقیق اس وادی میں نہیں ہے ● یہاں تلے ہی خورشید پیدا ہوں ، تیج ہی نہیں ہوگی
 نہیں ہے جب چراغ برقی حقیق اس زمانے میں
 اندھیرا ہی رہے گا ، لاکھ ہوں شمس و قمر پیدا



غیر را ذر دل شکوہ عشق منہا پیش عداو
 خاتہ خورشید از خورشید مالا مال بود
 شکوہ خلق نے ، در میں یوں نہ نہیں ہوئی ● جس طرح خاتہ خورشید میں سب خورشید ہے
 غیر کی دل میں نہ پھوڑی جا شکوہ عشق نے
 خاتہ خورشید ، مالا مال ہے خورشید سے



گرانے نیست ، اسباب جہاں دوش مجرور
 اہل باہر چہ آمیزد بحال است این کہ توں گردو
 تانہ مجرور ، اسباب دنیا ہو نہیں ہوتا ● اہل کسی طرف سے مل کر توں نہیں ہوتا
 نہیں لاتا ہے خاطر میں مجرور ، بار دنیا کو
 اہل تحریر میں جیسے بھی آئے فہم نہیں ہوتا

دوش، جبر و اختیار کے محکم تحقیق داشت

مُجُزِ کَیْرَتِ دَمِ کَرِ عِدَلِ اچھ ساڑو بندہ بود؟

فل مرتبہ ایک دفعہ جیسی جبر و اختیار کی ● وہ تیرے رونا سونے کی بجائے رانا ہوا جوتا

مفلسگو تھی اختیار و جبر کی تحقیق میں

بندہ مجبور عِدَلِ، ذم بخود سُکُتا رہا!

●●●

خزائنِ یقینِ فرقے ندارد، ظرف و مظهر فاش

نئے و مینا ہماں، یکدستہ انگور می باغِ

ہاں یقین ظرف و مظهر میں فرق نہیں رہتا ● وہ تمہیک وقت شراب اور لے شراب ہے

فرق ہم کرتے نہیں دُش ظرف اور مظهر میں

وایت انگور خود میں، نئے بھی ہے، مینا بھی ہے

●●●

مَن و ساڑو کاہِ خود فروشیہا چہ حرف است این

جگو نے ایں فطو لے، ذر سرِ مَصورِ می باغِ

میں اکاہِ خود فروشی مومن آئے تو جتن ہے؟ ● یہ طوبہ لعل تو سرِ مَصور میں ہے

سجاو میں دُکاہِ خود فروشی، یہ نہیں ممکن!

یہ سودا تو فقط مخصوص ہے، مَصور کے سر سے

بندگی ، شای ، گدائی ، مفلسی ، گردن کشی

خاکِ عمرتِ نبویؐ ماحسدِ رنگِ شہمت کی کشد

بندگی ، شای ، گدائی ، مفلسی ، گردن کشی • یہی جو یہ غلامِ کتبہ تھی نہیں گذر

”بندگی ، شای ، گدائی ، مفلسی ، گردن کشی“

کس قدر الزام میں ، اک ذرۂ ناجیز پر !

• • •

ربُّج دُنیا ، فکرِ عقل ، داغِ درماں ، دردِ دل

یک نفسِ ہستی ، بدوشمِ عالمے را ہار کرد

نہ وہاں ، نہ وہاں ، نہ وہاں ، نہ وہاں • یہی جو یہ غلامِ کتبہ تھی نہیں گذر

”ربُّج دُنیا ، فکرِ عقل ، داغِ درماں ، دردِ دل“

ایک جانِ ناتواں پر ، بوجھِ اتار کھ دیا !

• • •

دُرِ خموشی ، لفظ و معنی قابلِ تفریق نیست

حرفِ بے رنگ از گھاہِ لب ، دو پہلوئی خود

خموشی میں ، لفظ و معنی قابلِ تفریق نہیں • حرفِ بے رنگ ، دو پہلوئی خود ہے

بے لہاسِ لفظ و معنی سے ، خموشی بے نیاز

صوتِ بن کر ، فکر میں تفسیر کے پہلو بہت !

تکلی بھرات کارے کہ نہاچ کر ذن
گر خوی ایں قدر آگ کہ خدائی پند

دلی اس کامی نہایت سے جو نہاچے • خردان دھت وہاں سے کہ نہ ہو بوجہ رہا ہے

غیر ممکن کہ ہے نرزد ہو بھی تم سے ٹک
بات گر اتنی سمجھ لو کہ خدا دیکھا ہے

• • •

خردان ز استقامت و ہمت ، برنگ شمع
از جانی زود ، اگر نرزد یہ دھ

اہل عداوت و ہمت نعرہ • اہل جہد سے نہیں ہٹے ہوئے ، ہر جہد ہے

خردان استقامت و ہمت ، مثال شمع
اہل جہد سے ہٹے نہیں ، چاہے سہری جائے

• • •

ز تجی یار سر ما ، ہند ہند بیدل
ہر موج ، خیمہ ناز حباب می بافتد

بیدل سے ہر موج درست و چمکا • اس خیمہ حباب کا ہند ہند بیدل سے بافتا

صعیر یار نے کیا بیدل کا سر ہند
یعنی بنا ہے موج نے خیمہ حباب کا

نہ ماحظِ گرفتار، از کیشِ شرمِ دور است
 کس صیب کس نہ بند، تا بے حیا نہ افد
 ظاہرِ تہمت نہایتیں شرم سے اور ہے ● کوئی کے صیب بے حیا دیتا ہے
 اس لیے چشمِ پوش یوں ہمرا یہ اعتقاد ہے
 اصل میں بے حیائی ہے دیکھنا دوسروں کے صیب



اندیشہ خود بینی از وضعِ ادبِ دور است
 آئینہ نمی باعد، آنہا کہ حیا با فدا
 ادب کے لحاظ سے خودی حاسن نہیں رکھتی ● جوں جوں وہاں آئینے نہیں ہوتے
 خود بینی نہیں ہرگز، آئینِ ادب کیھاں!
 ہوتی ہے حیا جس جا، آئینہ نہیں ہوتا



دلِ مردہ غافلِ اُفتاد، ز تالِ کارِ ہستی
 سر زندا نہ از د کہ ہم غافلِ کارِ ارد
 م دہلیزِ روی کے سجود سے مدخل ہے ● دلِ دہلیزِ کارِ ہستی ہے جس کا کام ہے
 تالِ کارِ ہستی سے دلِ مردہ ہی غافل ہے
 نہیں کوئی سر زندا، غافل کا غم نہ ہو جس کو!

زخراشہ ہاے ابرام، فیل است فطرت اتما

چہ ممکنہ زبان سائل کہ غرض حیا نہ ارد!

سائل فاسوسے کی مدد شرفاتی ہے ••• مدد نہ کیا کرے غرض بہ شرم ہوتی ہے

نواہاے التجا سے، گوخیل ہے میری فطرت

کرے کیا زبان سائل کہ غرض حیا سے عاری

•••

چوں یقین منحرف اُتھو، دلائل بالید

راستی رشت کہ ممنون عصایم کردند

•

بے یقین انسان لیتا ہے دیلوں کی مدد

قد جھکے تو آدمی ہوتا ہے ممنون عصا

•

•••

•••••

•••••

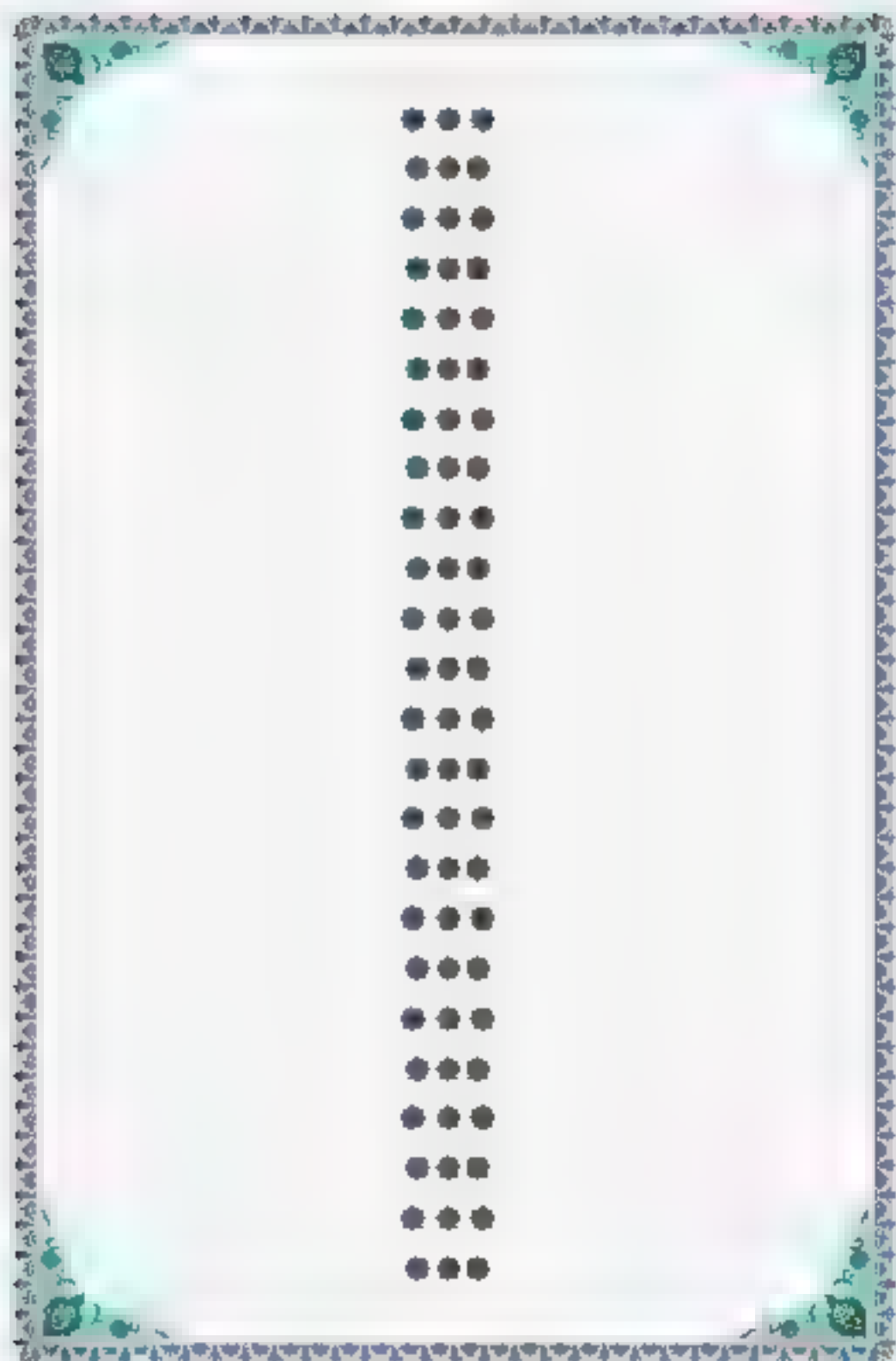
•••••

•••••

•••••

•••

•



ثابت قیام و شیب رکوع و قیام خود
 ذر ہستی و عدم توان جو نماز کرو



قطعہ

قیام یعنی جوانی ، بڑھاپا یعنی رکوع
 قیام! علامت مجدد ہے بندگی کے لیے
 یہ راز کاش سمجھ لے تو زندگی بن جائے
 حیات و موت مبادت ہے آدمی کے لیے



مندرجہ بالا شعر کا ترجمہ قطعے کی صورت میں کیا گیا



کہ ام قطرہ کہ ضد بحر در رکاب نمازد

کہ ام وزہ کہ طوفان آفتاب نمازد

قطرہاں ہے جس میں تیزوں سمہ رہیں • لکڑی درخت کج • وہاں کتب نہ لکھیں

موجزن ہیں ایک قطرے میں سمندر سیکڑوں

ایک ذرے میں ہیں پوشیدہ ہزاروں آفتاب

• • •

ساز طرب کھل اقبال شکست است

جاسے کہ طبع تو • فلک پر سر آجم زد!

طرح غنی سے ساز طرب کا ہوا ہے • جس میں ہر صوفی لکے آیت ہے •

ہر اک ساز طرب کا نوٹ جہاں ہی مقرر ہے

فلک نے ساغر جمشید اس کے سر پہ دے مارا

• • •

زحر آشنائے معنی • ہر لغز و سر باغداد!

طبع عظیم کھل است • ارشاد پذیر نہ باغداد!

عمر کا ہر نعلی • معنی آشنائے معنی • طبع عظیم کا ہر صوفی •

زمونہ حرف و معنی • ہر کسی پر کھل نہیں سکتے

عقل نہیں ہے کھل زب نہیں میراث آبائی!

دل چو آزاد تعلقِ عقد ، سُورِ می شود

قطرہ کز خونِ دامنِ چید ، گویِ بری شود

دوستی ہمارے آزاد ہو رہا ہے ● ایسے دن سے دامنِ چید کا عقدِ دوستی نہ ہو

ہو کے آزاد تعلق ، دل سُور ہو گیا

خون سے دامنِ چید کے قطرہ گویِ بر ہو گیا

● ● ●

ار رگِ گل می تو اں لہیدِ مضمونِ بہار

لیغِ مہیا سے ما ، تحریرِ روشن می کند

میں نے رگِ گل سے مضمونِ بہار لیا ● میرے لہجے میں نے ، روشن کردیا

میں نے سمجھے رگِ گل سے مضامینِ بہار

فکرِ عالی کو ، کیا روشن مری تحریر نے

● ● ●

تک رسوائیِ نڈازد ، سدا تا خامشِ نواست

زجرِ ضدِ عیب و عجز ، تقریرِ روشن می کند

میری خاموشی سے رسوائی ہے ● تب تک عیب و عجز کی زبان نہ تھی

ذلتِ تشہر سے محفوظ ہے ، سازِ خموش

کاشفِ عیب و بھر ہے ، ہنگامِ انسان کی

● ● ●

طبع خاموشاں ، بخور شرم روشن می شود
 در چہ ابرخسین گوہر ، آب روغن می شود
 من مہاشاں خورشید سے روشن ہوئی ہے • چہاں مہاشی گوہر کے لیے پہلی دھن کا گہا ہے
 بخور شرم و انیس خولت ہوئی ہے طبع خورش روشن
 بتائے دس طرح آب روغن ، چہ ابرخسین گوہر کی خاطر !



صفت خوں ریزی حقیقت ہنہ شاکر وئی است
 ہسل ما ، می لشاد ہال و گلشن می شود
 اس کی خونری کا دیکھنے والی ہے • رگی ہاں پلا پلا ہو کر گلشن گلستاں ہو گیا
 دید کے قابل نہیں اس شمشیر کی خوں ریزیاں
 رقص ہسل یوں ہوا ، مقل گلستاں ہو گیا



مہاش بے خبر از درج بے ثباتی عمر
 کہ ہر نفس ، وزتے ازیں کتاب می ریزد
 نمر کے جن بے ثباتی سے غلبہ نہ رہا • ہر ماں اس کتاب کے ورق کہ نمر ہے
 نہ ہو غافل ، کتاب زندگی کی بے ثباتی سے
 کہ ہر اک سانس پر اس کے ورق کم ہوتے جاتے ہیں

شوٹی بادخزاں ، سر مایہ آسیر داشت
 نیستندیں گلشن ہر کا ہے کہ او، زریں نشد
 شوٹی دوزخاں ، کیا کا اثر رکھی ہے ● گلشن میں وہی جگہ نہیں ہو رہی ۔ ہو گیا ہو
 شوٹی بادخزاں کی کیا ساری تو دیکھ
 اُس نے گلشن کا ہر اک تنکا سُہرا کر دیا !



ترک خود داریست مشکل ہوئے نہعت خاک من
 طرف دامنے گر افشا کہد ، بیاباں می خود
 ترک خود داری پس جسے ی نہعت خاک ● ترک خود داری پس جسے ی نہعت خاک
 ترک خود داری ہے مشکل ہوئے نہعت خاک
 گر جھٹک دے گوشہ دامن بیاباں پیدا ہو !



چوں فنا فرم یک خد ، مشکل ہو و ضابط حواس
 ذم پر واز ، بال و پر ، پریشاں می خود
 نہ رہے ہو تو حواس کا تو ہی رہا مشکل ہے ● نہ رہے ہو تو حواس کا تو ہی رہا مشکل ہے
 زچیں نوسان قائم ، وقت آخر غیر ممکن ہے
 ذم پر واز بال و پر ، پریشاں ہوئی جاتے ہیں !



آئندہ می خواہی ، از اظہار حاجت شرم دار
 این ترشم را ، ز قانون حیا سر روده اند
 آرزو می باشد که صورت کا کھور نہ رہے کہ نہ جی ہو ، نہ گنہ گار دھاتا
 اگر ہے خواہش عزت ، نہ پھیلا اپنے دامن کو !
 نہ گایا جائے گا ، ساز حیا پر غمہ حاجت !



سُرائی عاقبت خواہی ، ہمیدہ ان شہادت رو
 کہ صد بالین راحت ، از پر یک تیری جو غد
 حق تعالیٰ ہے تو میں شہادت کا راز ● صد راحت ایکہ ریح میں ہوا ان میں
 سُرائی کلمہ ہمیدہ ان شہادت ہی سے ملنے ہے
 کہ پرواز پر یک تیر پہنچاتی ہے جنت میں



از کف بے مایگان ، کار شغائی خواہ
 دست چو کوٹا و کلمہ ، ناخن پامی شود
 دست بے دوسے کار شغائی تو نہیں ● مانی ہاتھوں دس سے غم کی مرتا ہوا ہے
 دست بے زر سے کسی کو فائدہ ہوتا نہیں
 دست بے زر ناخن پا کی طرح بے فیض ہے



حرمِ بعدِ عز و جاہ، ذرِ ہمہ صورت گداست

گر بھرتِ ز سے، فکرِ غنا می شود

ایں ۲۷۲ کے راجہ بنگالی ہے • • • • • تانہا مت سے، لمبی کاہم زخم ہو جاتا ہے

حرمِ جاہ و عزت تو بہر صورت گدا گر ہے

قامت کو اگر پہنچے تو مُغلس بھی تو مگر ہے

• • •

خمن در پردہ فوں سازے بہ است از عرض اظہارِ ش

کہ از تحسینِ این بے دانشاں، دشنام می خیزد

•

رہو خاموش کم فہموں کے آگے یہ ہی بہتر ہے

کہ ان بے دانشوں کی داد بھی دشنام ہوتی ہے

•

گلِ ہر، جامِ بکف، آں چمنِ آئینِ آمد

میکھاں نمودہ، بہارِ آمد و رنگینِ آمد

•

گلِ ہر، جامِ بکف وہ چمنِ آرا، آیا

میکھو نمودہ کہ عہدِ گل و بادہ آیا

• • •

مٹنگلو کم ٹس، اگر عافیت مٹکھو راست

بحر ہم می رود از خود، چو ہوا پیش شود

گر عافیت مٹکھو ہے و رود از خود نہ کر ● ہوا میں ہوا غلط رہی حد مٹکھو رہا ہے

مٹنگلو اتنی نہ کر، گر عافیت مٹکھو رہے

بحر بھی خود میں نہیں رہتا، ہوا اگر تیز ہو!



سرمایہ نشاط ٹو، رفع معلق است

از ترک بزرگ، لے بمقام نوار سید!

جی ٹی ٹی می ہے کہ پاس ہے اچا پ کر ● اس کے میں بڑے سے بڑے مٹکھو مٹکھو بکلی

ترک تعلقات و ہر، وجہ مسرت و نشاط

بزرگ سے بے نیاز لے، نئے مقام ہو گئی!



وحدت سراے دل خود دھو، گاؤ غیر

عکس است ٹیمتے کہ بر آئینہ بست اند

وحدت سراے دل کی ہو گا اس میں ہے ● عکس ایک لمحہ ہے جو ہے، کانی نہیں ہے

وحدت سراے دل میں نہیں غیر کا مقام

آئینے پر ہے عکس کی ٹیمتے لگی ہوئی!



بدایح آرزوے ، می تو اں تمہیر دل کردن
 بناے خانہ آئینہ ، یک دیوار بس باشد
 سناے دیا تہا پہاچاے ہوں ہی دیکھیں • خبر مانا آید مرل کہ ہمارے ہوئی
 فقط اک آرزو ہے ، خانہ دل کی بنا رکھی
 اساب خانہ آئینہ ، اک دیوار کافی ہے !

ترسم شود آرزوہ ز تاب گلہ گرم
 ز خسار ثو ، از سایہ موگاں گلہ دازد
 اندوہ می آید انکس سے غصہ ہائے • حق و طمانا بکوں سے سارے سے گلہ دشبہ
 کیا گرم ٹائی سے لہو آرزوہ نہ ہوگا ؟
 ز خسار! جسے سایہ موگاں سے گلہ ہے !



آہنہ دل را ، ز نفس نیست زہائی
 ذریا حب از شوقی طوفاں گلہ دارد
 جب آہنہ دہ ماسوں سے پہنٹی لکھ ہے • خود ہو دھو ہوں کے زور سے مہٹ ٹاہ ہے
 آزاد نفس ، آئینہ دل بھی نہیں ہے
 بحر بحر کو کیوں شوقی طوفاں سے گلہ ہے ؟



از حالت و انغم جگر شعلہ کباب است

از آبلہ ام ، خار مقلیاں گلہ دازد

• • •

دناؤں سے مرے ، ہے جگر شعلہ کو چشمت

چمالوں سے مرے ، خار مقلیاں کو گلہ ہے

• • •

بید آں منم آں گو نیر دریاے مکمل

کز لکڑ من ، شورب ملو خاں گلہ دازد

• • •

دریاے مکمل کا لہر گو نیر ہوں میں بید آں!

بتم سے مری ، شورب ملو خاں کو گلہ ہے

• • •

جلاہ را ، با آبروے خاکساری ہا منج

نیست ممکن ، گروہن موج از سر ساحل بلند

• • •

جلاہ کو ٹو آبروے خاکساری سے نہ قول

پست ہو جاتی ہیں موجیں آ کے ساحل کے قریب

• • •

چشم اہل بخودا گرمی داشت رنگے اختیار

ایں قدر ہر گونہی شد ، نالہ سائل بلند

مگر کی سی اگر عورت مرد و بچہ کی ••• اور اوار سائل ، سندر بلند ، ہوتی

چشم اہل بخود میں ہوتا اگر ذوقی تمیز

اس قدر ہر گونہ ہوتا نالہ سائل بلند !



باغز در ناز او ، مشکل بر آید مجھ ما

گرد بھجوں ناز سا و دامن گھل بلند

اس کے بعد وہ رکت ہے ، وہ نہیں بچہ تک ••• نہ سائوں نہ مانی ، گھل علی تک نہیں ہوتی

اُس کے کمر و ناز پر ، غالب نہ ہو گا میرا بجز

گرد بھجوں ناز سا ہے ، دامن گھل بلند !



چوں با سائش رسیدے شعلہ دل مُردہ گیر

از جرس مشکل کہ گرد نالہ در مَعول بلند !

رامع حاصل ہو قسط دل بلند ، جس ریت ••• جواب پہنچ کر جس خاموش ہو جاتی ہے

ہو اگر آنسو کی حاصل تو بچھ جاتا ہے دل

منزل مقصود پر خاموش رہتی ہے جرس

گھبارے نیست از پست و بلند موجِ ذریارا
حقیقت بے نیاز اختلافِ فکر و دین دارو
موجِ دہلوی ہستی و نقد کی ہے طرہ نہیں ہے • حقیقت بالکل کفر و دین سے ہے باہر ہے
نہیں ہوتی گھبار آلودہ ہر گونہ موجِ ذریا کی
بے بالا تر حقیقت، اختلافِ فکر و ایمان سے

درسِ کتابِ معرفت، حوصلہ خواہ خاموشیست
گر کھٹ بکند کھد، تا سرِ داری رسد
کتابِ معرفت و مہاشی، مطلقہ نہ ہے • نہ تو نے روئے کھلا کیا تو پر دہا • ۱۰۴
درسِ کتابِ معرفت، طالبِ ظرف و ضبط ہے
جس نے کہا سخن بکند ہو چہ وار ہو گیا



گر نہ منظورِ کرم، بخششِ عمرت باہد!
چہ خیالیست کہ دولت با ارازل متحد
شرِ کرم و دہلوی کرم چاہتا تو • کسی عیب و عہد ہے کہ مایوں کو دولت ملتی
درسِ عبرت نہیں منظور، تو اسے صاحبِ کجود!
کیا قیامت ہے، رفویوں کو عطا کی دولت؟



سبوں از اثر یک گروہ پیشانی

را وضد رنگ طلب، نہ لب سایل بستند

سادہان ذرے، تجوری کے ایک ہی سے سارکوں پر، طلب کا، نہ مستعد نہ ہو

مال داروں نے چڑھا کر تجوری قبل طلب

سائلوں پر بند کر دی ہے، ہر اک راو سوال!

از اہل ذوق حیا محو حید

اخلاق کجاست؟ منصب آمد!

●

عکراؤں میں نہ کر طلق و مرفوت کی تلاش

ان میں اخلاق نہیں، نثر و منصب آیا

●

بیدل! ہضم و چارم تحقیق

آچھ ہر سہ من شب آمد

●

بیدل! مجھے تحقیق کا موقع نہ ملا

آئینہ مرے ہاتھ میں شب کو آیا

کینہی بایہ زواج، از سر دمہری پاسے دہر
 آئروے آتش فکڑوں، در زمستان می شو
 روئے کی سر دمہری سے یہ رواج پاسے کا ● - دہی میں آگ کی قدر رہ جاتی ہے

سر دمہری سے جہاں کی پائے گا کینہ رواج
 موسم سرما میں، بڑھ جاتی ہے قیمت آگ کی!

● ● ●

چار دوا اندہ نکلیں، راز ماخوئیں دلاں
 زخم گل از بیخہ شہنم نمایاں می شود
 ہم دہی دلوں کا ہاں شہب نہیں تھا ● شہنم نے ہنوں سے ہم دوری پا کر ہے

راز ہم خوئیں دلوں کا چھپنا ممکن ہی نہیں
 زخم گل شہنم کے مانگوں سے نمایاں تر ہوا

● ● ●

تجہء مطلق حوادث کرد، مارا عاجزی
 زخم دندان بیشتر، وقف لب زیرینہ بود
 ماری نے مجھے حوادث کے یہ ترہا کر دیا ● کبریا نے لچھوٹ سی کر لی نہتے ہیں

تجہء مطلق حوادث، عاجزی نے کر دیا
 زخم دندان، بیشتر لگتے ہیں پھلے ہونٹ پر!

تنگ واز و مرگ ، از وضع رسوم زندگی

مردہ را ، کر زندگی ازین رود ، جامہء ماتم سفید

سود کے بے مدئی کی رکھیں جامہء ماتم ہوں ۛ اس ہے مردہ کا سیاہ نمونہ ہوتا ہے

زندگی کا برنگاں ہے موت کے نزدیک تنگ

اس لیے پہنے ہے مردہ جامہء ماتم سفید

•••

ز آہنگ گداز دل ، مہاشاے بے خبر غافل

زبان شمع خاموش است ، قفا گنگو واز واز

ہے ۛ آواز گداز دل سے غلغلہ ۛ زبان ٹیٹپ ۛ چہ ۛ بھی نکھڑتی ہے

ہے اک اظہار کا اسلوب آہنگ گداز دل

زبان شمع چپ رہ کر بیاں کرتی ہے افسانے

•••

غافل مغو ز حال خاموش کہ از حیا

صد رنگ نالہ ، در بگہء عجز بستہ اند

مہاشاے خاموش رہے ۛ انوں کا میں رنگ ۛ ان کا دلوں میں غوغا نہاں ہے چہاں ہے

حیا خاموش رکھتی ہے ضرورت مند کو لیکن

نگاہ عجز میں ، فریاد صد آہنگ ہوتی ہے

ہر سخن بنجے کہ خواہ صید معیرا ملے

چوں زباں می پایہ اول خسوتے پیدا ملے

یہ صورت روحانی کارنامہ ہے • اور زبان کی طرف پہلے خسوتہ یعنی راز ہے

جو سخنور ، خواہش صید معیری رکھتا ہے

ہو زبان و دل کی صورت پیدا و فلولت نہیں

• • •

می ملے یک دیدہ و بیدار ، کار ضد چراغ

زودنے زمیں خاتہ تاریک ، بر دل والے

یک دیدہ و بیدار کار ضد چراغ ہے • تاریک تاریک نے صبح دیا نور خود ہے

نور چراغوں سے بھی افضل دیدہ و بیدار ہے

باصطغور دل ہے ، خاتہ تاریک چشم

• • •

بے زنج دریں محفل ، آپود نمی باغد

آں دل کہ نمی باغد از کینہ ، نمی باغد

یہ محفل میں آئیے رہیں آلود ہے • جو کینہ سے جانی ہو دوزخ کس نہیں ہے

بے زنج زمانے میں ، آئینہ نہیں کوئی

نہیں دل تو بہت عین ، بے کینہ نہیں کوئی

مدازد چشمہ حیواں ، ٹھور آب پیکان

ز، یاد زخم او ، جاں ورتن ٹخیری آید

کب میت لب جان سے وہ بھٹی غل لکس ••• لب شہ پکان و د سے نکار میں جان آتی ہے

بنائے کا آب پیکان چشمہ حیواں سے جاں افزا

کہ یاد زخم سے اس کے تہی نردہ میں جاں آئے

چوں نقش ، ز بسکہ نگوں بخت فطرتیم

موگاں نمی شود ، بتا شای ، بلند !

کب ••• د نہ رہا بسہ نصیب و نصیب ••• مجھے دیکھنے کے لیے نہیں ہی بلکہ نہیں ہوئی

نہیں نقش پا کی طرح اتنا پست قسمت ہوں

بلند ہو نہ سکیں ، میری دید کو پلکیں !



نہیاد پست و دعویٰ عزت جنون کیست

نو ، سر بلند نیست ، شود تا گجا بلند !

جو مصداق نہاد ••• کا دعویٰ ••• جنون ہے ••• اس سر بلند نہیں ہو سکتے ••• جتنے بھی طویل ہوں

جو پست نہیاد ہو گا ہرگز ، کرے نہ دعوای شان و شوکت

ہوں کھٹے ہی اُونچے بال سر کے ، بلے نہ اعزاز سر بلندی



وصفِ بہارِ کشتش ، گر در چمن بگویم

چون لعلِ از گلستانِ گلِ نعرہ زنِ نہ آید

ترانہ بہارِ مسکات چمن میں کروں • پہل کی طرح بھروسہ چمن سے نہ آئے

کروں اُس کی بہارِ کشتی کا گر باغ میں پڑ جا

تو پہل کی طرح گلِ باغ سے نعرہ مٹاں لگے!



ہر کہارِ وصفِ خطِ نویزِ خوباں غافل اسف

در نیام لبِ زبانش ، تیغِ بے جوہر بود

جو صیغوں کے زخموں کا نہ غافل اسف • اس کی زبان میں دھک تو ہوتا ہے

جو نہیں مذاہجِ کشتی مد و ثمان و گلِ رُخاں

ہے زبانِ اُس کی نیام لب میں زنگ آلود تیغ



خاکساراں ، تا گنجِ دارِ نرد ، پاسِ آبرو

سایہ را ، از عاجِ جزئی ، ہر گس سے پائی لکھ

حاکم کہاں تک لکھ دے ہمارے نرد • سارے عاج کی کھڑکیوں سے لکھ رہا ہے

خاکساروں کے لیے مشکل ہے پاسِ آبرو

سارے کی قسمت میں لکھ ہے ہر ہر قدم!

بلا بر سر زمیں گیم، ز مقصد میثم غافل
 کہ چشم نقش پا، از جادو نہ محول نظر وارد
 میں پاؤں مرصع سے غافل ہیں، چشم نقش پا، دانتے سے عین نظر رکھتی ہے
 ہوں دعا ست زمیں، لیکن نہیں مقصد سے میں غافل
 کہ چشم نقش پا، یوں بھی نظر رکھتی ہے محول پر

اگر معنی بجاں کفر است بیدل!
 کسے مجھ کو کفر ایمانے مہازد

اگر عشق بجاں ہے کفر بیدل!
 تو مجھ کو کفر کوئی مومن نہیں ہے

مندی! درگور از دعویٰ طر زبیدل
 بحر مشکل کہ بکلیت اعجاز رسد!

کر ندعویٰ طر زبیدل کا کبھی اے مندی
 بحر کی کیا قدر، اعجاز سخن کے سامنے!

سویلو ہر دو عالم خستہ است اٹکے کہ من لازم
 زوانج نرمدہ ، ذر انہیم چشم تر نمی باشد
 ہر مہر خوں سے کا لہری سیاحی چول ہے ● غلبہ جھڑتی سرے کا ریان نہیں ہوا
 دو عالم کی سیاہی میں نے دھوڑالی بنے اشکوں سے
 پروانچ نرمدہ ، ملک دیدہ تر میں نہیں ہوتا

● ● ●

امروز ، گر انصاف دہد دار طبایع
 کس منظر مہدی و دہجہاں نہا شد!
 آئی صاف و درواری میسر ہوئے ● تو ان مہدی و دہجہاں کا منظر نہ کرے
 اس عہد میں انصاف میسر ہو ، تو ہر گو
 کوئی نہ رہے منظر مہدی و دہجہاں!

● ● ●

سفلہ ز کسب کمال ، قدہ ر مزی فلک
 قطرہ چو گو ہر شود ، بد مہتری می ملک
 کجاں کمال کا عزت کی قدر نہیں آئے ● قدہ کم سے صدف کا حسن طہر ہوا ہے
 نہیں کرتا کبھی کم ظرف ، عزت اپنے محسن کی
 نہیں رکھتا صدف کو یا قطرہ بھی ٹھہرنے کے!

ہم حرمِ انوار ، مقدارِ جہان مختصر
ہم جو اعدادِ اقل ، کز بحرِ اکثری شود
جہان فان کو ایسی ہی انکو دنی کہل ہے ● جس طرح کم قیمت ہر ڈیڑھ روپا درختا ہے

لاہچی ذرے کو دیتا ہے مقامِ آفتاب
جیسے کم قیمت ہر ڈکھو ، سفر کرتا ہے کثیرا

● ● ●

مور ، درپردہٴ نومیدیِ دل ، خوابیدہ است
یارب ! ایں بھنہ نوا ، قابلِ فریادِ مہار !
دلیوں میں سے رقی مت فریاد ہے ● وہاں ایں بھنہ نوا ، درپردہٴ نومیدیِ دل ہے
دلِ مایوس میں ، پوشیدہ ایک شورِ قیامت ہے
ندیمِ کجراستہ فریاد ، یارب ! لپٹ مفلک کو !

● ● ●

قاصدِ جاں از خلفِ اعدادِ یاراں فارغند
نوح ! ہر گودِ شغل از آبِ طہیر بالانگند
قاصد ہر دامنِ فتنہ و گمانِ بخت ● بخت کی جیت کا یہ گمراہی سے بھرا
قاصدِ خو ، کبھی شرمندہٴ احساں نہیں ہوتے
کہ دستِ نوحِ ذریا ، کتر از آبِ طہیر طہیر !

● ● ●

معصہ خلق، ازب و تاب ہوکس سو نوم نامہ

پئے قلعہ کر قلعہ ار بس جاوہ پا، ہار یک بود

ہوئی کی ہمت سے مقصد تعلق سے دور رہا۔ عجب یہ خطرہ سنوں میں آتا کہ نامہ جلا جوا

ہو گیا حرم و ہوکس میں معصہ تعلق شرم

پاؤں رکھا ہے خطہ اور راستے دوس پر خطہ!



جلوۂ غنص رہنماں عیانت ایں جا

از ٹو جافل ہواد ہر کہ مرا، می بند

جس میں سے صاحب قیام ہے ● مجھے دیکھئے، مجھ سے نکل رہے

تیرے ہونے کی نشانی مرا پیکر ہے یہاں

عجب کو پہچانے گا ہر غنص، جو دیکھے گا مجھے



کسے کہ دست و پا مان القات ٹو زد

مکیم الجمن سایہ ہما گر دیہ

تیرا ہی لہجہ اس کے دل میں تھا ہے ● تو وہ اندام جودہ کا منہ نہیں ہوتا

جو تیرے سایہ لطف و عطا میں آ جائے

مکیم الجمن سایہ ہما ٹھہرے!

ز چشم تر ، تال انتظار شوق پر سیدم

جگرخوں گشت و گشت ، احوال بھیجا قاسم جیس

جگر سے جگر خوں کا نہ ہو یہ جہاد • جگر خوں ہو جگر بھیجا قاسم اور یہی ذرا ہے

تال انتظار شوق پر چھا چشم گریاں سے

جگرخوں ہو کے بولا بے کی انجام بھیجا قاسم

•••

ٹھوٹی چشمہ جوشت دریائے معانی را

مزداز نرمد دازد چوں قلم ، ہر کس خن دازد

ٹھوٹی ، دوسری معانی کا چشمہ جوشت ہے ، قلم • یہ کہ جہاد قلم خن دازد مسند عقاب

ٹھوٹی چشمہ پر جوش ہے بحر معانی کا

قلم کو بھی تو نر سے کی مزدور کار ہوتی ہے

•••

ہر گل کہ دیدم ، آہلہ خوں چکیدہ بود

یارب! چہ خار ، در دل گلشن شکستہ اند

ہر گل کہ دیدم • آہلہ خوں چکیدہ بود • یہی گلشن کے دل میں جہاد کا چھوٹا ہے

ہر مکتول ، گل آہلہ خوں چکیدہ ہے

یہاں سے کیسا خار ہے گلشن کے قلب میں؟

طراوتِ محبتِ احبابِ حُسن ، حیاست !
 چراغِ رنگِ گلِ از آبِ می مُکند روشن
 شرابِ عشقِ نِقاہی ہے ● بر خاکِ رنگِ گل ، پانی سے روشن ہو ہے
 حیا سے حُسن کے گلزار میں آتی ہے شادابی
 چراغِ رنگِ گل کو، آب سے ملتی ہے تابانی



گے بر سر، گے بر دل، گے در دید و جا دار و
 ظہارِ رُلو بخِ لایِ ثُو ، باغِ کارِ باداز و
 گھر پر بھی، گھر میں بھی ہے ● زلیخا کا علم، گھر سے بے گھر، صاحب
 بھی سر پر بھی دل میں، بھی رہتا ہے آنکھوں میں
 ظہارِ رہ گھر تیرا ، بہت ہے مہرباں مجھ پر!



میاں اگر ہمہ معروفِ خامشی با خد
 چہ ممکن است کہ پامالِ مدعا خود
 زہنِ مریخوں کی جہدِ خاموشی رہی ● تو ممکن نہیں کہ مدعا ہو دل ۔ ہو
 رہی زبان جو معروفِ خامشی یوں ہی
 تو کیا عجب ہے کہ پامالِ مدعا ہو جائے

بذر ویشی نغمت دار عیش بے کھا ہی را
 کہ غیر از درد و دوش و گردن از آفرین میزد
 درد ویشی من عیش ہے سرد و منی نغمت ہے • • • • •

نغمت جان ، درد ویشی و عیش بے کھا ہی کو
 سوائے درد و شاند ، درد و سر ، کیا مانج سے حاصل

• • • • •

اگر دشمن تو اشع پیش است لہمن مکر بہ آل !
 بخوں رہی کی یاد ہے پاک شمشیر کے کہ خم و ازو

•

تو اشع سے اگر پیش آئے دشمن ، خوش نہ ہو بہ آل
 کہ شمشیر فیدہ اور بھی خور رہی ہوتی ہے

•

روا و از دچہ ، بر دھت ز زنگ ز سوائی
 مگر از انصاف سوری مکتب ہم دخترے داروا

•

روا ، انکور کی بیٹی کی ز سوائی نہیں ہرگز
 خدا لگتی کہیں مے المکتب بھی بیٹی والا ہے

• • • • •

صغیر دل را، بدائعی تو اں آہنہ کرد

لفظ از یک نقطہ، صاحب معنی دیگر شود

معنی ہوں تو، دیکھا عشق ہے آہنہ کا اور ● آہنہ نکلنے سے لفظ کا مطلب بدل چکا ہے

داغِ الفت نے مرے دل کو بنایا آہنہ

ایک نقطے سے بدل جاتے ہیں معنی لفظ کے

● ● ●

امرور قدر ہر کس بمقدار مال و جاہ است

آدم نمی تو اں کلفت، آں را کہ زہر پناہد

اس دن لوں، غم کی لذت دیکھا جاہ و مال ہے ● اسے آؤں میں کھتے جس کے واپس دوست ہے

کیا جانتا ہے جاہ و مال سے عزت کا اندازہ

جو بے زر ہے اُسے اس دُور میں اتنا نہیں کہتے

● ● ●

زاں یک نواے ”گن“ کہ بکوں، کردہ ذرا زل

چندیں ہزار نغمہ، بہر ساز دادہ اند

کہ نواے ”گن“ جو وہ زل بکھڑی تھی ● اس نے ہر ساز و آوازوں کو طے کیا ہے

اُس اک نواے ”گن“ کا کرشمہ تو دیکھیے

جس نے ہزار نغمے ہر اک ساز کو دیے

بڑ بنے ، اگر اس قشتہ بڑ جہیں دازد

بھد ہزار قاشح ، صنم نخواستی کھد

بڑ بنے ہوتی ہوتی قشتہ بڑ ہے • جس نسی صنم میں دوا دے گا • دے گا

ہزار قشتہ جہیں ہو ، صنم بڑست مگر

کسی جہم میں نہ چاہے گا دوا صنم ہونا!

• • •

سافر آہلہ ، ز ادب سرشار است

جادو وادی تسلیم ، رگہ تاک کلید

• • • • • رگہ تاک ہے • رگہ تاک ہے • رگہ تاک ہے • رگہ تاک ہے • رگہ تاک ہے

سافر دل ہے نئے مطلق و ادب سے سرشار

بن گیا میرے لیے راو رضا ، رقصہ تاک

• • •

آں قدر رفعت ندارد پایہ ارباب قال

واعظاں را ، ادب عزت تا سر منہم لاوا

تمام ادب قال اتنا ہوتا ہے • دعوں کی حوت سر تک ہوتا ہے

حاصل رفعت نہیں ہے پایہ ارباب قال

ادب عزت واعظوں کا ہے فقط منہم تک

سنگ ہم گروا چکے، یار می آید بڑوں

ایں صدا از دستون و سخی فرہاد دم رسید!

ترجمہ: ہم گروا چکے، یار می آید بڑوں • دستون و سخی فرہاد دم رسید! •

جو غم بھی تراشو، یار کی تصویر ظاہر ہو

صدا یہ، دستون و سخی فرہاد سے آئی!

• • •

مقصد مانے دل از من مد ہوش پُرس

شوق مستعد، بخاتم چہ تقاضا دارد؟

ترجمہ: ہوش سے مدد مانے دل از من مد ہوش پُرس • بخاتم چہ تقاضا دارد؟ •

مقصد مانے دل، بلکہ چوند مد ہوشوں سے

شوق بے خود ہے نہیں جانتا کیا چاہتا ہے

• • •

ز عیب پوشی امانے روزگار پُرس

کیے گر آچہ پرداخت، دیگر اں زنگ اند

ترجمہ: ز عیب پوشی امانے روزگار پُرس • کیے گر آچہ پرداخت، دیگر اں زنگ اند •

فراموشی ہے اوائے عیب پوشی اس زمانے کی

بتائے آئینہ کوئی تو ڈالیں لوگ خاک اُس پر

قطرہ محیطی شود، چوں ز سحاب مگرد جدا

روح ز دم خود عبث ترک بد ن نمی کند

دوں سے ایک جو نہ بھد، منہ رہ گیا ● رات سے کچھ کچھ نہ رہی جان انک کہ ہے

ہو کے سحاب سے جدا، قطرہ محیط ہو گیا

روح نے اپنے جسم کو ترک عبث نہیں کیا

● ● ●

عیش ما، غیر گرفتاری دل چیز سے نیست

یارب! این صید ز دام و قلنس آزاد سہاوا!

میرا تنہو کی گرفتاری اس کا منہ ہے ● لہجہ میں صید و دام قلنس سے آزاد کر

ہے خوشی میری گرفتاری دل پر موقوف

کاش یہ صید نہ ہو دام و قلنس سے آزاد!

● ● ●

نہ آلودگی، ذر ساغر یاس است و بس!

راحت جاوید و اترو، ہر کہ بید آری شود!

آلودگی کا شرف، جو بھی نہیں ہے ● اسے راحت و امن میں ہے جھول رہا ہے

نہ آلودگی، بس یاس کے ساغر میں ہے

راحت جاوید اس کی، جو بھی بید آری ہو گیا!

خود گداز است، شرابے کہ بجائے نہ فرسند
نالہ در بے آگہی سخت متأثر دارد
آگہی کے دو چکاری خود را چاہتی ہے ● نالہ بے اثر کتاب خاک گردانے
ہوگا خود سوز خزر، مگر نہ ہو آتش افروز
بے اثر آہ میں ہوتا ہے متأثر زیادہ

● ● ●

خزر در سنگ می رقصد، مے ہر رتاک می جوہد
محیر رقص ساز است و خاموشی صدا دازد
خمر میں ہمارے رقص ہے مگر میں مٹیں ● محیر آہنگ ہمارے خاموشی دازد
خزر ہے سنگ میں رقصاں شراب انگوٹھ میں جوشاں
محیر ہے رقص ریز و خاموشی ہے گویائی

● ● ●

در آں محفل کہ حیزت ترجمان را ز دل باہد
خوش دارد اظہارے کہ گویا ٹٹنگو دازد
اس محفل میں مجھ سے دل را کہتی ہے ● خوشی دازد اظہار ہے ٹٹنگو سے دوا دہی ہے
جری محفل میں حیزت ترجمان را ز دل ٹٹہری
خوشی یوں کرے اظہار، گویا بات کرتی ہے

اے عائِل از نزاکت معنی تاملے

مہ را، کے شناخت کہ سیر ہلال کہ

عاطف مصطفیٰؐ کی پوری پوری خدمت سے مراد یہ ہے کہ ان کے لیے کہ جس سے جہاد کا سہارا ملتا ہے

عاقلاً ذرا نزاکت معنی یہ غور کر

راہو قمر نکلتی ہے کوے ہل سے!

● 第 1 章 ●

اے امیر! نے پہ ہاتھ نہ دوں لے راور پار

بادے ز اٹک من کن و در کوے پار بار

[illegible]

اے امیر! باغ ہے، نہ بیڑی لالہ نہ زار ہے

کر میرے اشتہ یاد، میں کوئے یاد، ہے

ہر چند آستان کرم محض وفات

آپ زُبحِ طلبِ تحواں رِختِ بارِ بار

آیات مزہبی تیری دقتوں کا تقاضا ہے ﴿قرآنی کلام اور حکم پر غور کر﴾

گو آستانِ جود بھی ہے حقّہ وفا

برسانہ آپ کے طلبہ اتنا پارہ

• • •

برخوش ہم در حسرت بازی خود

گر گل کند حقیقت احباب در نظر

میں اپنے آپ پہ رنگ آنے لگے ● اترتے دوستوں حقیقت عام ہو جانے

تمہیں کردار اپنا مار کے قابل نظر آئے

اگر تم پر حقیقت دوستوں کی قاش ہو جائے

● ● ●

خونِ مہد، دل از تکلف اسباب زندگی

یک لفظ پوچی و آں ہمہ اعراب در نظر

تکلف چھوڑ دے، دل روشن ہو جائے ● ایک لفظ پوچھو، اس قدر سہولت ملے گی

دلِ خوں ہوا ہے، دیکھو کے اسباب زندگی

اک لفظ پوچھو، مزید و زبرد اس پر اس قدر

● ● ●

تا دل از آئید غافل بود تشویشِ نبود

سازر است بکھارے مارا کرو، باطل انتظار

بے فکر دل و ہوش تشویش نہیں ہوتی ● سب نے مجھے، غم سے بے دار نہ ہو

دل ہے جب تک بے تم، دور ہے تشویش سے

بے نیازی نے مری باطل کیا ہر انتظار

● ● ●

ہے خود قسم مکن اے ظالم حسد بھید
کہ ہست یک ہر پیکان ہمیشہ ذر دل تیر

اسے ظالموں نے وہی ہے طے سے محو نہیں کرتے کہوں میں ہمیشہ پیکان چھاتا ہے

تو خود پر بھی ستم کرتا ہے اے ظالم حسد پیش
کہ دل میں تیر کے پیوست ہوتا ہے ہر پیکان

●●●

در محبت ، آرزو ، را ، انتظار دیگر است
ایں حرایق و صل می خواہند ، بیدل انتظار

محبت میں آرزو کے کی پیوستہ ہوتے ہیں ●●● و در طلب طالب ہیں ، بیدل انتظار

قطع بند

انتقادات آرزو کے بہت
اس میں بھی ہاؤ قرار ہے بیدل!
طلب و صل ہیں حریف مگر
طلب انتظار ہے بیدل!

●●●

اہل دنیا را از جستجوئے دنیا چارہ نیست
می کشد ناچار کمر گس جانب مُردار، سرا

اس قوم کو جو دنیا کی جستجوئی میں ہیں ●●● کشد ناچار کمر گس جانب مُردار، سرا

اہل دنیا کو نہیں اسباب دنیا سے مفر
جائے ہے مجبور ہو کے جانب مُردار، گدھا

●●●

خاک کا نامہ ہا بجاپ یار
می نوید وے مظلہ کھار

میری جانکے نہیں تھا یہ دور کا نہیں تھا میں نے مگر یہ دیکھا میں نے دیکھا کہ میں نے

یہ مری خاک نہیں ہے فراق نامہ میں
خط گہر میں لیکن کے گئے تھر

گر در طراج جوش فنا کس، چنگل است

دیگ حضور را نسوزد جنگ و عار ، بار

میرزا قلی محمد صاحب ۱۲۰۷ھ بمطابق ۱۸۲۲ء میں پیدا ہوئے۔

پختہ ہو کر حراق میں خورداری و انا

حرف غور میں نہ جڈے ننگ و عار

• • •

قدرتِ بحرِ اخلاق، را فرداں نہ پسندو

گمراہی اگر دست دہد، ترکِ حسد گمراہ!

کہ یہ ہم لوگوں کی غلط فہمیدہ بات ہے۔^{۱۱} حالات ہے تو یہ ہے کہ رات طہیور کو

اَخلاق ہے علامت مردانِ خوش نہاد

مختار ہے، تو ترکِ حسد اختیار کرنا

تنگ رسوائی بزاز، ساز تا خامش نواست
زمر ضد حیب و بھر، تقریر روشن می کند



ذلت تشکر سے محفوظ ہے، ساز غموش
کاف حیب و بھر ہے، مستگوانسان کی!



چوں فنا نزدیک لحد، مشکل و دشواریاں
وزم پرواز، بال و پر، پریشاں می شود



رہیں بوساں قائم، وقت آخر غیر ممکن ہے
وزم پرواز بال و پر، پریشاں ہوئی جاتے ہیں



ٹو اے راہ، ممکن چندیں جفا در حق چنانی
بر آ، از خلوت و سبقت شمع جفا بھر

سہرا الہیائی، عالمہ، خلوت سے دیر، انداز تان و تار دیکھو

نہ کر اتنی جفا، زلہ ٹو اپنی چشم مینا پر
نیکل باہر، لحد کی شان و کھرت کا تماشا کرا



بیہوش تر بردو کون، فراموشیت خوش است

زین بیش نیست، مگر ہمہ گویم ہزار ہارا

یہاں دودھ نہ پھٹا ہی رہا ہے ● مگر یہ دھڑ دھڑا رہا ہے، پھر بھی یہ دھڑ

بیہوش! ہو بے نیاز دو عالم، یہی ہے خوب

کم ہے اگر کہوں یہ سخن نہیں ہزار ہارا

● ● ●

سیرایں گلشن محبت داں کہ کُرسف بیش نیست

در طلسم خندہ گل، ہال و پتہ دارد بہارا

گلشن بہار محبت ہاں بہت کہ ہے خیر گل ● کہ ہے گل بہار، نہ کہ نہ رہے

وقت کم ہے سیر گلشن کو عینت چاہے

خندہ گل، موسم گل کا پُر پرواز ہے

● ● ●

لالہ داغ و گل گریباں چاک و پائیل نوہ گرا

غیر عزت زین چمن، دیگر چہ بردارد بہارا

لاد و لاد گل گریباں چاک پائیل نوہ ● بہار کے ہاں راسخ برہ کے ساتھ نہیں

”لالہ داغ و گل گریباں چاک و پائیل نوہ گرا“

فصل گل میں کچھ نہیں، سامان عزت کے ہوا

● ● ●

چند باغ نمود، مژدہ طراوت ہائے وہم
 شکستہاں نیست بیدل! چشم تر وارد بہار
 مانی بر آرائی سے جھکا۔ کھاک • یہ تو ہے چھوٹا گن • ہمارا داری ہے
 زوق و سرسبزی گلشن، تمہارا وہم ہے
 شکستہاں نہیں بیدل! بے سرباں فصل گل!



وعدہ احسان، بھٹی از گدائی نیست کم
 بزرگم ظلم است، گر خواہد ز سایل انتظار!
 احسان کا وعدہ اساکے کہ حق میں کم نہیں ہے • سائل سے انتظار چاہتا ہوں کہ کم ہے
 وعدہ احسان کم اصلاً، گدائی سے نہیں
 بنے کرم پر ظلم گر سائل سے چاہو انتظار!



احکام در دُمنین عاجز کھیدن کار نیست
 گر تو مردے! ایں خیال پوچی از خاطر بر آرا
 کردار افس سے حکام چاہا زری نہیں ہے • اگر تو مردے تو اس حق میں سے دارا!
 بُدولی ہے دُمنین عاجز سے لینا انتقام
 ایں خیال پوچی سے باز آ، اگر تو مردے



اے حباب از رُوزِ قیامت خود ایں قدر غافل مباش
 نیست در، ذریاے امکاں بخونس موجِ خطر
 سبکے اندر، ہلکتے ہیں یہ سب کچھ کہ وہ سب کچھ کے ساتھ ہی یہ خطرناک
 اے حباب اس درجہ غافل اپنی کشتی سے نہ ہو
 بخونس موجِ خطر، ذریاے امکاں میں نہیں!

● روئے "د" ●

بہرہ تحقیق از تقلید بردن مشکست
 خضر بخواں خد کئے گر جامہ و دستار بزر
 خد سے تحقیق کی مدد یہی شکل ہے ● ہمہ احوال کو برکھئے؟ کیا خطر نہیں ہو سکتا
 ہو مکلفہ صاحب تحقیق، یہ دشوار ہے
 فقر ہو نا غیر ممکن ہیں کر یہوں بزر

● ● ●

سایہ زلف کش اندر طے پا مال نیست
 خاکساری سہب ننگ گمزد ہر کو
 سہب سے ہونے کی طے یہی نہیں ● خاکساری ننگ کا راز یہ کہ سہب نہیں ہوتی
 سایہ محفوظ ہے پا مال کے اندیشے سے
 خاکساری سہب ننگ نہیں ہوتی ہے

● ● ●

بشم عشق عین ناز ابروئے مُٹھکیں نازِ محض

ایں چہ طو قانت یارب انا ناز بر بالائے ناز

اس کی چشم مست عین ناز ابروئے مُٹھکیں نازِ محض • انہی محبوب طوفان ہے یہ کنار ہمارے

ابروئے مُٹھکیں سراپا ناز، آنکھیں عین ناز

کیا قیامت ہے خدایا انا ناز ہے بالائے ناز

حدیث عشق، مزا دارِ گوش زابد نیست

زلالِ آبِ گہرہ در وہان مارِ فرخ

تو ہے، بد صفت عشق ہے کھان کس • تیرا دل گہرہ مار کے حلقہ ہے دے

گوش زابد، داستانِ عشق کے قابل نہیں

آپ کو ہر سانپ کے منہ میں ہے پکانا مہٹ!

غبارِ ری کند از خاکِ رفتگاں فریاد

کہ سرِ مریم نگاہے بسوسے ما انداز

جاکہ رفتگاں کو کہا، فریاد کرتا ہے • کہ میں سرِ مریم کی طرف بھی جاؤں

صدایہ خاک سے آتی ہے جانے والوں کی

کہ میں ہوں کل بھراک نکاو میری طرف

نغمہ مخرم انجام ز عونت بدآل!

شع ہر چند بہمن ٹکف کہ گردن مفر از!

بد آلت سے مخرم ہی نغمہ کے انجام بد آلت سے ہر چند بہمن ٹکف کہ گردن مفر از!

نہ ہوا محرم انجام نغمہ بدآل!

شع کہتی رہی ہر چند ، نہ سر اونچا کر!

●●●

تھیلے بدل بے خبر ، ز داغ افروز

علاج خاتہ تاریک کن ، چہ داغ افروز

تھیلے بدل بے خبر ، ز داغ افروز ●●● چہ داغ افروز تاریک کن ، چہ داغ افروز

جو ہو سکے ، دل نائل میں کوئی داغ جلا

علاج خاتہ تاریک کر ، چہ داغ جلا!

●●●

ز آفتاب قیامت اگر خبر داری

بفرق بے گھباز ، سایہ کن عباد سرخ

ز آفتاب قیامت اگر خبر داری ●●● بفرق بے گھباز ، سایہ کن عباد سرخ

بے آفتاب قیامت کا کچھ خیال اگر

سر تعمیر پہ ، کر سایہ اس پہ خاک نہ ڈال!

●●●

دوش، جبر و اختیارے مجھ تحقیق داشت
جو بحیرت ذم کو میدانِ اچہ ساز دیندہ بود؟



مفلکونھی اختیار و جبر کی تحقیق میں
بندہ مجبور میدان، ذم بخود سُٹتا رہا!



در غموشی، لفظ و معنی قابلِ تفریق نیست
حرف ہے رنگ از کشاد لب، وہ پہلوی نمود



بے لہاس لفظ و معنی سے، غموشی بے نیاز
صوت بن کر، لکڑ میں تفسیر کے پہلو بہت!



●●●●●

زنجیر پہ سنگ محب عیب و بخر نیست

روح کرم و نجس مرؤم ز گدا پیریں

محب و بخر ن کوئی فرق ہے ●●●●● توں نہ صحت کل اہلک سے ہاچ

کوئی عیب و بخر کی ہے جگر پہ سی فکا

نشانِ بخل و کرم پوچھے فقیروں سے

●●●●●

روح بخر محمدیہ جہد خودداری

چہ ممکنست در آمد عہد اختیار نفس

مستند روح میں خودداری تلاش کر ●●●●● نفس نہ اہلک میں نور قیاری نفس میں

روح ذریعہ میں تلاش جہد خودداری نہ کر

آنے جانے میں نفس کے آدمی بے باکھار

●●●●●

علم و دانش یککلم ہیست و پوچ

لہذا رجاہات لہید و بس

علم و دانش یککلم ہیست و پوچ ●●●●● میں اس اسداری کچھ سناں

علم و دانش سرسبز ہیں ہیست و پوچ

میں تو اتنا ہی کچھ پایا ہوں بس

ذوقِ شہرت ہا ذلیل فطرتِ خام است و بس

صورتِ نقشِ تعلیم، خمیازہٴ نام است و بس

فطرتی خواہش طرے خام و ذلیل ہے • تعلیمی و نقش نمود نام و طلبہ کا نتیجہ ہے

ہے ذلیل فطرت تا بہت یہ شہرت کا ذوق

صورتِ نقشِ تعلیم، خمیازہٴ نام و نمود!

•••

از نشانِ کعبہٴ مقصود آگے بھٹم

ایں قدر دائم کہ بستی سازِ احرام است و بس

نشانِ کعبہ مقصود سے واقف نہیں ہوں • کاہنوں کی رہائی سازِ احرام ہے

میں نشانِ کعبہٴ مقصود سے واقف نہیں

استقرار اور اک ہے بس زندگیِ احرام ہے

•••

فطرتِ بیدلِ ہماں آجیہٴ معجز نماست

ہر جن کز خاندانِ می جو شد الہام است و بس

فطرتِ بیدل کے آجیہٴ معجز نما ہے • ہر جن جو می جو شد الہام ہے وہ معجز ہے

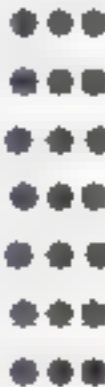
فطرتِ بیدل ہے اک آئینہٴ معجز نما

جو قلم اُس کا لکھے! کچھ اُسے الہام ہی!

از قبول عام، سواں زیت معزور کمال
 آنچہ تحسین دیدنی زیر قوم دشنام است و بس
 مایوں میں بہل ہو رہے ہیں غوریں • ان لوگوں حسین، دشنام کے حوالہ نہیں!
 تحسین نامشاس، تو حگ کمال ہے!
 تحسین نامشاس کو، دشنام ہی سمجھو!



بیدل! اسباب جہاں، چیز سے ہو د
 زندگی! خواب پریشاں دید و بس!
 جوت اسباب جہاں اپنی حقیقت میں ہے • زندگی خواب پریشاں سے ہوا کچھ نہیں
 شرح، اسباب جہاں کی اور بیدل یہاں کروں
 زندگی خواب پریشاں کے سوا کچھ بھی نہیں!



● دیب "میں" ●

ایں ہستوں کھڑو برقی جمال کیست

ہر سنگ وارو آتش شوق گداز خویش

یہ ہستوں کی برقی قسم کی جاگے ہے ● ہر پتھر پہ شوق ناز ہے ● یہاں ۲۰ ہے

کس کی برقی حسن کی جاگیر ہے یہ ہستوں

تردو میں جس کی "خمر خود ہی پگھلا جائے ہے

● ● ●

از جراحت زامہ دل غافل مہاش

رنگہا دارد دکان کھل فروش

جراحت زامہ دل سے غافل ● ہو کر ● دکان کھل فروش ہے ● رنگہا دکان ہے

زخم زامہ دل کی رنگیسی سے تو غافل نہ ہو

رنگہا رکھتی ہے ہزاروں یہ دکان کھل فروش

● ● ●

ز شیخ سفر حقیقت مجھ کہ بھو حباب

سرے ندارد اگر داکند دستار

شیخ کا دماغ حباب ہے حقیقت ہے ● سر کی دستار کے لیے نہیں ہے

دماغ شیخ مثال حباب ہے لوگو!

اتارے گر یہ عمامہ تو سر نہیں ہوگا

چہ می دانند خوباں قیمت دلہاے مشتاقاں

بکف جنسے کہ مفت آمد نہا شد قدر چندان

میں اپنے عاشق کے وہی قدر نہا ہوں • جو عزت و حقارت سے کسی قدر رنج ہوئی

کچھ سکے نہیں عفاق کے دل کی جس قیمت

مے جو چیز بے قیمت نہیں ہوتی بے قدر اس کی

• • •

گر نہ عین تماشا، حیرت سرشار باش

مر بسر و مدار یا آئینہ و لدار باش

ترجمہ تماشا گل ہے تو ترجمہ سے مراد • محبوب کی صورت و خلق کو محبوب کا آئینہ بن

گر نہیں چشم تماشا، تو مجھ زار بن

مر بسر و مدار یا آئینہ و لدار بن

• • •

بے حضور و صل جانان، چست فردوس بریں

بے شراب کلف ساقی، کیست آپ کو خروش!

ترجمہ سے دل سے فراق بے پیوستہ • شراب و صفا کے بغیر آپ کوئی کامیابی

بے سرور و صل جانان، کیا ہے فردوس بریں

بے شراب کلف ساقی، آپ کوثر کچھ نہیں!

چہ مٹا طیس مل کر دست یارب! خونِ نجیرش
 کہ چٹکایں یکس قدم پیش است، از سعی پر ترش
 وہب لٹکار کے خون میں صاف طیس مل رہو ہے ● کہ چٹکایں تیرے سے ہندو آگے ہوتا ہے

کہا مل کیسا مٹن طیس، خونِ صید میں یارب!
 پر پرواز سے ہوتا ہے آگے اک قدم چٹکایں!

● ● ●

نیم در خاکساری، ہم بساطِ آبلہ لٹا
 سرے دازم کہ ذرہ برگام، پیچے کرو پامائش
 میں خاکساری میں شہر آبدھیس ہوں تھیں ● جسے دھندل ہوا چاہیے، دھندل رکھنا

جہیں ہوں خاکساری میں مثالِ آبلہ لکین
 جسے پامال ہونا چاہیے وہ سر تو رکھتا ہوں

● ● ●

از کف بے مایگان، کارِ مٹھائی کھوا
 دست چھو کوٹا و لکڑ، ناخشی پایِ خود

●

دست بے زر سے کسی کو فائدہ ہوتا نہیں
 دست بے ذرا تھن پا کی طرح بے فیض ہے

ترسم خود آزدہ ز تاب گلے گرم
رخسار تو، از سایہ موگاں گلہ دارد



کیا گرم نکلی سے وہ آزدہ نہ ہوگا؟
رخسار! جسے سایہ موگاں سے گلہ ہے!



من نمی گویم، کہ زیاں کن یا بھکر سود باش
لے رکر صفت ہے خیر! ذرہ چہ باش! زود باش!
میں نہیں جانتھیں سوئے سدا کیسے، سحت دکی سے سہم کرنا ہے ہندرا
میں نہیں کہتا کہ تو لکھساں اُٹھ یا قائد!
بے خبر! ہنسٹ ہے کم، کرتا ہے جو بھی جلد کرا!



پیدائی حق، حک دلایل پسندو
خورشید نہ جسے است کہ ہوئے نگر اغش!
داعی حق و پند کیا کہ، سے اول سے، اچانے ● کتاب و چراغ کے رشتاں ہیں کہا جا؟
نہیں یہ ممکن ہو ذات حق کو، پسند تنگ دلیل و منطق
کبھی سنا ہے؟ کیا کسی نے چراغ لے کر تلاش حورن

● ● ●

ہر طرف ہوگا کشتی عالم خیارہ است
 از زمیں تا آساں چاک است از دامنِ حرم
 جس طرف دیکھو، کس عام رنج دیکھو ہے ● جس سے؟ سوں تک دامنِ حرم چاک ہے
 جس طرف دیکھو چاہے عشر رنج و الم
 ہے زمیں سے آساں تک چاک، دامنِ حرم کا

● ● ●

تا کے باشد کس سودا بی سود و زیاں
 تختہ می گرد و بیک نشست عند دکانِ حرم
 کوئی کس کا رہے دیوانہ سود و زیاں
 حرم کا حاصل سوائے قبر اور کچھ بھی نہیں

● ● ●

اے حریصاں رحم برد احوال یکدیگر کھید
 آب شد سہی نفس، جان شاد جانِ حرم
 اے سحر آتیاں، دوسرے کھان، بھڑک ● غماری اور دامن کی تھک سے مدد کی دکان ہو جائے گی
 حرم کے بند و کرم، اک دوسرے کے حال پر
 تم فنا ہو جاؤ گے، باقی نہ ہو گی جانِ حرم

خواد بر کنج قناعت خواہ در قصر غنا

روز گئے چند است بیدل ہر کے مہمانِ حرم

پاے کوشناعت میں ہے نہ نکتہ عجز ● چوں کہ غنیمت کا سامان ہے

خواہ کنج فقر میں یا قصر نعمت میں رہے

کتنے دن بیدل ہوئے گا کوئی بھی مہمانِ حرم

● روحِ باطن ●

سُراخِ انجمن کمر یازِ دل بستم

طیغِ و گفت ہمیں یک قدم برونِ غرض

دل سے دیکھا کہ دلائلِ غم ● ہے طبعِ ہر کس ایک قدم غرض سے دور ہے

جو دل سے پوچھا مقامِ خودی تو بول اٹھا

کہ بس ہے ایک قدم، صحتِ غرض سے نکل

● ● ●

بڑے کس موہ از شرم پر برداشتِ ایم

مباد بیدلِ ما لحدِ زلیخا غرض

کسی نے ہم سے ہشام کا طلب کیا ● جو بیدلِ شہر کی باتوں کیسے نہ

کسی کا چہرہ نہ دیکھا ہے طلبِ ہر گو

ہوا خراب نہ بیدل نہ بھی ہر اسے غرض

بیہودہ پر ترانہ وہم و گماں بھیج

قانونِ ایں بساط ندارد نواے فیض

ترانہ وہم و گماں ہے کارِ بیجا کتاب نہ کہ ● اس مغل کا ساز آواز بر نہیں رکھا

نغمہ وہم و گماں پر رنج سے کیا فائدہ

ساز اس مغل کا آواز کز م رکھتا نہیں

●●●

مہلو، دامن کس گیرم از غمون غرض

کعبِ اُمید ، حنا بستہ ام بخونِ غرض

لو دامن کس کا دامن قاتل ہے تو اور بھی ● دستِ مہلو ہاتھ آلودہ سے مہلو کی کالی

نہ تھا مومن غیر کے دامن کو مجبور غرض ہو کر

کعبِ اُمید پر، مہلو کی لگائی ہے قاتل کی!

●●●

● روپ "د" ●

حلقہٴ حالِ ضعیفان پر بزرگاں تنگ نیست

خار و خس ہم چو گل جا میدہد بر سر محیط

ضعیفان پر شفق نہ درازوں کے ہے گفٹ ہیں ● خار و خس ہا شاہان، مہندہ پر ہنگو کتاب

بڑوں کو زیب دیتا ہے ضعیفوں پر کڑھ کرنا

جھد دیتا ہے ذریا خار و خس کو مثل گل سر پہ

● روایت "ط" ●

نبود نقطہ از علم این کتاب خط

مختور ناقص یا کرد الحجاب خط

اس کتاب کا ایک خط بھی ختم نہیں ● یہی کم بھی ہے سب کا الحجاب خط کیا

کتابہ زیست میں نقطہ نہیں ہے کوئی خط

یہ اور بات اسے نہیں سمجھ نہیں پایا

● روایت "و" ●

نمی شود کس از این عبرت انجمن مخطوط

مگر چه طبع کنی دل بسوختن مخطوط

اس انجمن بہت میں زلی طوفان میں ہے ● مگر طبع کی طرف سے ہے یا طوفان ہو

اس انجمن میں کوئی خوش ہو غیر ممکن ہے

مگر جوں طبع جو ہو شاد اپنے جانے سے

● ● ●

در جنوں زن و از کلفت لباس برا

چه زندگیست کہ باشد کس از کفن مخطوط

در جنوں پہ رنگ رے کلفت لباس چھوڑ ● یہ یا مدد کی ہے کہ وہی کفن پہن کر کٹا ہو

کر اختیار جنوں بکلفت لباس کو چھوڑ

وہ زندگی ہی نہیں گزرے جو کفن پہنے

● رویت "ع" ●

آو عاشق آتش دل را دلیل روشن است

فاش شد ہر چند در غویش پنهان کرد شمع

عاشق کی ۱۰۰ آتش دل کی روش دلیل ۱۰۰ شمع ایک در دھپ سے ظاہر ہوتا ہے

آو عاشق آتش دل کی ہے اک روشن دلیل

فاش ہو جاتا ہے کھائی چھپائے در شمع

● ● ●

با تاب دھب بساز و ذمے چند مبر کن

تا صبح پاک می شود آخر حساب شمع

تابندگی و دھب سے روش ہو چند مبر کن ۱۰۰ صبح تک آتش کا حساب پاک ہو جائے گا

روشنی و جوش سے لے کام، چند مبر کر

جل بجھے گی صبح تک آخر یہ صبح زندگی

● ● ●

کدام قطره کہ ضد بحر در رکاب ندارد

کدام ذرہ کہ ملکوتان آفتاب ندارد

■

موجزن نہیں ایک قطرے میں سمندر سیکڑوں

ایک ذرے میں نہیں پوشیدہ ہزاروں آفتاب

زنجی یار سر ما، بکند عہد بیدل!
 پہ موج خمیمہ نازِ حباب می باند



ہمشیر یار نے کہا بیدل کا سر بکند
 یعنی بچائے موج نے خمیمہ حباب کا



خامشی ہم ترنجانِ حال ماست
 بے سخن پیدا است بیدلِ رازِ شع

مری خامشی بھی میرے حال کی سمجھان ہے ● شع تو محکمہ کے بغیر شع کا در نظام ہے

میری خاموشی بھی میرے حال کی ہے ترنجاں
 بے سخن ظاہر ہے بیدل ہر کسی پر حالِ شع



ضامنِ رونقِ این بزمِ گدازِ دل ماست
 سو سخنِ بے نشاطِ دیگرانِ واردِ شع

رونق بزم میرے گدازِ دل سے ہے ● شع خود دونوں خوشی کے لیے بنتی ہے

بزم کی رونق کا ضامن ہے گدازِ دل مرا
 جس طرح بے نشاطِ دیگران جلتی ہے شع

سرکشی ہا زیں فوا آغوشِ رحمت می شود
دیگر اے عاقل چہ می خواہی زرا عجز ز کوع

اس دہائی سرکشی ان کو نہ رحمت پہنچاتی ہے ● اسے عاقل زکوع کا اور کیا کورہا ہے

سر اٹھانا جس میں رحمت کا سبب ہو جائے ہے
اور کیا چاہے اے عاقل تو اعجاز زکوع

● ● ●

ماضیقاں را، بسا مان سہیلیاں بس است
بجد و ایجا و کلین و خاتم انداز زکوع!

ہر ضیوں سے ہے یکساں سہیلیاں کا ہے ● کہ بجد، ایجا، کلین و خاتم انداز زکوع کی کمرشل ہیں

ہم فقیروں کو بھی حاصل ہے سہیلیاں کی شہود
صورت بجد و، گمین! صورت خاتم، زکوع!

● ● ●

ہری و عشرت ایم جوانی غلط است
مکدم رنگ نہ بند گل ہنوسے چراغ

ہری ہنوسے جوانی کی طرح ہی غلط ہے ● ختم رنگ نہ بند گل ہنوسے چراغ، ہنوسے

عبد ہری میں جوانی کی عمر ہے عہد
ماند پڑتی ہے وقت صبح رونق طمع کی

دریں بساط کہ حیرت دلیل میناست

بغیر سوختن خود چہ دین چشم چراغ

بساط دیا میں کالی دیو کی حیرت ہے • اپنے جتنے کے چشم پر سا یا بجھت ہے

چشم حیراں اس جہاں میں ہے بصارت کی دلیل

اپنے جلنے کے سوا دیکھے بنے کیا چشم چراغ

•••

خون در پردہ بالے می زند تھا چسود

شوئی اس نذر موقوفہ پر مضرب تیغ

خون در پردہ بالے تھے تھیں یہ پردہ • سر لے لی مٹا سب کا ہر خوف ہے

جوش زن بنے خون در پردہ مگر کیا فائدہ

صوت نذر تیغ کی مضرب پر موقوف بنے

•••

از سر کشان جاہ ، توفیع مدار چشم

فشادہ گیر دست ثمر زیں چنار باغ

سر کشان جاہ سے تھک رہے تھے توفیع نذر • اس دنیا چنار سے پھل حاصل نہیں ہوں گے

مہربانی کی توفیع ؟ سر کشان جاہ سے ؟

تم کو پھل دے گا نہیں ہر گز کبھی باغ چنار

دور آفتاب یقین، چرخ و انجمنش عدم است

چہ شب گمان تو طاؤس بست بر چہ زراغ

آفتاب میں کچھ دیکھ کر آفتاب سمجھتا ہے ● جیسے رات کو چاند، طاؤس کا گمان ہوتا ہے

آفتاب یقین کے نزدیک رونق آسمان کچھ بھی نہیں

جس طرح رات کے اندھیرے میں مثل طاؤس زراغ لگتا ہے

● ● ●

اختلاف وضعیا بیدل، لہ سے ہیش نیست

دورت یک رنگ است خون و ریکر طاؤس و زراغ!

جوتہ دونوں میں مل جائے گا (رنگ ہے) ● اور یہ سارا نوسے کے خون کا رنگ تھا ہے

میزمین ہے اُن کا بیدل، صرف وجہ اہیاز

ایک سا ہے رنگ خون و ریکر طاؤس و زراغ!

● ● ●

یارب! از سر غول مقصد چہاں یابم سُر داغ

ویدہ حیرانت، منی بے دست و پا، دل بے دماغ

یارب! غولہ کا ہاتھ کس طرح ہے؟ ● کچھ تو اس دل بے دماغ میں ہے دست و پا

منزل مقصود کا یارب! نشان کجوں کر ملے

آنکھ ہے حیران، منی بے دست و پا، دل بے دماغ

● مدح "ن" ●

سایہ را از ہنگام اندیشہ تعظیم نیست

تا توانے عالمے وارد تکلف بر طرف

سایہ کسی سے تعظیمی نہ تھی مگر ● تکلف بر طرف اتوں کہ وہ رکھتا ہے

سائے کو تعظیم کی خواہش کسی سے بھی نہیں

تا تو اس رکھتا ہے اک عالم تکلف بر طرف

● ● ●

اے زلف زگست آہدہ جامِ گل بکف

شانہ از زلف تو نہیں یک چمن سنبھل بکف

تیری چشم آس کے گھر سے آہدہ جام ہے بکف ● تیری زلف نہیں جگہ ہے چمن سنبھل کے

اے کہ تیری چشم سے آئینہ جام ہے بکف

زلف سے شانہ ہوا نہیں چمن سنبھل بکف

● ● ●

بے رنگ دریں محفل، آہدہ نمی باہد

آں دل کہ تھی باہد از کینہ نمی باہد

●

بے رنگ زمانے میں، آئینہ نہیں کوئی

نہیں دل تو بہت لیکن، بے کینہ نہیں کوئی

ہزاروں قیمت دار، ہمیش بے کھڑی را
کہ غیر از درد و دوش و گردن از انگریزی میو!



قیمت جان، ذرویشی و ہمیش بے کھڑی کو
سوائے ذرویشانہ، ذرویش، کیا تاج سے حاصل!



لفظ معافی از لب ہڈیاں نوا بخواد
چوں پای آمد ز دم تیغ بے خلاف
بیودہ کہے معافی نہ سہ - کہ ● می معافی بے کام رہی کہ نہیں رکھی
لب بیودہ کو محروم ہے لفظ معافی سے
کہ پای آمد تیغ بر بندہ کو نہیں ہوتا ہے



نحوت از حاکم دھرمیوں تا نقیض است
موجب دریا فتور دست و گریبان صدف
کوشش صاف صورتان نہیں رکھی ● موجب صدف سلسلے سے دست گریبان نہیں ہوتی
صدف محفوظ ہے کوشش نہیں آفات دنیا سے
کہ جوں مامون رہتا ہے صدف امواج دریا سے

تمثال نقشب پاہم از یں دشت لعل نگر د

از بس شکست و خاک کلمہ آہستہ سلف

اس دشت سے ان کے نقشب پاہم ہے • کو سال کا آئے واپس کر خاک ہو گیا

ان کے نقشب پاہم نے دشت دھر سے

گو ٹوٹ کے نکھر گیا آہستہ سلف

•••

بیدل! ز حکم غالب تقدیر چارہ نیست

صفہا کشادہ تیر و بیک نقطہ دل ہدف

بیدل! محبوب تقدیر سے محروم ہے • بے شریعت سلف سے نہیں، ایک نقطہ دل ہدف

بیدل! ہمیں ہے گھٹنے سے تقدیر کے مفر

نہیں بے شمار تیر ہدف نہ ہے ایک دل

•••

• روہ "ق" •

ہر کہ کی مبنی بقدر شہرت خود رفتہ است

سود نامے ہم تحصیل زباں وازد عقیق

میں، ایک لمحہ شہرت خود • ہے خود • • اپنے نقصان میں ہی فائدہ ہے

اپنی شہرت کے مطابق ہر کوئی دیوانہ ہے

فائدہ نقصان میں شہرت کا رکھتا ہے عقیق

بے جگر خود دن میسر نیست پاس اہبار

آیزو در موچ خون دل نہاں دارد عشق

جگر و خون بے جدا ہیں جس نہیں • جتنی کی آیزو موچ خون دل میں پائید ہے

میسر حفظ اہبار نہ ہو بے جگر کو خون کیے

بے خون دل میں نہاں موچ آیزو سے عشق

• • •

خون دل را در بساط دہ در گئے دیگر است

آیزو در خاتم افزوں تر ز کاں دارد عشق

خون دل پہ دیکھ میں وہی تک رہے • کونجی میں جتنی • • • دل سے سوا دوسری ہے

چشم و با میں جدا ہوتا ہے خون دل کا رسم

ذی خشم ہو جائے ہے کچھ اور خاتم میں عشق

• • •

سادگی داز الامان بے تمیزاں بودہ است

حلقہ ہائے دام را خاتم گماں دارد عشق

سادگی بے تمیزاں کی یاد گاہ ہے • • • حلقہ ہائے دام پہ جتنی دیکھنا خاتم ہے

بے غمخوروں کے لیے ہے سادگی داز الامان

حلقہ ہائے دام کو خاتم سمجھتا ہے عشق

● دیہ "کے" ●

اے خود دیدار تو چوں عید مبارک

فردوں بخشے کہ ترا دید مبارک

تجہ اسود دیدار مجھے ہی، تہ مبارک سے ● تھکوں میں ٹکس فرماں آملی کہتی مبارک ●

مید کے چاند سے بڑھ کر ترا دیدار ایمن

آنکھ میں جلوہ فردوں اتر آیا کہ تیری صورت

● ● ●

اے نیراداں غرہ اقبال ما شید

ذولت ہوو پر ہمد جا دید مبارک

ہے غلو مال و دھواں گھنٹہ سار ● دلت سب سے ہے دلی وہاں کہ نہیں بولی

نہ ہوتا ہے فردو! جاہ و مال پر نازاں

کہ مال سب کے لیے داغی نہیں ہوتا

● ● ●

کار مطلب طلبی سخت کشاکش وازو

آرژو تشنہ لب و وادی استگنا خشک

ہے مطلب و طلب، سخت کشاکش ہے ● آرزو تشنہ لب و وادی استگنا خشک ہے

اپنے مطلب کو مطلب کرنا سبب خشک کا

آرژو تشنہ لب اور وادی استگنا خشک

اکلت دنیا مگر دو دلچسپ بہنم

کرد و اند آید ام از نقش این تماشال پاک

دنیا کی بہت مہر سداں میں مگر نہیں نکلی • میں نے آج سے وہ نقش سدا سے پاک کر دیا

ہٹا سکتی نہیں مگر میرے دل میں اکلت دنیا

کہ ہے آئینہ میرا پاک اس سدا کی نجاست سے

•••••

غیر خوباں قدر دان دل نمی باشد کے

علا ستو آئینہ باید دید در بزم خلوک

میںوں کے سوا کوئی دن کا قدر دان نہیں • آئینے نے ۶۷۷ شاہوں کے در میں ہوتی ہے

نہیں ہے قدر دان دل میںوں کے سوا کوئی

مشرقی آئینہ شاہوں کے درباروں میں ہوتا ہے

•••••

کام تہد چساں جام تسلی گیرد

ک کرم کشہ سوال است و زبان ما شک

تہد و آرزو چہ تسلی کیسے • میں سو • حرم سداں کا تاب میری روں ہے کلک

طے تو کیسے طے جام آرزو مجھ کو

کرم سوال کا کشہ میری زبان ہے آب

کیلے پرواے ماہمہبان نگر جمعے است

دامنِ آلودہ گر آلودہ تر باشد چہ پاک

میر کیلے شاد و رحمت کا مہمان ہے ● دامنِ آلودہ تر اور آلودہ ہو کر تو حق نہیں

کیلے عصیاں میرا، نگر مغفرت کا مہمان

دامنِ آلودہ اور آلودہ ہو جائے تو کیا



نہست غیر از عرقِ شرم، شفاعت کر ما

یارِ پسا! میں چشمِ رحمت، تگنی فردا تک

حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کی شفاعت نہیں ● یارِ پسا! میں چشمِ رحمت ہر وقت کو تنگ رہے

کون ہے میرا شفاعت کر، سوائے آبِ شرم

کرندے فردا، کہیں اس چشمِ رحمت کو تنگ



نکد رت بجز اخلاق از خرداں نہ مند و

گیرائی اگر دست دہد ترکِ حسد گیر!



اخلاق ہے علامتِ مردانِ خوش نہاد

مخار ہے، تو ترکِ حسد اچھا کر!

لالہ داغ دھل مگر بیاں چاک و پلٹل نو حُر!
غیرِ عمرت زیں چمن، و تگر چہ نر دار و بہار؟



لالہ داغ دھل مگر بیاں چاک و پلٹل نو حُر؟
لصل لعل میں کچھ نہیں، سامانِ عمرت کے سوا
● روئے "سی" ●

اے بے خبرِ دوریں چمن اسبابِ عیش کو
ایں جا ست بے جا گل و بے اعتبار، رنگ
سے بڑا اس چمن میں اسبابِ عیش ہیں ● یہ لعل فانی اور رنگ بے اعتبار ہے

اے غافل اس چمن میں نہیں کلف و انبساط
فانی ہے پھول اور ہے بے اعتبار، رنگ



قسمتِ دوریں چمنِ زیبا راں قوی تر است
آفاق غرقِ خوں لحدِ فکرِفتِ خارِ رنگ
اس چمن میں مسد بہاؤں سے قوی تر ہے ● سدا بہاؤں رنگے جو نگارِ بہار، رنگِ با

تقدیر اس چمن میں بہاؤں سے ہے قوی
آفاق غرقِ رنگ نہیں بے رنگ مگر بھی خار

بجڑایں کہ گللت ہے جا سجد چہ سازد کس
 جہاں الم کدہ و آرزو نشاط آہنگ
 •••••
 سوائے گللت بچا نہیں کوئی چارو
 الم کدہ ہے جہاں آرزو نشاط طلب

•••••
 با جنوں کن صلح و از تشویش چہ راہن بر آ
 ورنہ زور پیش است باہر خار دامن گیر جنگ
 جوں سے صلح آرد تشویش نہی سے نکل •••••
 صلح کر دیو انگی سے ، فکر چاہہ چھوڑ دے
 ورنہ دامن گیر و جنگ آمادہ ہوگا خار خار

•••••
 •••••
 گرفتارم ، گرفتارم ، گرفتار !
 نمی دانم نفس دامت ؟ یا دل ؟
 گرفتارم ، گرفتارم ، گرفتار •••••
 نہیں قیدی ہوں ، نہیں قیدی ہوں ، نہیں قیدی
 نہیں وقف ، نفس ہے دام یا دل !

اسرارِ غن جو نموشی سواں یافت

مُلتاحِ در گنجِ معانیست شامل

اسرارِ غن غنوں رہے سے تھے ہیں • نکلو غرہ معانی شامل ہے

ہے کھف اسرارِ غن صرف نموشی

مُلتاحِ در گنجِ معانی ہے شامل

• • •

برگشت لب از چہستانِ تہم

موجست نگاہ تو ز عیانِ تغافل

تج سے لب چہستانِ غنوں کی ہیں لب • تیری نگاہ عیانِ تغافل کی موع ہے

لب تیرے گلستانِ تہم کی پٹیاں

تیری نگاہ و ز تغافل کی موع ہے

■ • •

و کور مال بتا کیدِ زشت است و میل

گف وہ دست نمی خواهد آستینِ طویل

کوروں مال بتا کیدِ زشت است و میل • گھبراہند ہی آستین پہ نہیں رہا

دلیلِ بخل جہینا ہے مال کی کثرت

فراخِ دست نہیں رکھتا آستینِ طویل

● ● ●

ہر کجا رقم گہار زندگی در پیش بود

یارب! این خاک پریشاں از کجا بدو شمع

جہاں بھی ہاؤں گہار زندگی سے ہے ● لکھی ایسے ہاؤں پریشاں جہاں کی ہے

جس جگہ جاؤں گہار زندگی در پیش ہے

یہ پریشاں خاک یارب! کس جہاں سے آئی ہے

● ● ●

زور بازو سے تو کھل ، نا خداے دیگر است

بے ظم ساحل دریں در یا شنائی میکنم

زور سے تو کھل نہ تو کھول سکتا ہے ● بے باز ظم ساحل ہو کے اردو میں تہ تہاںوں

زور بازو سے تو کھل ، نا خدا ہے دوسرا

ہو کے بے پرواے ساحل تیر تار بتاؤں نہیں

● ● ●

تیرہ بختی فرش من ، آفتقی اسباب من

حلقہ زلف سیاہ کیست یارب! خانہ ام

تیرہ بختی فرش من ، آفتقی اسباب من ● میرا کمرہ ہوا اس کا کھنڈہ زلف سیاہ

تیرہ بختی فرش ہے ، آفتقی اسباب ہے

میرا گہرا یارب! ہے کس کا حلقہ زلف سیاہ

بیدل! مجھ دیت لباس خیال من

گر صد ہزار سال برآید کہن نیم

بیدل! میرے خیال میں طے مجھ سے ہے • • • • •

بیدل! میرا خیال مجھ د سرشت ہے

گر صد ہزار سال بھی گزریں نہ ہو قدیم

• • • • •

بیدل! اگر مہیب کے در نظر آمد

انصاف عرق گشت و کشید آئینہ باہم

بیدل! مہیب کے مہیب نظر آتی ہے • • • • •

بیدل! کسی کے عیب پہ پڑتی ہے جب نظر

انصاف فرط شرم سے دیکھے ہے آئینہ

• • • • •

طرف و منظر و افکار عالم تحقیق نیست

وہم می گوید کہ آونج است من ویرانہ ام

ماہ تحقیق میں طرف و منظر و افکار نہیں ہوتا • • • • •

طرف اور منظر و افکار تحقیق میں کیا اعتبار

وہم کہتا ہے کہ آونج نہیں ویرانہ ہوں

بصورت خیال اے آپنے زان جلوہ قانع شو

ہاں تمثال خواہی دید اگر کھٹے مقابل ہم

اسا ہے اس ہوس و چین تصویرِ قناعت • اس کے مقابلہ کے لئے کسی کیسے

تو اے آئینے! جلوے کے تصور پر قناعت کر

نظر آئے گا تجھ کو عکس ہی اُس کے مقابل بھی



مخور بیدل! فریب تار کی از غفلت امکاں

کہ من غریبست می لطم ہاں چرخ و ہاں انجم

یہ تر بھل مکان سے ہی قلاب تک • کسی کے لئے یہ کیسے کچھ دہندہاں

بیدل! نہ کھا فریب مجھ د جہان سے

گزری ہے عمر ماہ و فلک دیکھتے ہوئے



بہرہ تحقیق از تقلید بردن شکست

خضر ہوا خود کئے گر جامہ و دستار ہیز



ہو مقلد صاحب تحقیق، یہ دشوار ہے

خضر ہونا غیر ممکن ہیں کر بیوں ہیز

فطرت بیدل ہاں آئینہ مجھ نماست
برخیز کر خامہ اش می جوشد الہام است و بس



فطرت بیدل ہے اک آئینہ مجھ نما
جو قلم اس کا لکھے الہام ہی سمجھو اسے



دامنِ وحش عدم، منظرِ وحش ماست
کاش از تنگی اس کو چہ فشارے گیرم

یہی وحش کھنڈ میں وحش عدم ہے ● دامنِ وحش اسے سے بچنے کی کیا تدبیر

منظرِ کرب سے ہے وحشت کا مری وحش عدم
کاش اس کو چہ کی تنگی سے رہائی مل جائے



ملکِ آفاق مر قسیم و گدائی با قیس
بادشاہیم اگر کج حصارے گیرم

ملکِ آفاق ہر جہت سے ملے گا قسیم ● کج حصارے میرے "خدا اور کائنات" میں

میری آفاق پہ شاہی ہے گدائوں مگر بھی
ہاں! شہنشاہ بنوں، قبر کی پا کر جا گیر

پیش از ایجاد ، پائید نگہور احمد

داشت نور احمد ، در کف حلقہٴ میم

•••••

قبل ایجاد ، پائید نگہور احمد

ہو گیا نور احمد ، معکف حلقہٴ میم

•••••

ز فرق و احیاء کعب و درم ، چہ می پڑی

سیر عشق یزدان بر چہ پیش آمد بر سعیدم

•••••

غرض مجھ کو نہیں کچھ دیر دیکھ کے تقولات سے

اسیر عشق ہوں جو کچھ بھی پیش آیا رستش کی

•••••

طالب صحبت مثل فکر اں باہر بود

خاک در صحن بیشتے کہ غدا زو آدم

•••••

صحبہ اہل نظر ہے رفک ضد طرد بریں

خاک اس کف کے آئین پر جہاں آدم نہ ہو

ہاتھوں بے نیازی، نہر لب سوال است

کم نیست حاجت اقا، طبع گدا غدارم

میر تقی میر نے یہ شعر کہا ہے ● سب حاجت مندوں میں میں گدا حق نہیں!

ہے گراں حرف طلب، ہاتھوں غیرت مند پر

میں ضرورت مند ہوں طبع گدا رکھتا نہیں

●●●

از نقش ما، طبع آفاق خواندنی است

یوں نوح، کارنامہ دریا نوشت ایم

● میر تقی میر نے یہ شعر کہا ہے ● میں نے مچھلی کی طرح کا نامہ دریا لکھا ہے

نوح سے ہوئی طبع آفاق تکلف

لہروں سے کارنامہ دریا لکھا گیا

●●●

مشرق خیال ما، ہمے نمی رسد

اے بے خداں، ہمہ وزق نا نوشت ایم

● میر تقی میر نے یہ شعر کہا ہے ● گویا میں ہر گویا میں ہر گویا میں ہر گویا میں

نقش خیال، پہنچا نہیں ہے کمال تک

گویا میں آج تک وزق نا نوشت ہوں

قاصد چو رنگ ، باز گردید سوئے ما

معلوم نگد کہ نامہ بھئی نوشتہ ایم

نہد از سوئے رنگ کی طرح فانی نہیں آؤ ● ای کتابہ کہیں سے تھکے ہو نہ لکھنا تھا

داند رنگ ، جا کے نہیں آیا نامہ ہر

ظاہر ہوا کہ نامہ او ملحق کے نام تھا



قدر دانے در بساط احیاء و ہر نیست

ورنہ مین در ملک ہے دانشی علامہ ام

بساط احیاء پر رہنے والے نہ رہا نہیں ● ورنہ میں ملک و مکی کا علامہ وقت ہوں

جو ہر شناس کوئی نہیں بزم و ہر میں

مسند نعین کھلے بے دانشی ہوں میں



ترجمہ: عید صحت و ذوقِ نعیم



اہلِ دنیا را مُطیعِ خویشِ کردنِ کار نیست
 پر با سائے تو اں دادن، بچوبِ خام، کُلم
 دنیا و دین کو اپنے نفسی ترسوں کا ہے ● جیسے کرتے ہوئی آسانی سوزی ہوئی ہے
 طالبِ دنیا کو اپنا کوئی مشکل نہیں
 جیسے آسانی سے ہو جاتی ہے چوبِ خام، کُلم



بسکہ فر صبا، پذیر افشانِ ہوائے وحشت
 از وصالِ دلِ دلِ می جو ہد، از پیغام، کُلم
 رہا دوستِ دل کا ہے ● اصل سے جدا نہیں ہوتا ہے پیغام سے لم
 تجھ سے مل کر بھر چمکنے سے نوں میں وحشت، دو
 اپنے دامن میں لیے ہے، وصال کا پیغام، کُلم



محملِ مویجِ نفس، از بحرِ امکاں بفسد است
 عافیتِ ذرِ کھورِ ما، وازد از آرام، زم
 کھنکھ مویجِ نفس و بحرِ امکاں میں بکس ہے ● مہرِ نورِ روحی سے عافیتِ مری کرتی ہے
 بے رواں بحرِ فنا میں کھنکھ مویجِ نفس
 میری ہستی سے ہمیشہ کرتا ہے آرام، زم

از تجلات ذرب گل ، خندہ شبنم می شود
 پا تہنم آشنا گر سازد آں گلغام ، ثم
 شرم سے بھوں کی ہنسی ہنسی ہو جائے ● آزار لکھا۔ کے سب ہنترے ، آہ وہیں
 شرم سے ہو پانی پانی ، خندہ گل باغ میں
 گر تہنم آشنا تیرا ہو ، اے گلغام ، ثم



آنچہ ما ، در حلقہ داغ محبت دیدہ ایم
 نے سکندر دیدہ در آہنہ ، نے در جام ، ثم
 میں نے جو کوہہ دیا محبت میں ، غصہ ● سنتے آجے ہی رہا۔ کرتے ہا میں

قطعہ

ترجمہ بھد صحت ذوق القلین
 میں نے جو ۲۲ ، دکھایا ہے محبت نے مجھے
 زندگی میں فکر ایزد ، میں ہوا ناکام ، کم
 کیا ملا مجھ سے سکندر کو ، بتا اے آہینے ؟
 کچھ نہ حاصل کر سکا مجھ سے کبھی اے جام ، ثم

ایں پیسوں کھڑو برق بحال کیست
ہر سنگ دارد آتش شوقی گداز خویش



کس کی برقِ حسن کی جاگیر ہے یہ پیسوں
آرڈو میں جس کی طغرِ خودی پکھلا جائے ہے



ز شیخ مطہر حقیقت بخو کہ بھوکِ حباب
سرے ندارد اگر وا کنند دستارِش



دماغِ شیخِ مثالِ حباب ہے لوگو!
اتارے گر یہ عمارت تو سر نہیں ہو گا



بہارِ آرڈوِ ذرِ دل، گلِ آئیدِ ذرِ دامن
بہرِ رنجِ کمیِ آئیم، چمنِ پروازیِ آئیم

دہلی میں آرڈو بہارِ دامن میں آئید تھے ● مغول نے چمنِ پروازی چن ساری دھوکا

بہارِ آرڈوِ دل میں، گلِ آئیدِ دامن میں
کسی بھی رنگ میں آؤں چمنِ پروازِ آؤں گا

بجوں پر محفلت بے کاری، رحم کرو آخر

گر بیاں گر بہد سب من نمی آمد چہ می کردم

بجوں کو از مری بیماری پر رحم آئی تیا ••••• من میں تریاں ••••• تیا کیا کرتا

بجوں کو میری بیماری پر رحم آئی گیا آخر

گر بیاں ہاتھ میں میرے نہیں آتا تو کیا کرتا

•••••

سینے ، بجاوہ دم الکف نمی رسد

سیر ہزار راو خطرناک کردہ ام

راو الکف کو ••••• سے ••••• ہے ••••• خطرات ••••• میں سے گورے •••••

ہلاکت خیز ہے شمشیر سے بھی راو الکف کی

قدم میرے ہزاروں پر خطر رستوں سے گورے ہیں

•••••

بجئے کھنچے نہایت کردہ او، طرز کلامت را

زبان برگ گل، در بند رایں تقصیری خواہم

ترے ••••• کلام ••••• سے ••••• ••••• ••••• میں ••••• زبان ••••• کا ••••• ہاتھوں

تیرے طرز گفتگو کو، بجئے کھنچے کیوں کہا

اس خطا پر کاٹ دوں گا میں زبان برگ گل

کفر است لٹو لے، پہ اذب گا ہے حقیقت

ذر خاتمہ خورشید ، ولایل چہ فروشم!

دروغ حقیقت میں، سطوں منظر کفر ہے ● ذر خورشید دلائل سے ہے نا، ہے

کفر ہے اثبات ذات حق میں، یہ چون و چرا

خاتمہ خورشید ، محتاج دلائل تو نہیں!

● ● ●

قابل بار اما تجا ، گلو آساں کھدیم

سرکشی با خاک کھد ، تا صورت انسان کھدیم

یہ تکریم کا معنی کاہ اور اُمانی ہو ● نام سرکشی چھڑانے کے بعد انسان کا

قابل بار امانت ، کیا کوئی آساں ہوا

سرکشی جب چھوڑ دی جب صورت انسان ہوا

● ● ●

قابل برق بجلی ، نیست ہو خاکشاک من

خسں ہر جا جلوہ پرواز است ، من آئینہ ام

میری خاک ہی میرے پر ہو اسکے قفس ہے ● ہوا من سے جگسے ، اس آئینہ صرف میں ہوں

قابل برق بجلی ، صرف میری خاک ہے

ہر طرف وہ جلوہ فرما اور میں آئینہ ہوں

نرگ کی خندہ ، لبیم غافل من تا آہ
بے ٹوگر یک لحظہ خود را ، زندہ باوری گم

جی بی ڈائی ، موت آہ کہتی • نرگ سے اپنے خود و یک خط بعد و سار آروں

خسے کی تالیما مت ، موت میری بے تیزی پر
جداائی میں حری ، گر زندگی کو ، زندگی سمجھوں

• • •

از بال ہما کیست کھنڈ ، تنگ سعادت
بیدل ز نر ما ن خود ، سایہ ما کم !

وہ جتنا سے تنگ سعادت ان کو راز ہے • بیدل میں سے سر سے دم اس پر وہ آہ

احسان ہما ! اہل عزیمت کے لیے تنگ !
بیدل ! مرے سر سے دھرا سایہ نہ جدا ہوا !

• • •

خرمن ہستی ، برق وہم غفلت سو غم
آہ ازاں آتش کہ ماہور یادش میں جا سو غم

غفلت میں جاب وطن کہ میری سنی چلا ہی • آہ و آتش میں کاغذ میں یہ بھی جا رہی ہے

برق غفلت سے بنے سوزاں ، خرمن ہستی مرا
آہ و آتش کہ جس کی یاد میں جلتا ہوں میں

فرصت زرنگ ماست، پیر افشان نیستی

عادل زما، مہاش کہ ناگاہ رفتہ ایم!

میری بہت روئی سے رنجیدہ ہوا ہے ● مجھ سے عادل رو کر اپنا کندہ نور جاں کا

میری ہستی میں بھی پنہاں ہے نشانِ نیستی

دیکھتے ہی دیکھتے معدوم ہو جاؤں گائیں!



نور جاں، در خلعت آباد بدنِ ٹم کردہ ام

آہ! ازیندو شرف کہ من درویشِ ٹم کردہ ام

روئی جاں و خلعت در جسمِ ٹم کردہ ● یہ سب شرف ایسا ہے جو ہی میں نہ رہا

نور جاں کو خلعت آباد بدنِ ٹم کیا

آہ اس شرف کو میں نے نورِ بدنِ ٹم کیا



بمعنی آں ہمہ محتاجِ یسٹم لیکن

ز قدرِ دانی نازِ غنی، گدا اکلہ و ام

مطلی سحر میں جتنی شے ہوں لیکن ● لی کا مارا قوم رکھے کہ کوئی اختیار نہ ہے

میں محتاج لیکن مرشدِ دانِ طاقت ہوں

رہے نازِ غنی قائم، بتائوں اس لیے سائل!

اے حریفان! قدر استگناے دل فہمید نے است

منن بایں یک آبلہ ، پائے ہزار افسر زدم

اے فہمید ہوا ہے جان فہمید کا دامن میں ہے کہ آبلہ کے دل پہ تاق ٹکرائے

اے حریفوا تم کو استگناے دل کا کیا شعور

تاج کیا کیا نہیں نے اس کے زور سے ٹکرائے نہیں



دور میں گلشن ندارد بیچ شمس بہر حال دل رہے

وگر نہ ہم چو گل بحد جا کر بیاں بازی کردم

اے گلشن میں کوئی حال وہاں رہا نہیں کرتا ● دور سے جب گل جگہ تر جاں خوب روکھا

نہیں آتا کسی کو حال دل پر رحم گلشن میں

وگر نہ مثل گل نہیں بھی گریباں چاک کر دیتا



بایں گرد ملایق ، نیست ممکن چشم واکردن

بجوں بر عالمے پائے کہ منن بیدار گردیدم

مختلف ہے نہ نرد میں ہنگو کو کاٹیں نہیں ● یہ عجب آہا دھکر کہ میں ہنگو کو

لہجہ ہر احتیاج اتنا کہ آنکھیں کھولنا مشکل

بجوں عالم کو ٹکرائے تو نہیں بیدار ہو جاؤں

تاجے باشند کسے سودائی سود و زیاں
تخت می گرد و یک شصت لکھ دکانِ حرم



کوئی کتا ہی رہے دیوانہ سود و زیاں
حرم کا حاصل سوائے قبر اور کچھ بھی نہیں



خواہ بر کج قناعت خواہ در قصرِ حنا
روزِ مے چند است بیدلِ بر کسے مہمانِ حرم



خواہ کج خمر میں یا قصرِ نعمت میں رہے
کتنے دن بیدلِ بر ہے گا کوئی بھی مہمانِ حرم



دامنِ وحشتِ عذم، مُشکرِ وحشتِ ماست
کاش از تنگیِ این کوچہ، نفارے گیرم

مرسہ عذم میری جوانی، وحشت کا شکر ہے • کاش روٹی کے ٹکڑے کوچہ سے آرا دو سکوں

میری وحشت کا عیان عذم ہے مُشکر
نہیں نکل کے اس جہاں سے ٹکراں ہو جاؤں گا

مُشت خاکِ حیرہ را آئینہ کردن حیرت است

جلوہ ائی کردی کہ مہم دیدہ حیراں خدیم

عجب خاکِ حیرہ کو آئینہ بنا کر حیرت کر دی ہے ● اس جلوہ نے کہ ہم دیدہ حیراں کے

خاکِ حیرہ کو بنا دیا آئینہ حیرت ہے یہ

اُس نے کہ وہ جلوہ دکھایا ہم کی حیراں ہو گئے



دُنبالہائے اُردو ت از دل گلاشت است

می آید از کمانِ تو ، کارِ خدنگِ ہم

حیرت ہر دے کے ہاں دل میں کھب کے ● تیری کمان بھی جگہ کاہہ کرتی ہے

بجز روحِ دل ہے اُردوے دُنبالہ دار سے

تیری کمان کرتی ہے ، کارِ خدنگ بھی !



ز او زون ز غم ، مہندار عاجزی

پیدا است این ادا ، دم کینہ ٹھنکِ ہم

دشمن کے طعنے چنے و جاری ● ہمارا دشمن ٹھنک کا بھی پاندہ رہتا ہے

دشمن جو گھٹنے ٹیکے ، نہ جان اس کو عاجزی

رکھتی ہے یہ ادا ، دم کینہ ٹھنک بھی

مَن و نشو و نماے سرکشی، حاشا، معاذ اللہ

نہال جاوہ ام، یک جہد ہمواری رویم

ہاں ترے کچھ میں سرکشی ہو گئے ● نہال جاوہ ہمواریوں رہتا ہوں جہدے میں

کروں میں سرکشی ممکن نہیں حاشا معاذ اللہ

نہال جاوہ ہمواریوں جہدے میں رہتا ہوں



● ردیبِ ناز ●

پردہ دار عیبِ مخم نیست بخو اسباب چاہ

فی خود در فریبی در گوشت نایاب استخوان

دہندہ دین کے عیب اسباب وہ تھا جس میں ● لڑکی میں بندہ یوں گوشت میں تھپ ہاتی ہیں

پردہ دار عیبِ مخم صرف جاہ و مال ہیں

فریبی میں بندہ یوں کا گوشت پیسے پردہ پوش

● ● ●

الفعال معصیت فردوس تعمیر است و بس

گر جہیں دازد عرق اندر کھ کوثر کن

بس فعال معصیت فردوس تعمیر کرتا ہے ● لڑکی میں عرق آوے تو فردوس بنے گا

الفعال معصیت کافی ہے جنت کے لیے

کہ جہیں عرق آلودہ بنے کوثر سے سوا

● ● ●

عافل از دیدارِ آں چشم حیا پر زور نہ ایم

تج خواہانیدہ کی دارد نگاہِ شرمیں

میں سے چشم حیا پر زور نہ ایم ● عافل سے عافل نہیں ● وہ بدلتیں نگاہوں سے و شرم ہے

جوئے چشم حیا پر زور سے میں عافل نہیں

تج خوابیدہ بنے گا یا وہ نگاہِ شرمیں

عالم بحسن خلق تو اس کرد صید خویش

دام و کند نیست بگیرائی زبان

مسیحی اعلان سے دنیا کو کھارائی ہے • جان اور کند زبان سے یہ دوا دلا رہا جس

کرتی ہے حسن خلق سے دنیا کو ادھار

رکھے کند و دام سے زیادہ زبان گرفت

• • •

از سیر ریشہ گیر عیار کمال محکم

آئینہ ھیکٹ دل نیست جو زبان

ریشہ سے جگے سے سوا کچھ نہ کر • آئینہ دل کی ھیکٹ عرفی زبان ہے

نشو و نما سے ریشہ ہے معیار جج کا

آئینہ ھیکٹ دل جو زبان نہیں

• • •

اگر فانیم چسپت ایں شور ہستی

وگر باقیم از چہ فانیسم من

اگر فانی ہوں تو یہ بھگت ہی کیا ہے • اگر باقی ہوں تو میری فانیست کا چہ نام کہوں

اگر ہوں فانی تو بھر کیا ہے شور ہستی یہ

اگر ہوں باقی تو مجھ میں فانیست کیا ہے

جو مجھ کے لئے چند کہ عامست دریں عصر
 ہمدآں فرسیدہ است، بیارہاں سخن سخن
 چند حقیر کوئی سے سزا کر اس ہمد میں، مگر کہ عرصہ عرصہ شعور، دوستوں کے ہمیں بھیج
 سوائے مردان خام ہمدآں کہ نہیں زمانے میں عام ہمدآں
 نہ پہنچا میرا کلام ہمدآں ادا شناسان شاعری تک



زندگی در گردنم افتاد ہمدآں چارہ نیست
 شاد ہایہ زمیستن، ناشاد ہایہ زمیستن !
 ہمدآں زندگی کے گیارہ مئی ہے ● پ ۲۰ : حال میں بیٹا ہی ہے ؟
 زندگی پر مٹی گئے ہمدآں
 شاد و ناشاد اب تو بیٹا ہے



آو عاشق آتش دل را دلیل روشن است
 فاش شد ہر چند در و خویش پنہاں کر دمع



آو عاشق آتش دل کی ہے اک روشن دلیل
 فاش ہو جاتا ہے کتنا ہی چھپائے درد دمع

خاموشی ہم ترنماںِ حالِ ماست
بے سخن پیدا است بیدلِ رازِ موع



میری خاموشی بھی میرے دل کی ہے ترجمان
بے سخن ظاہر ہے بیدلِ ہر کسی پر حالِ موع



شہادتِ گواہِ عشقِ است این، ملکنِ فکر تنِ آسانی

نمیتر نیست این جانجو یزیرِ تیغِ خوابیدن

یہ شہادہ گواہِ عشق ہے جہاں فکر تنِ آسانی ہے ● جہاں یزیرِ تیغِ خوابیدن کے ساتھ ہے

نہ کر لکرتنِ آسانی، شہادتِ گواہِ ہستی میں

ہے خواہشِ خوابیدہ احت کی تو زیرِ تیغِ جہدِ کر



موعِ رازِ یزیرِ ہم، میرِ نوحِ تنِ گوارہ است

فکرِ انجامِ ملکن، گر دیدنی آغازِ سن

موعِ ملکن میں جانے کے لیے دیدنی ہے ● جیسا کہ رازِ یزیرِ ہم تو انجامِ نوحِ تنی ہوگا ہے

نہ کر انجامِ کا غم، میرا اگر آغازِ دیکھا ہے

کہ محفل میں ہمیشہ موعِ رحلِ تجھنے کو آتی ہے

دل زنجیر ملک تغافل ہاے اودا یوں نیست

ناز می گوید کہ آخر مہر ہاں خواہم خلدن

ہن محبوب کے غم و تغافل سے ایوں نہیں • • • • • ہمارا دل کہہ رہا ہے کہ مریں ہو جائے گا

اُس کے افسوں تغافل سے نہیں مایوں دل

ناز کہتا ہے کہ آخر مہر ہاں ہو جائے گا

• • •

دردم مُردن مرا بر زندگی افسوں نیست

حیف و مات کہ از دُشمن زہ خواہم خلدن

مرنے اور مجھے ہمارے ہونے کا غم نہیں ہے • • • • • دُشمن ہے کہ تجھ اور میں ہاتھ سے بچنے وہ

وکتہ آخر زندگی کا غم نہیں ہر گو مجھے

غم تو یہ ہے تیرا دشمن ہاتھ سے بچنے کو ہے

• • •

از رنگ ہر برگ گل پیدا است مضمون بہار

ایں چمن ذر کار و از د ویدہ بار یک میں

مغزوں کی جتنی جتنی سے بہار کا مضمون ظاہر ہے • • • • • اس میں دیکھو والا تھا غم ہوا ہے

بُرج و شاخ و گل سے پیدا اؤں مضمون بہار

آنکھ ان کو دیکھنے والے کی ہو بار یک میں

عرقاں کہیں علم ، میٹرنی خود

از نرمدہ ، روشنی نزد چشم نرمدہ دان

عرقاں وہ حق رہے جس سے نہیں ہوتا نرمدہ دان کی آنکھ مرے سے ماش نہیں ہوتی

فقط تعلیم سے عرقاں حق حاصل نہیں ہوتا

نہیں ہوتی مؤثر چشم نرمدہ دان نرمدہ سے



گاہ اہک یاں دگا ہے نالہ لریاں می خود

خلعت دل ، ذرچہ کوتاہست بر بالائے من

کسی شک ، ہی کسی نالہ نالہ ہوتا ہے ● خلعت دل مرے ملے ، کس قدر بھولتی ہے

گاہ اشک آہ گاہ جدائے لریاں ہوتے ہیں

خلعت دل کس قدر بے جگ میرے جسم پر



گواہی غلزلت مرد بن ، صلاوت ہاست

خن بکند بود تا بکند نیست خن

بہر و بگدہ ہستی غلزلتوں میں ہیں ● شرابی رہا ہے ، جو وہ نہیں ہوتا

گواہی غلزلت ہے ، اذعان و غرور

بکند با بگدہ ہی ، جو نہیں بکند کلام

ما سیراں را ، بساں گاؤ اقبالِ فنا

مٹی قافلِ سایہٴ بالِ ہما خواہد لُحْدَن

ہم اسیروں کے لالچ میں لالہاں توں جدی کے • مٹل نصیر کا یہ مہم ہوئی ہوئے بال ہے

ہم اسیروں کی رہائی ، موت پر ہے مُکھڑ

مٹی قافلِ سایہٴ بالِ ہما ہونے کو ہے



میرت آلود است سیراں یمن ہشیارِ باش

ذرا لُکھا رہگ ہر گُل ، چشمنے دازد فواں

غشِ حظی کے ساتھ یمنی لوحِ آسور ہے • دریاؤں کا رنگ ، آندہ خزاں کا طہر ہے

دریں عزت لے چمن سے رنگِ دُخوشہ پر نہ جا

گُل کے پردے میں یہاں رنگِ خزاں پوشیدہ ہے



از محیطِ رحمتم افک ندر است مودہ ایست

یارب! ایں نومید را ، محرومِ چشمِ تر مکن

مراست کے آسور رحمت کی بشارت دے • یارب! اس نا امید کو چشمِ درخشاں سے محروم نہ کر

مودہٴ رحمت کی فحکِ ندامت میں مرے

اس بولِ ملتوس کو ، محرومِ چشمِ تر نہ کر

بر خاستم ز خاک و نکستم تماں بجاک

دیگر تجھ ، قیام و قعود نماز من

خاک سے اٹھوں اور خاک ہی پہ بیٹھوں • میری نماز کا بھی اور قیام و قعود ہے

بیٹھوں خاک پر ہی جو اٹھاؤں خاک سے

میرا یہی قعود و قیام نماز ہے

• • •

یہ بختی ہنسی چچ گس ، ز ایل نمی گرد ز

مگر آتش بر آزد و ترک بند در اہل مرذن

• یہ بھی نسی کی کوششوں سے دور نہیں رہتا • مرنے کے بعد بند وہی رہا آگ کی بجائے ہے

کسی کی کوششوں سے حیرہ بختی کم نہیں ہوتی

کہ بعد مرگ بند آگ کے ستر پہ سوتا ہے

• • •

نہوں در پردہ بالے کی زندہ لقا چسود

شوئی ایں نغمہ موقوفہست بر معراب تنق

•

جوش زن ہے خون در پردہ مگر کیا فائدہ

صوت نغمہ تنق کی معراب پر موقوف ہے

اے زکس نرست آچند جامِ نل بکف
شانہ از زلفِ تو نمل یک چمن سمل بکف



اے کہ تیری چشم سے آئندہ جامِ نل بکف
زلف سے شانہ ہو انمل چمن سمل بکف

● ● ●

خرامت آگت امکان وقامت قند دوراں

نگہ عارت گر آفاق و آشوب جہاں بزد

یہ اہم نکتہ اسکاں ہے اور امت قند بزدان ● نگہ جہاں کی عارت، مردانہ کے لیے آشوب

خرام آفت، قیامت ہے ادا، قند دوراں

”نگہ عارت گر آفاق و آشوب جہاں بزد“

● ● ●

غیر تحیر از جمال آچہ را چہ می رسد

حیرت ما دلیل ما جلو تو گواہ تو

تیرے جمال سے آچہ حیرت زدہ ہی رہتا ہے ● میرے حیرت کی مثال حیرت ہے، جلو تیرا گواہ

آئینہ قحہ کو دیکھ کے حیرت زدہ رہے

حیرت مری دلیل ہے، جلو تیرا گواہ ہے

● ● ●

● رویت نمبر ۴۰ ●

باخوے زشت صحبت روشن دلاں خواہ
زنجی قفل خود تہ شامے آئینہ

فکے ہر کما خود دلوں کی صحبت خواہ ● یہ خواہ خود اپنے ہی دینے زشت ہے

خوے ہر اور صحبت روشن دلاں کی آرزو
زشت زشت رہا ہے دیکھے ہے جب بھی آئینہ

● ● ●

گر سلامت خواہی از سناہ ظلم دم حزن
داوڑیں در عہد ماسکست و مینا داو خواہ

اگر سلامتی چاہتا ہے تو ظلم کرنے کا حکمت ● یہ جس میں ظلم ہو وہ صاف خواہتا ہے

اسی میں عافیت ہے ظلم سہہ کر بھی نہ منہ کھولو
کہ یاں اب سنگ قاضی طالب انصاف ہے مینا

● ● ●

تاریخیں حیات نکاد

کاسے چشم را بعد است نکاد

ہر شے کا تاریخ نکاد ● یہ چشم کی تاریخ نکاد ہے

تاریخیں حیات نکاد

کاسے چشم کی صدا ہے نکاد

حاصل ماہ ذرا میں تماشا گاہ

اجما حیرت، ابھراست نگاہ

نہ گاہ میں بھائی حاصل ہے ● کہ جہاں جہاں اور ابھرا نگاہ ہے

میرا خطہ تماشا گاہ میں بھی

اجما حیرت، ابھرا بے نگاہ

● ● ●

موت بہت آشیانِ غناست

دور تہ ہر چار سو گداست نگاہ

دور پختہ شہر ہے گا ہی ہے ● دور وہاں نگاہ ہے بھائی ہے

بند پلکیں تیں کج استعنا

جس طرف دیکھے گدا ہے نگاہ

● ● ●

جہاں بے خودی نکر میں دار و جہل و دانش را

تفاوت نیست در پنا و تا پنا سے خوابیدہ

جہاں بے خودی میں جہل و دانش یک جہد ہے ● حابہ خواب میں جہاں جہاں میں مرلیں ہیں

عالم خود رنگی میں جہل و دانش ایک ہیں

نیند کی حالت میں یکساں پنا اور تا پنا ہے

دل مصفا کر وہ را از خود نمائی چارہ نیست
 بیند اول خویش را ، روشنگر اندر آئینہ
 دل مصفا کرنے والا خود نمائی سے نہیں پہنچتا ،
 پہلے اپنے آپ کو دیکھتا ہے
 دل مصفا کر کے ، چارہ خود نمائی سے نہیں
 دیکھے بے میل کر آئینہ پہلے اپنا عکس

●●●

صانع از مصنوع اگر جوئی بجز مصنوع نیست
 عکس می گردد عیاں اسکندر اندر آئینہ
 خالق و مخلوق سے جدا کرنا مشکل ہے ● آئینے کے اندر اسکندر کی عکس ہو
 خالق و مخلوق میں ہے ربط باہم اسقدر
 عکس اسکندر لیے ہے آئینہ آغوش میں

●●●

از صفای دل تو ہم بہ دل سراغ راز گیر
 حُسن معنی دید اسکندر بچشم آئینہ
 دل تو ہم سے پہلے قلب سے سراغ راز حاصل کر ● اسکندر نے عکس معنی دیکھا ، چشم آئینہ سے یہاں
 صفای دل سے تو بہ دل ، سراغ راز حاصل کر
 سکندر آئینے میں دیکھتا تھا معنی روشن

تا صحر روشن ، سوادِ شمعِ حیرانم

صورتِ خود را ، یکے نظرِ بچشمِ آپد

مگر بھی حیرتِ ظاہر ہوئے اس سے ● پہلے صورتِ ایک در آئے کی آنکھ سے دیکھو

ہوئے شمعِ پہ بھی روشن ، میری حیرانی کا راز

اپنا چہرہ ، اک نظر دیکھو بچشمِ آئینہ !

●●●

گر دھوا ، از رم تہو سُر افسی کی دہد

رنگین دل را ، فلکست رنگِ می با ہد گواہ

نورِ حق تو نے ٹوٹے کا سراغ لگاتے ● یہ سنا نہ دیکھ رہا کہ نے نہ لگتا ہے

زم تہو کی مطلق ہے خبرِ صحرا کے ذروں سے

پر یہ رنگ دیتا ہے گواہی دل کے جانے

●●●

سُرِ بایں رنگ است بیدلِ زونقِ بازارِ دہر

تا قیامتِ یوسف ما ، نہ نکی آید ز چاہ

بیدلِ اُردو روشتی کی رونق کا بھی رنگ رہا ● تو تم مت بھرا جو ہر شہدای رہے

ہے اگر یہ رنگ بیدلِ زونقِ بازار کا

چاہ سے باہر نہ آئے گا حوائجِ یوسف بھی !

●●●●●

بیدل چہ ازل کوابد، از وہم برون آ

در کھور تحقیق نہ صبح است نہ شامے

جہاں میں کیا جو کہاں، وہم سے وہم کل ●●●●● شام صبح ہے۔ شام

بیدل! نکل اس وہم ازل اور ابد سے

تحقیق کی دنیا میں کہاں شام و صبح ہے

●●●●●

از ذرہ تا سہ و صبر، ذرہ عاجزی مساویست

ایں جا، کسے ندارد بر چہ کس فزونی

در سہ و صبر، کسے کی میں در چہ ●●●●● اس کا چہ میں وہی کسی سے در وہ نہیں

جس عاجزی میں برابر نجوم و ذرہ و صبر

یہاں کوئی بھی کسی سے کم و زیادہ نہیں

●●●●●

بیدل چہ ازل کوابد، از وہم برون آ

در کھور تحقیق نہ صبح است نہ شامے

■

بیدل! نکل اس وہم ازل اور ابد سے

تحقیق کی دنیا میں کہاں شام و صبح ہے

مُردّت سخت دُور است از حراجِ بے حسِ ظالم
ز زخمِ کس نمی گزد، دوچارِ بیشترِ دُردے



حراجِ بے حسِ ظالم سے کیا رشتہ مُردّت کا
کسی کے دُرد کو نظر کہاں محسوس کرتا ہے!



حیف از آں بے خبرے چند کہ با قدرتِ جاہ
خاک کشید و گرد و جارِاں مددے
مسودہ ہے بے حقد جاہ کے جاہی ● خاک اچھالتے ہیں دوستوں کی مددیش کرتے
آوازِ لوگ! جور کھتے ہوئے صمدِ قدرتِ جاہ
ہو گئے خاک مگر یاروں کی تدبیر نہ کی



ز خیالِ خویش بگذر چہ مجاز و کو حقیقت
چو گذشتے از کدورت و صفا رسیدہ باشی
ہا جان بگذر مجاز و حقیقت نہ رہ ● کدورت سے رُخ کے دلِ صفا ہو
نہ کر مجاز و حقیقت کی فکر خود سے گزر
مئے جو دل سے کدورت صفائی حاصل ہو

اے بہار نیستی از قد ر خود غافل مباش

بر دو عالم خاک شد تا بست نقش آدمی

اے بہار ہمہ اپنی نیستی سے غافل نہ ہو ● بر دو عالم خاک ہوئے نہ نقش آدمی ●

اپنی ہستی سے نہ غافل ہو، بہار نیستی!

خاک دو عالم ہوئے تب صورت آدم بنی



برق نمودت، آمد و رفت شرار داشت

روشن نمود کہ آمد و رفتی یا گذشتی

تیری برق نورانی آمد و رفت شرار ہے ● بر طالع ● ہو گا کہ آمد و رفتی حق راقی

برق تجلی، آمد و رفت شرار ہے

روشن نہیں ہوا ہے کہ آئی ہے یا گئی ہے



مُرّ و تِختِ دُور است از حراجِ بے حسِ ظالم

ز زخمِ گسِ نمی گردو، دوچارِ بیشترِ دُورے

ظالم کا حراجِ دورے سے بہت دور ہے ● کسی کے زخمی تکلیف محسوس نہیں ہے

حراجِ بے حسِ ظالم سے کیا رشتہ مُرّ و تِخت کا

کسی کے زرد کو شہر کہاں محسوس کرتا ہے!

پئے جستجوئے عطا، کجا تو اس زمانہ
نہ سراغ فہم روشن، نہ چراغ آشنائی!

صلیٰ اللہ علیہ وسلمؐ کی طرف سے یہ کہنا ہے کہ سارے عالم ہے یہ مصوب ہے آئین

پئے جستجوئے عطا، کہاں جا رہا ہے ناداں
”نہ سراغ فہم روشن، نہ چراغ آشنائی!“

●●●

گلچہ سرا کرۂ وہم تعلق ناچند!

اے نسیم دمِ معصیٰ شہادت! مذوے!

گلچہ سرا میں اثر تعلق، حواں کرۂ وہم ہے کہ، معصیٰ شہادت یہ کہہ کر کہوں کہ

گلچہ سرا! یہ ترا وہم تعلق کب تک؟

”اے نسیم دمِ معصیٰ شہادت! مذوے!“

●●●

زبانِ خارِ غم چہ طلعِ درِ گوشتِ

کہ چشمِ از آبلہ ام، بردِ سیلِ خوں باری

ہاں نے زبانِ خار سے اس کے کان میں کیا ہے کہ چشمِ آبلہ سے کہ طوفانِ خون بہ نکال

زبانِ خار نے کیا کہا: باجے کان میں اُس کے

کہ چشمِ آبلہ سے ہو گیا اک سیلِ خوں جاری!

صُحبت بے خرداں ، آفتِ رُوحانی دُور

آواگر ٹوٹ نہی دیرِ زُطوقاں مدد سے

بے مقصد صُحبتِ رُوحانی خطا ہے ● فرعونانہ فتنہ کی مدد سے کائنات پر ہمارے

کوئی نادانوں کی صُحبت سے نہیں بڑھ کر خطا ہے

کیا ٹوڑتی ٹوٹ چہ ، کرتا نہ گر طوقاں مدد

● ● ●

دے روشن عُمن از تو جہشِ ایں ظُلمتِ نرا بگور

بُجھو فکرِ چراغتِ نیست ، تدبیر سے تار کی

دل میں سرِ صُحبتِ رُوحانی سے بگور ● جو تار ہو نہ بگور ، کی دیر میں افسوس

چراغِ قلبِ روش کر ، بگلِ تشویشِ ظُلمت سے

بُجھو فکرِ چراغماں ، کچھ نہیں تدبیرِ تار کی

● ● ●

بیدل از مقلدِ اُطرافِ خود ، نمی بایدِ ٹکوست

وعظِ سخاں ، ذرِ خطِ پیکانہ دازد صبر سے

جتنے اپنے عُرف سے ، بد و شرپ ، ہی ● خطی ، سے سمجھ سے مشور و نصیحت کی ہوتی ہے

زیادہ طرف سے پینا ہے بیدلِ باصفِ ذلت

خطِ ساغر ، براے میکھوں ہے صبرِ واعظ!

در پناه مشرب بحر یمنی از آفات نحو

خدا ای صغرا، خدا و شیوه و امن دردی

مذہبی بنیادیں اکثر آج کل کے مکتوں پر مبنی ہیں۔

مکوشہ گیر، جبری، مامون ہے آفات سے

خارجہ ذمہ داری میں نہیں ہے سرگشی

• • •

نشہ پانی کھیتے تاک آساں نیست

والمحمد وعلمه دل، تاجے تاب رسا!

انگریزی بولنے والے لوگوں کی فہم میں یہ آتا ہے کہ وہ سب سے پہلے سچے ہیں۔

جے سی مستی انگور مجھ دشوار

مختدہ دل نہ کھلے ، بے مذبہ بادۂ تاب'

• • •

نقد کیفیت احوال خود، پرچہ گیس روشن

دو ریل غمر مت شہرا، آچند نایابست پندارے

اسچا اعلیٰ کی عیبت کسی پر چار نہیں ہوتی • جس کو خدا نے اس کے لیے خود سے بہت دیا ہے

انہی کیفیت کسی پر بھی نہ روشن ہو سکی

کہ اس عہد میں آئینہ بھی خود سے ہوا وقف



DR SAY'IID NAEEM HAMID ALI ALHAMID

ڈاکٹر سید نعیم حامد علی الحامد

تحسینِ سخن شناساں

قیم صاحب نے فنکی ترجمے کے بجائے مفہوم کی ترجمانی پر نظر رکھی ہے اس کے لیے انہوں نے یہ نہایت مناسب طریقہ کار اختیار کیا ہے کہ پہلے غز میں شعر کا مفہوم بیان کیا ہے اور پھر اس مفہوم و نظم کا جاہ پہنایا ہے۔

اس میں غویٰ یہ ہے کہ مفہوم کی ترجمانی دونوں سطحوں پر اس طرح ہوگی ہے کہ اصل خیال اتنی طرح بیان میں آ گیا ہے اور بیان کا حسن بھی برقرار رہا ہے۔ ادب کے طالب علموں کے لیے یہ آل کے خیالات کو سمجھنا خاصا آسان ہو گیا ہے۔

اگر صرف ترقی ترجمہ ہوتا یا محض منظوم ترجمہ ہوتا تو یہ بات پورا نہ ہوتی۔
 ”مجھے یقین ہے کہ اگر آپ فکر کے سستے میں قیم صاحب کی اس کتاب کو قلم کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔“

(بہارِ ایچ دی بیدل) رشید حسن خاں کے مضمون سے اقتباس)

”قیم صاحب نے بیدل کا مطالعہ اس محبت اور عذت سے کیا ہے کہ مضامین بیدل نے ان کے ذریعے اردو کے قلوب میں ڈھلنا چاہا ہے۔ یہ شعر کا اختیار ہے۔
 نہیں اپنے اس نکتے کی مزید وضاحت پسند نہیں کروں گا۔ اسے بیدل کی تاریخ گوئی کا چوستان سمجھ لیجئے۔“

قیم صاحب اعلیٰ درجے کے شاعر نہ ہوتے تو انہیں بیدل کے جمال اور دامن

میں سڑ کرنے کی سکت بھی حاصل نہ ہوتی۔

سید قسیم حامد علی الحامد کا منظوم ترجمہ اشعار بیدل ادبی کارنامہ ہی نہیں بلکہ ”کرشمہ“ ہے جو پڑھنے والے کے دامن دل کو ہر قدم کھینچا ہے۔

”بہار ایجابی بیدل“ پر، پروفیسر سید محمد ابوالخیر کشتی کے مضمون سے اقتباس (”اقیم ماشاء اللہ خود بھی ایک نغمہ گو شاعر ہیں اور شعریات کے بلند درجات کا بھرپور اور کسے کہتے ہیں۔ وہ بیدل کے اشعار کا ایسا منظوم اردو ترجمہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں جسے بغیر کسی الجھ کے معیاری کہا جاسکتا ہے۔

قیس حامد علی نے بیدل کے نئی شعروں کا ترجمہ اس خوبی سے کیا ہے کہ ترجمے کا گمان تک نہیں ہوتا اور شعر بالکل طبع آزمایہ معلوم ہوتا ہے۔

بیدل مشاعرہ اتفاق سے تعمیر سیرت کے لیے چند کیفیت کے جو تاناک موتی دھوڑ کر لیا ہے قسیم حامد علی نے ان کو اردوے مبین میں اس طرح ڈھالا ہے کہ ان کی چمک دمک بے قرار رہی ہے۔

”بہار ایجابی بیدل“ پر، پروفیسر انور مسعود کے مضمون سے اقتباس (سید قسیم حامد علی الحامد کی یادگار کتاب ”بہار ایجابی بیدل“ موصول ہوئی پاکستان اور ہندوستان میں کچھ اہل علم بے بیدل کے طلسماتی کلام کے کچھ نثری اور منظوم اردو تراجم کیے ہیں۔

سید قسیم حامد علی الحامد کا نام شعلہ گاہ بیدل کے سلسلہ شوق میں بہت عمدہ اضافہ

ہے۔ انھوں نے محکوم تر جراتی سہولت اور کامیابی سے کیا ہے کہ بے ساختہ واروئے کو
جی پاتا ہے۔ ان کے نثری تراجم کا حسن و لطف بھی خاصے کی چیز ہے۔

(سید ہادی علی کے نام خط سے اقتباس از پروفیسر ڈاکٹر غلام معین)

المدینہ لکھنؤ صدر فوج قاری دانشگاہ پنجاب لاہور۔

میں تمام پاکستانی اہل قلم کی جانب سے "بہار ایجاوی بیدار" کی
اشاعت پر فیم حید علی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ایسے موقع
پر جنسیت کے رکھی جیسے عام طور پر مبالغے کے سینوں میں ملے جاتے
ہیں مگر سچی بات یہ ہے کہ فیم حید علی نے برصغیر کے فیم امرتہ
فارسی شاعر بیدار کے منتخب کلام کا مجموعہ اردو ترجمہ کر کے ایک بڑا کام
کیا ہے۔

میں فرارخ الی سے اس بڑی علمی خدمت کا اعتراف کرتا چاہے اور
داد دینی چاہے کہ ادب گریر بلکہ شاعری گریز زمانے بھی کچھ لوگ ہیں
جو شعر و ادب کو اپنی زندگی کی ترجیح اول سمجھتے ہیں۔ میں اس بڑے کام پر
فیم حید علی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(۱۹ مارچ ۲۰۰۹ء مدینہ منورہ میں بہار ایجاوی بیدار کی

تقریب پر صبح اجرا میں صدر نشین مقتدر قومی زبان جناب افتخار

عارف کے خطاب سے اقتباس)

قیم کے اشعار میں اپنے عہد کے عاود آنے والے عہد کی چاپ بھی
سنائی دیتی ہے۔ اُس کے ہاں ایسے اشعار شاذ و نادر ہی ملتے ہیں جو اُس
کے آدرش کی بنیاد پر نہ کرتے ہوں اور اُس کا آدرش ہے ایک اہل
اور آئندہ کا نکات!۔

قیم کا اسلوب اظہار روحانی کے چہ انماں کی طرح دل آویز ہے۔ اُس
میں تاریکی ہے، ارمغانی اور لختائیت بھی۔
وہ جدوجہد ہے مگر کھر در انہیں۔ اُس کے ہاں جھٹکا ذہن کو گتہ ہے جسم کو
نہیں۔ وہ قاری کو چھوکتا ہے اُس پر غراتا نہیں!۔

("دیگر نفہ" پر سید ضمیر جعفری کے مضمون سے اقتباس)

قیم حادی کے کلام میں ایک اچھا ہے، مطالعہ کا اثر ہے، کاوش و جستجو ہے، سب
سے بڑی بات یہ ہے کہ اُن کا فن ترقی پذیر ہے، محمود اُتھا نہیں ہے، دوسری طرف
مضمائین کی آمد، اور تجربات کی چمک بھی ہے۔

کوئی ضروری نہیں کہ ہر شخص ایک ہی زاویے سے محاسن فن کو دیکھے، مجھے جو
بات پسند آئی وہ یہ کہ شاعر ہذت پسند ہے، مگر اُس کی ہذت پسندی نے اُس کو سب
کام نہیں کیا۔ اخلاق و انسانیت کی اعلیٰ قدروں کا باغی نہیں بنایا، دین و اخلاق کی نیکی
میراثہ سے وہ کامیاب گزر رہا ہے۔

وہ لوگ جو ہذت و جلال کو لازم و ملزوم سمجھتے ہیں، فن و ہنر کو کج روی اور خود

فرج کی بخشش جانتے ہیں، اُن کے جواب میں ہم جو عمل و ستاویز پیش کر سکتے ہیں اس میں ایک حصہ قیمِ مادی علی کے کام کا بھی ہو سکتا ہے۔

(پروفیسر ڈاکٹر مولانا سید عبداللہ عباس ندوی)

سید قییم حامد علی الحامد کا زندگی نامہ بیک نظر

نام: سید قییم حامد علی الحامد۔ تخلص: قییم۔

والد: سید حامد علی مرحوم۔ جد: سید محمود علی مرحوم۔

تاریخ و مقام ولادت: یکم جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ بمقام آباد دہلی
مظفر پور۔

تعلیم: تا دمِ تحریر حصولِ علم میں شریک۔

ہجرت اول: ہندوستان سے پاکستان ۱۹۵۰ء۔

ہجرت ثانی: پاکستان سے ارضِ حرمین شریفین ۲۵ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۵
جولائی ۱۹۵۳ء۔

سفر حیات کی منزلیں: مراد آباد، ملتان، کراچی، مکہ مکرمہ، جہدہ، جہوک، مدینہ منورہ۔
ابو اے شعر کوئی غرضی ۱۹۶۱ء۔

پہلا مجموعہ کلام: ”نیکر نغمہ“ ۵ ستمبر ۱۹۸۶ء مطابق یکم محرم الحرام ۱۴۰۷ھ میں جہدہ
سے شائع ہوا۔

تحقیقِ تالیف: ”پہلا سماجی بدلتا“ محمد الہی میر زاہد القادری بدلتا (۱۰۵۴ھ-۱۱۳۳ھ) کے
منتخب اشعار کا منثور و محکمہ ترتیب ہوا۔ ان کے ساتھ ۷۷ شعور شاگردوں اور بدلتا
شعاعوں کے کارہائے نمایاں کا اجمالی تعارف۔ تاریخ اشاعت: ۲۰۰۸ء۔

ناشرین: ہائم علی کاؤنٹیشن، نیکر لیسڈ، لاہور۔

دوسرا شعری مجموعہ: ”نیکا طغزل“۔ یکم جنوری ۲۰۱۲ء کو جہدہ سے شائع ہوا۔

ناشر: شرکت السراوات، جلد ۵۔

جمیر کی حدالت: (حقیقی و تنقیدی مضامین) نثر و کپڑا جلد ۵۔

”عصمتِ حرف“ (مجموعہ مضامینِ قلم)۔ نثر و کپڑا جلد ۵۔

”کلبِ نکلار“ (مشاہیر شعرو اذاب اور احباب کے نام مکالماتِ قلم) مرثیہ و کپڑا جلد ۵۔

”مکرم“ (مشاہیر شعرو اذاب اور احباب کے مخطوطاتِ قلم) مرثیہ و کپڑا جلد ۵۔

”کارخانہ قلم“ قلم کی پچاس سالہ زندگی اور ارضِ حرمین شریفین کی ادبی تاریخ کی

تصویری جھلکیاں۔

”منقلبِ قلم“ (قلمی حادثے و شخصیات) مرثیہ، ہجو و فیسر ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشتی۔

موبائل: 00966-507781108

E-MAIL: urdilibraryksa@hotmail.com

